قال حسّان بن ثابت الأنصاری رضی اللہ عنہ یمدح النبی صلی اللہ علیہ وسلم ویذکر الإسلام دین الفطرۃ والسلامۃ

أغرُّ علیہ للنبوۃ خاتمٌ　مِن اللہ مشهودٌ یلوحُ ویَشهدُ

اعراب : (أغر) مبتدا محذوف کی خبر ہے یعنی ھو أغر . اور ھو ضمیر کا مرجع نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم ہیں (علیہ) جار مجرور متعلق ہے کائنٌ خبر محذوف سے (خاتم) موصوف (من اللہ مشهود) صفت اول (یلوح) صفت ثانی (ویشهد) صفت ثالث . خاتم اپنی تینوں صفت سے ملکر مبتدا ر مؤخر یعنی : خاتم من اللہ مشهود یلوح ویشهد کائنٌ علیہ للنبوۃ .

تحقیق لغات : أغر : بمعنی خوبصورت . شریف . سردار . ج غُرٌّ وغُرّان . از سمع . غر (س) غرّۃ وغرارۃ . خوبصورت ہونا . سفید رنگ والا ہونا . خاتَم : بفتح تار وکسرہا . انگوٹھی . مہر . وہ چیز جس سے مہر لگائی جائے ج خواتیم وخُتُم . مشهود : اسم مفعول بمعنی گواہی دیا ہوا از سمع . یلوح : واحد مذکر غائب فعل مضارع : چمکتا ہے . روشن ہوتا ہے . لاح (ن) لوحًا . چمکنا . روشن ہونا یشهد : وہ گواہی دیتا ہے از سمع .

ترجمہ : نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم ایک شریف انسان ہیں ، آپ پر مہر نبوت ہے ، وہ چمکتی ہے اور گواہی دیتی ہے (یعنی آپکی ختم نبوت پر گواہ ہے کہ آپ آخری نبی ہیں) یہ معنی ماخوذ ہے قرآن کی اس آیت سے . وما کان محمد أبا أحد من رجالکم

وضمَّ الإلٰهُ اسمَ النبيِّ مع اسْمِہٖ إذا قال فی الخمس المؤذنُ أشْهدُ
ولٰکن رسول الله وخاتم النبیین۔

اعراب :۔ (ضم) فعل (الإلٰہ) فاعل (اسم النبی) مفعول بہ ذوالحال (مع) مضاف (اسمہ) مضاف إلیہ۔ مضاف مضاف الیہ ملکر ظرف اور حال محذوف سے متعلق ہے۔ تقدیر عبارت : اسم النبی مقارناً مع إسمہ۔ (إذا) ظرفیہ مضاف (قال) فعل (فی الخمس) جار مجرور متعلق ہے أشھد سے۔ (المؤذن) قال کا فاعل ہے (أشھد) قال کا مقولہ ہے اور محلاً منصوب ہے، یہ پورا جملہ مضاف إلیہ ہو کر حالت جر میں ہے۔

تحقیق لغات : ضم : واحد مذکر غائب ماضی۔ اس نے ملایا۔ ضم (ن) ضمّاً : ملانا۔ فی الخمس : یعنی فی خمس مواقیت الصلوۃ۔ أشھد : واحد متکلم مضارع میں گواہی دیتا ہوں۔ شھد (س) شھادۃ : گواہی دینا۔

ترجمہ : خدا نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے نام کو اپنے نام کے ساتھ ملایا، موذن جب نماز پنجگانہ کی اذان میں کہتا ہے : اشھد أن لا إلٰہ إلّا اللہ وأشھد أن محمداً رسول اللہ۔ یہ معنی ماخوذ ہے قرآن کی اس آیت سے : ورفعنا لك ذكرك. جس کا مطلب یہ ہے کہ اذان۔ اقامت، خطبہ اور التحیات وغیرہ میں اللہ کے نام کے بعد آپ کا نام لیا جاتا ہے اور خدا نے جہاں اپنے بندوں کو اپنی طاعت کا حکم دیا ہے وہیں آپ کی فرماں برداری کی تاکید ہے۔

وشقّ له من إسمِہٖ لِیُجِلَّہ فذو العرش محمود وھذا محمّدٌ

اعراب : (شق) فعل ھو کی ضمیر اس میں فاعل جس کا مرجع إلا لہ ہے (لہ من إسمہ) شق سے متعلق ہے (لیجلّہ) لام تعلیلیہ یجلّ : فعل مضارع منصوب بتقدیر أن بعد لام۔ ھو کی ضمیر اس میں فاعل جس کا مرجع الالٰہ ہے (ہ) مفعول بہ مرجع النبی ہے (فذو العرش) فا ربیانیہ ذوالعرش مضاف مضاف إلیہ ہو کر مبتدا، (محمود) خبر ہے (وھذا) واو حرف عطف۔ ھذا مبتدا، (محمد) خبر۔

تحقیق لغات : شق : واحد مذکر غائب ماضی۔ پھاڑا۔ نکالا۔ مشتق کیا۔ شق (ن)، شقا الشیٔ : پھاڑنا اور منتشر کرنا شق عصا القوم : قوم کی جمعیت توڑ دی اور ان کا شیرازہ منتشر کر دیا۔ یجلّ : واحد مذکر غائب مضارع۔ تعظیم کرتا ہے۔ أجلّ إجلالاً تعظیم کرنا۔ عن العیب : عیب و نقص سے پاک کرنا۔ ذوالعرش : عرش والا یعنی خدا۔ اس سے اشارہ قرآن کی اس آیت کی طرف ہے : ذو العرش المجید فعّالٌ لما یرید۔ محمود : تعریف کیا ہوا۔ محمّد : تعریف کیا ہوا۔ دونوں کا ماخذ اشتقاق ایک ہے یعنی حمد مگر فرق صرف اتنا ہے کہ محمود مجرد سے ہے اور محمّد مزید فیہ۔ شاعر نے اس بات کو ملحوظ رکھا ہے کیونکہ مزید فیہ مجرد سے مشتق ہوتا ہے۔

ترجمہ : خدا نے اپنے نبی کو معظم بنانے کے لئے ان کے نام کو اپنے نام سے مشتق کیا (یعنی اپنے نام کا ایک نصف نبی کو دیا) چنانچہ عرش والے کا نام محمود ہے اور نبی علیہ السلام کا نام محمد ہے۔

نبیٌ أتانا بعدَ یاسٍ وفترۃٍ من الرُّسلِ والأوثانُ فی الأرضِ تُعبَدُ

اعراب : (نبیٌ) خبر ہے مبتدا محذوف کی یعنی ھو نبیٌ۔ (أتانا) أتا : فعل۔ ھو کی ضمیر اسمیں فاعل جس کا مرجع نبی ہے۔ نا : ضمیر جمع متکلم مفعول بہ (بعد یاس) ظرف ہوکر أتا فعل سے متعلق ہے۔ بعد : مضاف یاس : مضاف الیہ۔ مضاف اپنے مضاف الیہ سے ملکر معطوف علیہ۔ (وفترۃ من الرسل) واو حرف عطف۔ فترۃ : موصوف۔ من الرسل : صفت۔ موصوف صفت ملکر معطوف۔ (والأوثان) واو حالیہ۔ الأوثان : مبتدا۔ (فی الأرض) جار مجرور تعبد سے متعلق ہے۔ (تعبد) فعل مجہول ھی کی ضمیر اس میں نائب فاعل جس کا مرجع الاوثان ہے فعل اپنے نائب فاعل اور متعلق سے ملکر خبر۔ جملہ الأوثان فی الأرض تعبد حال ہے۔

تحقیق لغات : یاس : ناامیدی فترۃ : دو نبیوں کے درمیان کا زمانہ۔ دو زلزلے کا درمیانی وقفہ انٹرول۔ امتحان الفترۃ : ششماہی امتحان۔ الرسل : مفرد ھا رسولٌ بمعنی پیغمبر۔ نبی جو صاحب کتاب ہو۔ قاصد۔ الأوثان : مفرد ھا وثن بمعنی بت۔ خواہ پتھر کا ہو یا لکڑی کا۔ تعبد : واحد مؤنث غائب مضارع مجہول : وہ پوجی جاتی ہے۔ عبادت کی جاتی ہے۔ عبد (ن) عبادۃ وعُبودیۃ ومعبدًا : عبادت کرنا۔ پرستش کرنا۔ ذلیل ہونا۔ خضوع کرنا۔

ترجمہ : وہ ایسے نبی ہیں جو ناامیدی اور رسولوں کا سلسلہ منقطع ہونے کے بعد آئے اور حالت یہ تھی کہ روئے زمین پر بتوں کی پوجا کیجا رہی تھی۔ یہ معنی ماخوذ ہے قرآن کی اس آیت سے : یا أھل الکتاب قد جاءکم رسولنا یبین لکم علی فترۃ من الرسل

فأمسیٰ سراجًا مستنیرًا وھادیًا یلوحُ کما لاح الصقیلُ المھنّدُ

اعراب : (أمسیٰ) فعل ناقص۔ ھو کی ضمیر اسمیں اسم جس کا مرجع نبی ہے۔ (سراجا مستنیرا) موصوف صفت ہوکر معطوف علیہ (وھادیا) واو حرف عطف ھادیا : معطوف۔ معطوف معطوف علیہ ملکر أمسی کی خبر (یلوح) فعل ھو کی ضمیر اسمیں فاعل جس کا مرجع نبی ہے۔ (کما) کاف تشبیہ مضاف ما : مصدریہ (لاح) فعل۔ (الصقیل) موصوف (المھند) صفت۔ موصوف صفت ملکر لاح کا فاعل۔ لاح الصقیل المھند۔ تاویل میں مصدر کے ہوکر مضاف الیہ۔ مضاف اپنے مضاف الیہ سے ملکر مصدر محذوف سے متعلق تقدیر عبارت : یلوح لوحًا مثل لوح الصقیل المھند۔

تحقیق لغات : أمسی : واحد مذکر غائب فعل ناقص ماضی۔ وہ ہوگیا۔ وہ شام کے وقت آیا۔ سراجًا : چراغ۔ آفتاب۔ لیمپ۔ ج سُرُج۔ سراج اللیل : جگنو۔ مستنیرا : صیغہ اسم فاعل از باب استفعال۔ إستنار إستینارًا : روشن ہونا۔ یلوح : واحد مذکر غائب مضارع : وہ چمکتا ہے لاح (ن) لوحًا۔ چمکنا۔ روشن ہونا۔ الصقیل : السیف محذوف کی صفت غالبہ ہے یعنی السیف الصقیل بمعنی منجھی ہوئی اور جلا دی ہوئی تلوار المھند : ہندوستانی تلوار۔ شاعر نے مدح کی جگہ ہندوستانی تلوار کا ذکر کیا ہے جس سے معلوم ہوتا ہے کہ عربوں میں قدیم زمانے سے ہندوستانی تلوار کا چرچا رہا ہے۔

ترجمہ : تو آپ ہوگئے ایک روشن چراغ اور ہدایت کرنیوالے اور جلا دی ہوئی ہندوستانی تلوار کیطرح آپ چمکتے ہیں۔ یہ معنی ماخوذ ہے اس آیت سے : وداعیا إلی اللہ بإذنہ سراجا منیرا

وأنذرنا نارًا وبشّر جنّةً وعلّمنا الاسلامَ فاللهَ نحمدُ

اعراب: (أنذر) فعل ماضی ھو کی ضمیر اسمیں فاعل جس کا مرجع نبی ہے. (نا) ضمیر جمع متکلم مفعول اول (نارًا) مفعول ثانی (بشر) فعل ھو کی ضمیر اسمیں فاعل (جنۃ) مفعول بہ (وعلّمنا) علم: فعل ضمیر اسمیں فاعل (نا) مفعول اول (الاسلام) مفعول ثانی (فاللہ) فاء تعلیلیہ. اللہ: مفعول بہ مقدم (نحمد) فعل. نحن کی ضمیر اسمیں فاعل. فعل فاعل اور مفعول ملکر جملہ خبریہ. مفعول کا تقدم حصر کے طور پر ہے یعنی انما نحمد ھولا غیرہ۔

تحقیق لغات: أنذر: از انذار واحد مذکر غائب فعل ماضی. اس نے ڈرایا. نارًا: آگ. جہنم. علم: واحد مذکر غائب فعل ماضی اس نے سکھایا. تعلیم دیا. از تفعیل. الاسلام: مصدر. جھک جانا. مطیع ہوجانا. اسلم امرہ الی اللہ: معاملہ کو اللہ کے سپرد کردینا. نحمد: جمع متکلم مضارع. ہم حمد کرتے ہیں. تعریف کرتے ہیں. حَمِدَ (س) حمدًا ومحمدًا تعریف کرنا. حمدہ علی الامر: بدلہ دینا.

ترجمہ: انھوں نے ہم کو جہنم سے ڈرایا اور جنت کی بشارت دی اور ہم کو اسلام کی تعلیم دی لہذا ہم اللہ ہی کی حمد کرتے ہیں (کہ اس نے اپنے نبی کے ذریعہ اسلام کی دولت سے نوازا) یہ معنی قرآن کی اس آیت سے ماخوذ ہے. فقد جاءکم بشیر ونذیر واللہ علیٰ کل شیءٍ قدیر۔ ولقد من اللہ علی المؤمنین اذ بعث رسولًا من انفسهم یتلوا علیهم اٰیاتہ ویزکیهم ویعلمهم الکتاب والحکمۃ۔

وأنتَ إلهَ الخلقِ ربی وخالِقی بذلك ماعُمّرتُ فی الناس أشهدُ

اعراب: (انت) مبتدا، (الٰہ الخلق) مضاف مضاف الیہ ہوکر منادیٰ یا حرف ندا محذوف یعنی یا الٰہ الخلق. (ربی وخالقی) ربی: مضاف مضاف الیہ ہوکر معطوف علیہ واو حرف عطف. خالقی: مضاف مضاف الیہ ہوکر معطوف معطوف علیہ ملکر خبر (بذلك) جار مجرور ہوکر اشھد سے متعلق ہے (ماعمرت) ما: مصدریہ ظرفیہ مضاف. عمرت: فعل ماضی انا کی ضمیر اس میں نائب فاعل جملہ تاویل میں مصدر کی ہوکر مضاف الیہ مضاف الیہ ملکر ظرف اور اشھد سے متعلق تقدیر عبارت یہ ہے مدۃ بقاء حیاتی.

تحقیق لغات: الالٰہ: معبود. خدا. ج اٰلهۃ. اس کا ماخذ اشتقاق أَلَہَ سے (ف) الوھۃ والاھۃ: بندگی کرنا رب: مصدر بمعنی مالک. سردار. اصلاح کرنیوالا بتدریج کسی چیز کو پروان چڑھانے والا. ج ارباب و ربوب. عمرت: واحد متکلم ماضی مجہول. میں زندہ رکھا جاؤں. ماعمرت: میں جب تک زندہ رہوں. أشھد: واحد متکلم ماضی میں گواہی دیتا ہوں. شَہِدَ (س) شہادۃ وشھودًا: گواہی دینا، پانا، حاضر ہونا. اس فعل کے دو ماخذ ہیں (۱) شہادۃ (۲) شھود. جب شہادۃ سے مشتق ہو تو گواہی دینے کا معنی ہوگا. اور جب شہود سے مشتق ہو تو پانے اور حاضر ہونیکا معنی ہوگا. اور جب شہد کا استعمال أنْ اور أنّ کے ساتھ ہو اور حرف جر ساقط ہو تو وہ متعدی ہوتا ہے جیسے (شهد اللہ أنّہ لا إلٰہ إلّا ھو) اصل میں (شهد اللہ بأنّہ) ہے.

ترجمہ:- اے مخلوق کے معبود آپ میرے رب اور خالق ہیں، میں تاحیات لوگوں میں اس کی گواہی دیتا رہوں گا۔

تعالیتَ ربَّ الناس عن قول من دَعا　　الھًا سواك أنت أعلیٰ و أمجدُ

اعراب : (تعالیت) فعل ماضی انت کی ضمیر اس میں فاعل (رب الناس) منادیٰ حرف ندا محذوف ہے یعنی یا رب الناس (عن قول) جار مجرور تعالیت سے متعلق قول : مضاف (من) مضاف الیہ موصولہ (دعا) فعل ھُوَ کی ضمیر اسمیں فاعل جس کا مرجع مَنْ ہے۔ (إلھا) مفعول بہ فعل فاعل اور مفعول ملکر صلہ (انت) مبتدا، (أعلیٰ و امجد) معطوف معطوف ملکر خبر

تحقیق لغات : تعالیت : واحد مذکر حاضر تو بلند ہوا۔ تو برتر ہے۔ تعالیٰ یتعالیٰ تعالیا من باب تفاعل برتر ہونا۔ بلند ہونا۔ أمجد : اسم تفضیل۔ بزرگ تر۔

ترجمہ : اے لوگوں کے پروردگار آپ اس شخص کے قول سے برتر ہیں جو آپ کے علاوہ دوسرے کو خدا کہتا ہے۔ آپ بہت بلند ہیں اور بزرگ تر ہیں (آپ کی ذات میں کسی کی شرکت نہیں آپ اس سے بہت بلند اور برتر ہیں)

لك الخَلق والنَّعماءُ والأمرُ كلُّه　　فإياك نستهدِی و إياك نَعبُدُ

اعراب :- (لك) جار مجرور ہو کر متعلق ہے کائن خبر محذوف سے (الخلق) معطوف علیہ (والنعمَاء) واو حرف عطف النعماء معطوف (والامر) واو حرف عطف الامر: معطوف (کلہ) اسکی تاکید معطوف معطوف علیہ ملکر مبتدا مؤخر (فایاك) فا تعلیلیہ ایاك : ضمیر مخاطب مفعول بہ مقدم (نستھدی) فعل. نحن کی ضمیر اس میں فاعل. فعل فاعل اور مفعول ملکر جملہ خبریہ.

تحقیق لغات :- الخلق : مخلوق ج خلائق. النعماء : نعمت. آرام. خوش عیشی. آسودہ حالی. ج أنعم والنُعمیٰ. نستھدی : جمع متکلم مضارع. ہم ہدایت طلب کرتے ہیں.

ترجمہ :- مخلوق، نعمت اور تمام امور آپ ہی کے لئے ہیں. لہذا ہم آپ ہی سے ہدایت چاہتے ہیں اور آپ ہی کی عبادت کرتے ہیں

وقال الأعشی وإسمه میمون بن قیس أحد بنی قیس بن ثعلبة یکنی أبا بصیر وھو جاھلی أدرك الإسلام وقصد النبی صلے الله علیه وسلم بھذا المدیح فصده کفار قریش وجمعوا له من الإبل وغیرھا فرجع ولم یسلم وھو أحد الشعراء الذین یقال فیھم انھم أشعر العرب وبعضھم یفصل فیقول أشعر العرب امرؤ القیس إذا رکب والنابغة إذا رھب وزھیر إذا رغب والأعشی إذا طرب ھؤلاء الأربعة الطبقة الأولی من شعراء الجاھلیة عند ابن سلام الجمحی. من قصیدة المدیح.

أَجِدَّكَ لَمْ تَسْمَعْ وَصَاةَ مُحَمَّدٍ نبیّ الإلٰہ حین أوصیٰ وأشہدا

اعراب :- (أجدك) أ: ہمزۂ استفہام. جدَّ: مضاف. ك: ضمیر مخاطب مضاف الیہ. مضاف مضاف الیہ ملکر مجرور بار قسمیہ محذوفہ کی وجہ سے اور أُقسم فعل محذوف سے متعلق. (لم تسمع) فعل مجزوم بلَمْ. أنت کی ضمیر اسمیں فاعل (وصاة محمّد) وصاة: مضاف. محمد: موصوف (نبی الالٰہ) مضاف مضاف الیہ ہوکر صفت. موصوف صفت ملکر مضاف الیہ. مضاف اپنے مضاف الیہ سے ملکر لم تسمع کا مفعول بہ. (حین) اسم ظرف مضاف (أوصی) فعل. ھو کی ضمیر اس میں فاعل جس کا مرجع محمّد ہے جملہ معطوف علیہ (وأشہدا) واو حرف عطف أشہد: فعل ھو کی ضمیر اسمیں فاعل جس کا مرجع محمّد ہے. جملہ معطوف. معطوف معطوف علیہ ملکر مضاف الیہ. مضاف مضاف الیہ ملکر ظرف. أشہدا: میں ألف إشباع کا ہے.

تحقیق لغات :- أ: ہمزۂ استفہام. جدّك: جدّ ہمیشہ مضاف ہوکر استعمال ہوتا ہے اور وہ منصوب بنزع الخافض ہے کیونکہ بار قسمیہ محذوف ہے یعنی بجدّك. أجدّك بفتح جیم ہو تو معنی ہوگا تیرے نصیبہ کی قسم. اور بکسر جیم ہو تو معنی ہوگا تیری حقیقت کی قسم. وصاة: بفتح واو بمعنی وصیت. أوصی: واحد مذکر غائب ماضی. إیصاءً: وصیت کرنا. أشہد واحد مذکر غائب ماضی إشہادا: گواہ بنانا.

ترجمہ :- کیا واقعی تو نے اللہ کے نبی محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی وصیت نہیں سنی جبکہ آپ نے وصیت فرمائی اور اپنی سالت پر لوگوں کو گواہ بنایا۔

إذا أنتَ لَمْ تَرحلْ بزادٍ مِنَ التُّقیٰ ولاقیتَ بعدَ الموت مَنْ قدْ تزوّدا

اعراب :- (إذا) حرف شرط (أنت) فعل محذوف کا فاعل جس کی تفسیر فعل مذکور لم ترحل کر رہا ہے. تقدیر عبارت: اذا لم ترحل أنت. (لم ترحل) فعل. أنت کی ضمیر اس میں فاعل. جملہ مضاف الیہ ہے إذا کی وجہ سے. (بزاد من التقی) متعلق ہے لم ترحل سے. بار حرف جار. زاد: موصوف. من التقی: صفت (ولاقیت) واو حرف عطف لاقیت: فعل أنت کی ضمیر اس میں فاعل. (بعد الموت) مضاف مضاف الیہ ہوکر لاقیت کا ظرف. (من) موصولہ (قد تزوّدا) صلہ. موصول صلہ ملکر لاقیت کا مفعول. جملہ معطوف ہے. معطوف معطوف علیہ ملکر جملہ تفسیریہ

تحقیق لغات :- لم ترحل: واحد مذکر حاضر مضارع منفی. تو نے کوچ کیا. سفر کیا. رَحَلَ (ف) رحلاً ورحیلاً وترحالاً عن المکان: ترک وطن کرنا. إلی المکان: منتقل ہونا. البعیرَ: کجاوہ کسنا. سوار ہونا. زاد: خوراک توشہ. زادراہ. کھانے پینے کی چیز جس کو ہنگام سفر مسافر اپنے ساتھ رکھے. ج أزواد و أزودة. التقی: تقوی. پرہیزگاری. اللہ کا خوف. مادۂ اشتقاق وقیٌ ہے. لاقیت: واحد مذکر حاضر ماضی. تو نے ملاقات کی. لاقیٰ لِقاءً وملاقاة الرجلَ: پانا. ملاقات کرنا. تزوّد: واحد مذکر غائب ماضی از تفعّل توشہ لینا. قرآن میں ہے: وتزوّدوا فإنّ خیر الزاد التقویٰ۔

ترجمہ :- جب تم بغیر توشۂ تقوی کے سفر کروگے اور مرنے کے بعد تمھاری ملاقات ان لوگوں سے ہوگی جو تقویٰ کا توشہ لے گئے ہیں

Scanned by CamScanner

نَدِمْتَ علی أن لا تکونَ کمثلہٖ فترْصِدَ للامرِ الذی کان أرصدَا

اعراب :- (ندمت) فعل با فاعل (علیٰ) حرف جار (أن) مصدریہ (لا تکون) فعل منصوب بأن. أنت کی ضمیر مستتر اس کا اسم. (کمثلہ) کاف حرف جار مثل : مضاف. ہ : ضمیر مضاف الیہ جس کا مرجع مَنْ ہے. مضاف مضاف الیہ ملکر مجرور. جار مجرور خبر محذوف کائناً سے متعلق. لا تکون اپنے اسم اور خبر سے ملکر تاویل میں مصدر کے ہوکر علیٰ کی وجہ سے مجرور. جار مجرور ندمت سے متعلق فترصد الخ پورا جملہ لا تکون کا جواب ہے. (فترصد) فا رسببیہ. ترصد : فعل منصوب بتقدیر أن. (للأمر) جار مجرور ترصد سے متعلق الأمر: موصوف. الذی) اسم موصول. (کان أرصدا) اس کا صلہ. موصول صلہ ملکر الأمر کی صفت. أرصدا: میں الف اشباع کا ہے. ندمت الخ إذا شرطیہ کا جواب ہے.

تحقیق لغات :- ندمت : واحد مذکر حاضر ماضی. تو شرمندہ ہوا. ندم (س) ندمًا و ندامۃ علیٰ ما فعل : شرمندہ ہونا. ترصد : واحد مذکر حاضر مضارع. تم تیاری کرتے ہو. گھات میں رہتے ہو. أرصد الرقیب ارصادًا: گھات میں لگے رہنا. أرصد لہ شیئًا: تیار کرنا.

ترجمہ :- تو اس وقت تجھکو ندامت ہوگی کہ اس جیسے نہ ہوسکوگے کہ تم اس کام کی تیاری کرسکو جس کی تیاری اس نے کرلی تھی.

یروی أن عمر بن عبد العزیز رح قال لسابق البربری حین دخل علیہ : عظنی یا سابق وأوجز. قال : نعم یا امیر المومنین وأبلغ انشاءاللہ ثم قال هات فأنشدہ هذہ الأبیات فبکی عمر حتی سقط مغشیًا علیہ

ومِمّا ینسب إلی عمر بن عبد العزیز رحمہ اللّٰہ ۔

ولا خیرَ فی عیشِ امْرِءٍ لم یکنْ لہ مع اللّٰہِ فی دارِ القرارِ نصیبُ

اعراب :- (لا) نفی جنس (خیر) اس کا اسم (فی عیش) جار مجرور متعلق ہے لا نفی جنس کی خبر محذوف حاصلٌ سے. (عیش) مضاف (امرء) موصوف (لم یکن) فعل مجزوم بلمْ (لہ) جار مجرور متعلق ہے لم یکن کی خبر محذوف کائنًا سے (مع اللّٰہ) مع : مضاف. اللّٰہ : مضاف الیہ. مضاف مضاف الیہ ملکر ظرف اور متعلق کائنًا سے (فی دار القرار) فی : حرف جار. دار : مضاف. القرار: مضاف الیہ. مضاف مضاف الیہ ملکر مجرور. جار مجرور کائنًا سے متعلق ہے. (نصیب) لم یکن کا اسم مؤخر ہے. فعل اپنے اسم و خبر سے ملکر امرء کی صفت لا خیر حاصلٌ فی عیش امرء لم یکن نصیب کائنا لہ مع اللّٰہ فی دار القرار

تحقیق لغات :- خیر : شر کی ضد. بھلائی. نیکی ج خیور. کسی چیز کا کامل ہونا. مطلق مال. ج أخیار وخیار. بہت خیر والا. اور خَیْر. أخیر سے مخفف ہوکر اسم تفضیل کا صیغہ بن کر بھی آتا ہے. اسکی مؤنث خیرۃ ہے. عیش : زندگی. گذر بسر. دار القرار : آخرت. نصیب : حصہ. قسمت. ج أنصبۃ. مع اللّٰہ : یعنی مع رضوان اللّٰہ.

ترجمہ : اس شخص کی زندگی میں کوئی بھلائی نہیں جس کے لئے آخرت میں اللہ کی خوشنودی کے ساتھ کوئی حصہ نہیں ہے.

Scanned by CamScanner

فَإِن تَعْجَبِ الدُّنيا أُناسًا فإنها متاعٌ قليلٌ والزوالُ قريبٌ

اعراب:- (إن تعجب) إن حرف شرط. تعجب: فعل شرط (الدنيا) فاعل (أناسًا) مفعول بہ. فعل شرط کی جزا محذوف ہے یعنی فلا فائدة فيه. (فإنها) فار تعلیلیہ جملہ سابق کی علت بیان کرنے کے لئے. ها: إنّ کا اسم (متاع قليل) موصوف صفت ہوکر معطوف علیہ (والزوال قريب) واو حرف عطف. الزوال: مبتدا، الف لام مضاف الیہ کے عوض میں ہے یعنی زوالها. قريبٌ: خبر، جملہ معطوف، معطوف علیہ ملکر إنّ کی خبر.

فإن تعجب الدنيا أناسًا فلا فائدة في ذلك لما أنها متاع قليل وزوالها قريب.

تحقیق لغات:- تعجب: واحد مؤنث غائب مضارع. بھلی لگتی ہے. تعجب میں ڈالتی ہے. أعجبه إعجابا: پسند آنا. أُعْجِبَ به: اسے سراہا گیا. داد دیگئی. ـ بنفسه: اسے خود پر ناز ہے. قرآن میں ہے: ولعبدٌ مؤمن خير من مشرك ولو أعجبكم. الدنيا: موجودہ زندگی ج دُنىً. هوى دنيا دانية: وہ آسودہ زندگی میں ہے. متاع: چاندی سونے کے علاوہ زندگی کا سامان. ہر وہ فانی چیز جس سے کچھ فائدہ اٹھایا جائے پھر وہ فنا کی نذر ہوجائے چنانچہ کہتے ہیں: انما الحيوة الدنيا متاع. دنیاوی زندگی فنا ہونیوالی ہے ج أمتعة.

پس اگر لوگوں کو دنیا بھلی معلوم ہو (تو یہ ایک بیکار چیز ہے) کیونکہ وہ معمولی سامان زندگی ہے اور اس کا زوال قریب ہے.

وقال ورقة بن نوفل الأسدي لكفار مكة حين رآهم يعذّبون بلالًا على إسلامه وكان هو وزيد بن عمرو بن نفيل العدوي وعثمان بن الحويرث الأسدي. وعبيد الله بن جحش الأسدي إجتمعوا على تحقيق الدين، وسافروا من أجله، فأما ورقة فتنصّر وتعلّم الكتب ثم آمن بالنبي صلى الله عليه وسلم وصدّقه، وأما زيد فلم يدرك الإسلام، وكان على الحنيفية دين إبراهيم عليه السلام، وترك الأوثان ورسوم الشرك وأما عثمان فلحق بقيصر فتنصّر عنده وأما إبن جحش فكان شاكا في أمره حتى أسلم ثم هاجر إلى الحبشة فارتدّ وتنصّر هناك.

تحقیق لغات:- يعذّبون: جمع مذکر غائب مضارع: سزا دیتے ہیں. عذاب دیتے ہیں. عذّبه على كذا تعذيبًا: سزا دینا. بلالًا: حضرت بلال حبشی، ایک جلیل القدر صحابی جو ابتدائی دور میں مشرف باسلام ہوگئے تھے، اور کفار مکہ کے نزدیک اسلئے مجرم تھے کہ دین اسلام کو گلے لگایا تھا. (اجتمعوا على تحقيق الدين) لوگوں نے دین کی تلاش و جستجو کا ارادہ کیا. (سافروا من أجله) اسکے واسطے سفر کیا. فتنصّر: نصرانی ہوگیا. از تفعُّل. تعَلَّمَ: سیکھا. از تفعّل. الكتب: کتاب کی جمع. مراد آسمانی کتابیں ہیں. یعنی توریت، انجیل وغیرہ. صدّقه: صدّقه: رسول کریم کی تصدیق کی. فلم يدرك الإسلام: اسلام نہیں پایا.

لَقَدْ نَصَحْتُ لِأَقْوَامٍ وَقُلْتُ لَهُمْ   أَنَا النَّذِيرُ فَلَا يَغْرُرْكُمْ أَحَدٌ

اعراب :- (لقد نصحت) لام مؤذنہ للقسم، یعنی وَاللّٰہِ لَقَدْ۔ قد نصحت الخ جواب قسم ہے۔ (نصحت) فعل أنا کی ضمیر اس میں فاعل۔ (لأقوام) جار مجرور نصحت سے متعلق (وقلت) واو حرف عطف۔ قلت: فعل أنا کی ضمیر اس میں فاعل (لهم) قلت سے متعلق ہے۔ (أنا النذير) أنا: مبتدا، النذير: خبر۔ جملہ معطوف علیہ (فلا يغرر) فا، عاطفہ لا يغرر: فعل نہی (کم) مفعول بہ (احدٌ) فاعل۔ جملہ معطوف۔ معطوف معطوف علیہ ملکر قول کا مقولہ ہے اور محلاً منصوب ہے۔

تحقیق لغات :- نصحت: واحد متکلم ماضی۔ میں نے نصیحت کی۔ خیر خواہی کی۔ نصح (ف) نَصحًا و نُصحًا۔ نصیحت کرنا۔ خالص اور سچی دوستی کرنا۔ أقوام: مفردها قوم۔ آدمیوں کا گروہ۔ قریبی رشتہ دار جو ایک دادا میں شریک ہوں۔ النذير: معنی میں مُنذِر کے ہے جیسے بدیع معنی میں مُبدِع کے ہے بمعنی ڈرانیوالا۔ خبردار کرنیوالا۔ أنذره بالأمر إنذارًا و نذيرًا: باخبر کرنا۔ اور انجام سے ڈرانا۔ ج نُذُرٌ۔ لا يغرر: واحد مذکر غائب فعل نہی۔ وہ دھوکا نہ دے غرّ (ن) غرًّا و غِرّة و غرورا: دھوکا دینا۔ باطل کی رغبت دلانا۔ محاورہ میں بولا جاتا ہے ماغرّك بفلانٍ: تو نے اسکے خلاف کیسے جرأت کی۔

[ترجمہ :- می]ں نے قوموں کو نصیحت کی اور ان سے کہا کہ میں ڈرانیوالا ہوں لہذا [تمہیں] کوئی دھوکہ نہ دے۔

(۱) لَا تَعْبُدُنَّ إِلٰهًا غَيْرَ خَالِقِكُم   فَإِنْ دُعِيتُمْ فَقُولُوا دُونَهُ حَدَدُ
(۲) سُبْحَانَ ذِي الْعَرْشِ لَا شَيْءٌ يُعَادِلُهُ   رَبُّ الْبَرِيَّةِ فَرْدٌ وَاحِدٌ صَمَدٌ

(۱) اعراب :- (لا تعبدن) فعل أنتم کی ضمیر اس میں فاعل۔ (إلها) مفعول بہ موصوف (غير خالقكم) مضاف مضاف الیہ ہو کر صفت۔ (فان دُعيتم) إنْ حرف شرط دُعيتم: فعل شرط (فقولوا) فا، حرف جزا۔ قولوا: فعل أنتم کی ضمیر اس میں فاعل (دونه) مبتدا، (حدد) خبر۔ جملہ محلاً منصوب قول کا مقولہ ہے۔

تحقیق لغات :- لا تعبدنّ: فعل نہی جمع مذکر حاضر بانون ثقیلہ۔ تم ہرگز عبادت نہ کرو۔ دون: بمعنی غیر۔ علاوہ۔ حددٌ: ممانعت۔ رکاوٹ۔ ترجمہ :- تم اپنے خالق کے علاوہ ہرگز کسی کی عبادت نہ کرو، لہذا اگر (غیر اللہ کی عبادت کی طرف) بلائے جاؤ تو کہدو کہ اس کے غیر کی ممانعت ہے۔ اعراب :- سبحان ذی العرش: یعنی أسبح ذا العرش سبحانًا۔ (أسبح) فعل با فاعل (ذا العرش) مفعول بہ (سبحانا) مفعول مطلق۔ سبحان ذی العرش: میں سبحان کی اضافت مفعول بہ کی طرف ہے۔ (لا) نافیہ۔ (شئ) مبتدا، (يعادله) خبر (رب البرية) مضاف مضاف الیہ ہو کر مبتدا محذوف هو کی خبر (فرد) خبر ثانی (واحد) خبر ثالث (صمد) خبر رابع۔ تحقیق لغات :- سبحان: مصدر: پاکی بیان کرنا۔ سبح الله ولله: اللہ کی پاکی بیان کرنا۔ يعادل: واحد مذکر غائب مضارع۔ عادل بين الشيئين معادلةً: دو چیزوں کے درمیان برابری کرنا۔ البرية: مخلوق ج برايا۔ صمد: بے نیاز، ٹھوس۔ ہمیشہ رہنے والا، بلند شان والا۔ اللہ کے اسماء حسنیٰ میں سے ہے

ترجمہ :- میں عرش والے کی پاکی بیان کرتا ہوں، کوئی چیز اسکی برابری نہیں کر سکتی، وہ مخلوق کا خدا تنہا اکیلا اور بے نیاز ہے۔

لَقَدْ نَصَحْتُ لِأَقْوَامٍ وَقُلْتُ لَهُمْ ۔ أَنَا النَّذِيرُ فَلَا يَغْرُرْكُمْ أَحَدٌ.

اعراب :- (لقد نصحت) لام مؤذنہ للقسم. یعنی وَاللّٰہِ لقدْ. قد نصحت الخ جواب قسم ہے. (نصحت) فعل أنا کی ضمیر اس میں فاعل. (لأقوام) جار مجرور نصحت سے متعلق (وقلت) واو حرف عطف. قلت: فعل أنا کی ضمیر اس میں فاعل (لهم) قلت سے متعلق ہے. (أنا النذير) أنا: مبتدا، النذير: خبر. جملہ معطوف علیہ (فلا يغرر) فا عاطفہ لا يغرر: فعل نہی (کم) مفعول بہ (احدٌ) فاعل. جملہ معطوف. معطوف معطوف علیہ ملکر قول کا مقولہ ہے اور محلاً منصوب ہے.

تحقیق لغا :- نصحت : واحد متکلم ماضی. میں نے نصیحت کی. خیر خواہی کی. نصح (ف) نَصحًا و نُصُحًا. نصیحت کرنا. خالص اور سچی دوستی کرنا. أقوام : مفردھا قوم. آدمیوں کا گروہ. قریبی رشتہ دار جو ایک دادا میں شریک ہوں. النذیرُ معنی میں مُنذِر کے ہے جیسے بدیع معنی میں مُبدِعُ کے ہے بمعنی ڈرانیوالا. خبردار کرنیوالا. أنذرہ بالأمر إنذارًا و نذیرًا : باخبر کرنا. اور انجام سے ڈرانا. ج نُذُر. لا یغرر : واحد مذکر غائب فعل نہی. وہ دھوکا نہ دے غرّ (ن) غرًّا و غِرّۃ و غرورا : دھوکا دینا. باطل کی رغبت دلانا. محاورہ میں بولا جاتا ہے ماغرّك بفلانٍ : تو نے اسکے خلاف کیسے جرأت کی.

ترجمہ :- میں نے قوموں کو نصیحت کی اور ان سے کہا کہ میں ڈرانیوالا ہوں لہٰذا تمھیں کوئی دھوکہ نہ دے.

(١) لَا تَعْبُدُنَّ إِلٰهًا غَيْرَ خَالِقِكُمْ ۔ فَإِنْ دُعِيتُمْ فَقُولُوا دُونَهُ حَدَدُ

(٢) سُبْحَانَ ذِي الْعَرْشِ لَا شَيْءٌ يُعَادِلُهُ ۔ رَبُّ الْبَرِيَّةِ فَرْدٌ وَاحِدٌ صَمَدٌ

(١) اعراب :- (لا تعبدن) فعل أنتم کی ضمیر اس میں فاعل. (إلها) مفعول بہ موصوف (غیر خالقکم) مضاف مضاف الیہ ہوکر صفت. (فان دُعیتم) إنْ حرف شرط دُعیتم : فعل شرط (فقولوا) فا حرف جزا. قولوا: فعل أنتم کی ضمیر اس میں فاعل (دونہ) مبتدا (حدد) خبر. جملہ محلا منصوب قول کا مقولہ ہے۔

تحقیق لغا :- لا تعبدنّ : فعل نہی جمع مذکر حاضر بانون ثقیلہ. تم ہرگز عبادت نہ کرو۔ دون : بمعنی غیر۔ علاوہ. حددٌ : ممانعت۔ رکاوٹ۔ ترجمہ :- تم اپنے خالق کے علاوہ ہرگز کسی کی عبادت نہ کرو، لہٰذا اگر (غیر اللہ کی عبادت کی طرف) بلائے جاؤ تو کہدو کہ اس کے غیر کی ممانعت ہے. اعراب :- سبحان ذی العرش : یعنی أسبّح ذا العرش سبحانًا. (أسبح) فعل با فاعل (ذا العرش) مفعول بہ (سبحانا) مفعول مطلق . سبحان ذی العرش : میں سبحان کی اضافت مفعول بہ کی طرف ہے. (لا) نافیہ. (شئ) مبتدا (یعادلہ) خبر (رب البریۃ) مضاف مضاف الیہ ہوکر مبتدا محذوف ھو کی خبر (فرد) خبر ثانی (واحد) خبر ثالث (صمد) خبر رابع. تحقیق لغات :- سبحان : مصدر: پاکی بیان کرنا. سبّح اللہ وللہ : اللہ کی پاکی بیان کرنا. یعادل : واحد مذکر غائب مضارع. عادل بین الشیئین معادلۃً : دو چیزوں کے درمیان برابری کرنا. البریّۃ : مخلوق ج برایا. صمد : بے نیاز، ٹھوس. ہمیشہ رہنے والا، بلند شان والا. اللہ کے اسماء حسنیٰ میں سے ہے

ترجمہ :- میں عرش والے کی پاکی بیان کرتا ہوں، کوئی چیز اسکی برابری نہیں کرسکتی، وہ مخلوق کا خدا تنہا اکیلا اور بے نیاز ہے۔

Scanned by CamScanner

(١) سُبحانَه ثمّ سُبحانًا نَعُوذُ بهٖ وقبلَنا سبَّحَ الجُودِيُّ والجَمَدُ

(٢) مسخّرٌ كلُّ من تحتَ السماءِ لهٗ لاينبغي أن يناوِيَ مُلكَهٗ أحدٌ

(١) اعراب ظاہر ہے

تحقیق لغات :۔ نعوذ : جمع متکلم مضارع . ہم پناہ ڈھونڈھتے ہیں۔ عاذ به (ن) عوذا وعياذًا : پناہ ڈھونڈھنا۔ الجودی : وہ پہاڑ جس پر طوفان کے بعد حضرت نوح علیہ السلام کی کشتی ٹھہری تھی۔ الجمد : ایک دوسرے پہاڑ کا نام . سبح الجودی : اسمیں تلمیح ہے قرآن کی اس آیت کی طرف : واستوت على الجودی وقیل بُعدًا للقوم الظلمین .

ترجمہ :۔ ہم خوب خوب اسکی پاکی بیان کرتے ہیں اور اسکی پناہ ڈھونڈھتے ہیں۔ اور ہم سے پہلے جودی وجمد نے اسکی پاکی بیان کی۔

(٢) اعراب : (مسخر) خبر مقدم (کل) مضاف (من) موصولہ (تحت السماء) مضاف مضاف الیہ ہوکر ظرف اور مستقرٌ محذوف سے متعلق ہوکر صلہ . موصول وصلہ ملکر مضاف الیہ . مضاف اپنے مضاف الیہ سے ملکر مبتدا مؤخر (له) مسخرٌ سے متعلق ہے . (لاینبغی) فعل (أن) مصدریہ (یناوی) فعل (ملکه) مضاف ومضاف الیہ ہوکر مفعول بہ . (أحد) فاعل . فعل وفاعل اور مفعول ملکر تاویل میں مصدر کے ہوکر لاینبغی کا فاعل ۔

تحقیق لغات :۔ مسخّر : صیغہ اسم مفعول . مطیع . فرمانبردار . یناوی : واحد مذکر غائب مضارع از مفاعلة ناوی یناوی مناواة : مقابلہ کرنا . فخر کرنا ۔ دشمنی کرنا ۔

ترجمہ :۔ جو بھی آسمان کے نیچے ہے اس کا فرمانبردار ہے، اسکی بادشاہت کا کوئی مقابلہ نہیں کرسکتا ۔

لاشيءَ مِمّا ترى تبقىٰ بشاشتُهٗ يَبقىٰ الإلٰهُ ويُودِي المالُ والولَدُ

اعراب :۔ (لا) نفی جنس (شیء) اسم . ممّا تری : اصل میں ممّا تراہ ہے . (مما) من : حرف جار . ما : بمعنی الذی اسم موصول (تری) صلہ . تری : فعل أنت کی ضمیر اس میں فاعل (ہ) ضمیر مفعول بہ ذوالحال جس کا مرجع ما ہے (تبقی) فعل . (بشاشته) مضاف مضاف الیہ ہوکر فاعل . جملہ حال ہے . (یبقی) فعل (الإله) فاعل . جملہ معطوف علیہ . (ویودی) وا و حرف عطف (یودی) فعل (المال) معطوف علیہ (والولد) واو حرف عطف الولد : معطوف . معطوف معطوف علیہ ملکر یودی کا فاعل . جملہ معطوف .

تحقیق لغات :۔ تبقی : واحد مؤنث غائب مضارع : وہ باقی رہتی ہے . بقی (س) بقاءً : باقی رہنا . البشاشة : چہرہ کی رونق . تازگی . یُودی : واحد مذکر غائب مضارع ہلاک ہوتا ہے . أودیٰ إیداءً : ہلاک ہونا . أودی به الموت : موت کا کسی کو لے جانا . المال : مال . دولت . اہل بادیہ کے نزدیک مال کا اطلاق مویشی پر ہوتا ہے . کہتے ہیں : خرج إلی ماله . اپنی جائداد یا اونٹوں کی طرف گیا . الولد : بچہ . مذکر، مؤنث واحد، تثنیہ، جمع سب کے لئے استعمال ہوتا ہے . ج أولاد وولدة .

ترجمہ :۔ جن چیزوں کو تم دیکھتے ہو ان میں سے کسی چیز کی رونق باقی نہیں رہے گی (صرف) خدا باقی رہے گا اور مال واولاد ہلاک ہوجائیں گے (کل شيء هالك إلا وجهه اور کل من علیها فانٍ ویبقی وجه ربك ذو الجلال والإکرام سے یہ معنی ماخوذ ہے)

والخلدَ قد حاولتْ عادٌ فما خلدوا
لم تُغنِ عن هُرمزٍ یوماً خزائنُهُ

اعراب :- (لم تغن) فعل منفی مضارع (عن ھرمز) جار مجرور لم تغن سے متعلق ہے (یوماً) ظرف (خزائنہ) خزائن: مضاف. ھاء: مضاف الیہ. مرجع ھرمز ہے. مضاف ومضاف الیہ ملکر لم تغن کا فاعل. (والخلد) مفعول مقدم (قد حاولت) فعل (عادٌ) فاعل (فما خلدوا) فا: عاطفہ ما: نافیہ خلدوا: فعل واو جمع اسمیں فاعل جملہ معطوف. والخلد قد حاولت الخ کا اعراب علی شریطۃ التفسیر بھی ہوسکتا تھا لیکن ہم نے طلبا کی سہولت کیلئے آسان اعراب اختیار کیا۔

تحقیق لغات :- لم تغن : واحد مؤنث غائب فعل مضارع مجزوم بلم : اس نے بے نیاز نہیں کیا. فائدہ نہیں پہونچایا. أغنی عنہ إغناءً : بے نیاز بنانا. دور کرنا. نفع دینا. فائدہ پہونچانا. ھذا ما یغنی عنك شیئاً : یہ تجھے کوئی فائدہ نہیں دے گا. ھرمز: فارس کے ایک بادشاہ کا نام نوشیرواں عادل کا بیٹا اور خسرو پرویز کا باپ. الخلد: بضم خاء ہمیشگی. دوام. حاولت : از مفاعلۃ، صیغہ واحد مؤنث غائب ماضی : اس نے کوشش کیا حاول محاولۃ : کوشش کرنا. کوشش کرکے دیکھنا. دھوکے سے لینے کی کوشش کرنا. ورغلانا. پھسلانا. عادٌ : ہود علیہ السلام کی قوم. فما خلدوا : از نصر، جمع مذکر غائب ماضی : وہ لوگ ہمیشہ نہیں رہے. خلد (ن) خلوداً : ہمیشہ رہنا۔

ترجمہ :- کسی دن ہرمز کو اس کے خزانے نے فائدہ نہیں پہونچایا اور قوم عاد نے ہمیشگی کی کوشش کی (مگر) وہ ہمیشہ نہیں رہے۔

لابد مِنْ وَرْدِہٖ یوماً کما وَرَدُوا
حوضٌ ھنالك موردٌ بلا کذبٍ

اعراب :- (حوض) خبر ہے مبتدا محذوف کی یعنی الموت حوض. (ھنالك) ظرف مکان (مورود) حوض کی صفت (بلا کذب) جار مجرور موردٌ سے متعلق ہے۔ (لابد) لا: نفی جنس بدّ : اسم (من وردہ) من: حرف جار ورد : مضاف (ہ) مضاف الیہ جس کا مرجع حوض ہے. (یوما) ظرف (کما) کاف تشلیہ مضاف ما : مصدریہ (وردوا) فعل ھم کی ضمیر اس میں فاعل. فعل وفاعل تاویل میں مصدر کے ہوکر مضاف الیہ. مضاف مضاف الیہ ملکر مصدر محذوف کی صفت. تقدیر عبارت : وروداً مثلَ ورودھم. اور من وردہ یوما کما وردوا جار مجرور ہوکر لا نفی جنس کی خبر محذوف کائنٌ سے متعلق ہے۔

تحقیق لغات :- حوض : پانی جمع ہونے کی جگہ ج أحواض وحیاض وحیضان. ھنالك : اسم اشارہ بعید کے لئے. ھنالك اصل میں ھنا ہے جو اسم اشارہ قریب کیلئے ہے بمعنی یہاں کبھی اسمیں ھاء تنبیہ کا اضافہ کرکے کہتے ہیں ھٰھنا اور کبھی کاف خطاب لگاکر ھناك کہا جاتا ہے. پھر اسمیں لام بُعد کا اضافہ کرکے ھنالك کہا جاتا ہے بمعنی وہاں. مورود : موضع ورود کے معنی میں ہے - ورد (ض) وروداً : اترنا. پانی کے گھاٹ پر اترنا. قرآن میں ہے فلما ورد ماء مدین۔

ترجمہ :- موت ایک حوض ہے بلاشبہ وہاں اترنا ہے، چنانچہ کسی نہ کسی دن ہر شخص کو اسپر اترنا ہے جیسا کہ بہت سے لوگ اترے. یہ معنی ماخوذ ہے قرآن کی اس آیت سے : کلّ نفس ذائقۃ الموت۔

ولاسليمان إذ دان الشعوب له   والجن والإنس تجري بينهما البُرُد

اعراب :- (لا) نافیہ . (سلیمان) فعل محذوف کا فاعل ذوالحال ۔ تقدیر عبارت : ما خلد سلیمان . (إذ) ظرفیہ مضاف (دان) فعل (الشعوب) فاعل (له) دان سے متعلق ہے (والجن) واو حالیہ الجن : معطوف علیہ (والإنس) واو حرف عطف الإنس : معطوف . معطوف معطوف علیہ ملکر مبتدا . (تجری) فعل (بینهما) مضاف مضاف الیہ ہوکر ظرف اور تجری سے متعلق ہے . (البرد) فاعل فعل و فاعل اور متعلق ملکر خبر جملہ حال ہے ۔

تحقیق لغات :- سلیمان : انبیاء بنی اسرائیل میں سے ایک جلیل القدر نبی ہیں . داؤد علیہ السلام کے بیٹے تھے آپ کا دور حکومت ۹۷۰ سے ۹۳۵ قبل مسیح ہے . دان : صیغہ واحد مذکر غائب ماضی . وہ فرمانبردار ہوا . دان (ض) دیناً فرمانبردار ہونا . کسی کے سامنے اظہار عجز کرنا . الشعوب : مفردھا شعب . بڑا قبیلہ . لوگوں کی جماعت دراڑ ، شگاف . الجن : جن - پری - دیو - ایک مخلوق جسکی تخلیق آگ سے ہوئی ہے اور آنکھوں سے اوجھل رہتی ہے . الإنس : آدمی - واحد إنسيٌّ و أَنَسِيٌّ ج أناس و أناسی - البُرُد : بضم بار و رار مفردھا برید بمعنی ڈاک ، قاصد ، ایلچی

ترجمہ : اور سلیمان علیہ السلام ہمیشہ نہیں رہے ، جبکہ تمام قومیں اور جن و انسان ان کے مطیع و فرمانبردار ہوگئے اس حال میں کہ جن و انس کے درمیان نامہ و پیام چلتے تھے (یعنی ان کے مابین مواصلات اور تعلقات قائم تھے باوجود اس کے حضرت سلیمان علیہ السلام کو ہمیشگی نصیب نہ ہوسکی)

أين الملوك التي كانت نوافلها   من كل أوب إليها وافد يفد

اعراب :- (أين) خبر مقدم (الملوك) موصوف (التي) اسم موصول (كانت) تامہ فعل (نوافلها) نوافل : مضاف ھا مضاف الیہ جس کا مرجع الملوک ہے ۔ مضاف مضاف الیہ ملکر فاعل . فعل و فاعل ملکر صلہ . موصول وصلہ ملکر الملوک کی صفت اول ۔ (من) حرف جار (كل أوب) مضاف ومضاف الیہ ہوکر مجرور . جار مجرور آنیوالے یفد سے متعلق . (إليها) جار مجرور یفد سے متعلق . (وافد) موصوف (يفد) فعل ھو کی ضمیر اس میں فاعل فعل اپنے فاعل اور متعلقات سے ملکر وافد کی صفت . موصوف وصفت ملکر الملوك کی صفت ثانی . الملوك اپنی دونوں صفت سے ملکر مبتدا مؤخر . (من كل أوب إليها وافد يفد) کا اعراب مبتدا ، خبر کا بھی ہوسکتا ہے لیکن میں نے موصوف وصفت کا اعراب اختیار کیا ہے .

تحقیق لغات :- الملوك : مفردھا ملكٌ بمعنی بادشاہ النوافل : مفردھا نافلة بمعنی بخشش . غنیمت . فرض سے زائد چیز . أوب : جہت . راستہ کہا جاتا ہے جاؤا من كل أوب : وہ لوگ ہر سمت اور ہر جہت سے آئے . وافد : صیغہ اسم فاعل آنے والا - قاصد - آدمیوں کی جماعت جو مشترکہ کام کے لئے بھیجی جائے ج وفد ، وفود ، وفاد . يفد : واحد مذکر غائب ، مضارع وفد (ض) وفدا و فوداً ووفادة : وفد بنکر آنا . قاصد بنکر آنا .

ترجمہ :- کہاں ہیں وہ بادشاہ جن کی بخششیں ہوتی تھیں اور ہر طرف سے ان کے پاس وفد آتے رہتے تھے (یعنی دنیا کے بڑے بڑے بادشاہ ؛ جاہ و سطوت کے مالک ان کو بھی گردشِ زمانہ نے اچک لیا ع زمیں کھا گئی آسماں کیسے کیسے)

فلمّا كان آخر عمره حجّ رضی اللہ عنه یُروی أنّ عمر بن الخطاب

بضُجنان قال لا إلٰهَ إلّا اللہ العلیّ العظیم المعطی من شاء ما شاء کنت

بهذا الوادی فی مدرعة صوف أرعی إبل الخطاب، وکان فظًّا غلیظًا

یتعبنی إذا عملت، ویضربنی إذا قصرت وقد أمسیت اللیـلة

لیسَ بیـنی وبین اللہ أحدٌ، ثم أنشد : لا شئ مما تری تبقی بشاشته،

ویبقی الإله ویودی المال والولد الخ۔

وقال آخر

أری رجالًا بأدنی الدّین قد قنعوا ولا أراهم رضوا فی العیش بالدون

اعراب :- (أری) فعل أنا کی ضمیر اسمیں فاعل (رجالًا) مفعول بہ موصوف (بأدنی الدین) با رحرف جار أدنی : مضاف۔ الدین : مضاف الیہ۔ مضاف ومضاف الیہ ملکر مجرور۔ جار مجرور قد قنعوا سے متعلق (قد قنعوا) فعل هم کی ضمیر اس میں فاعل۔ فعل وفاعل ملکر صفت۔ جملہ معطوف علیہ۔ (ولا أراهم) واو حرف عطف (لا أرا) فعل أنا کی ضمیر اسمیں فاعل هم ضمیر مفعول بہ جس کا مرجع رجالًا ہے (رضوا) فعل بافاعل (فی العیش) اور (بالدون) رضوا سے متعلق۔

تحقیق لغات :- قنعوا : جمع مذکر غائب ماضی۔ قنع (س) قنعًا وقناعة : جو کچھ حصہ میں آئے اسپر صبر کرنا۔ دون : معمولی خسیس چیز۔

ترجمہ :- میں لوگوں کو دیکھتا ہوں کہ وہ دین کے معمولی حصہ پر مطمئن ہو گئے اور دیکھتا ہوں کہ دنیاوی زندگی میں تھوڑی چیز پر راضی نہیں ہیں۔

فَاسْتَغْنِ بالدّینِ عن دنیا الملوک کما اِسْتَغْنَی الملوکُ بدنیاهُم عَنِ الدّینِ

اعراب :- إستغن : فعل امر أنت کی ضمیر اسمیں فاعل، (بالدین) إستغن کا متعلق اول اور (عن دنیا الملوك) متعلق ثانی۔ (کما استغنی) کاف تشلیہ مضاف ما : مصدریہ استغنی : فعل (الملوك) فاعل۔ (بدنیاهم) با رحرف جار۔ دنیا : مضاف۔ هم : مضاف الیہ۔ مرجع الملوك ہے۔ مضاف ومضاف الیہ مجرور إستغنی کا متعلق اول (عن الدین) متعلق ثانی۔ فعل وفاعل اور متعلقات ملکر تاویل میں مصدر کے ہو کر مضاف الیہ۔ مضاف ومضاف الیہ ملکر صفت مصدر محذوف کی۔ تقدیر عبارت : فاستغن بالدین عن دنیا الملوك إستغناءً مثل إستغناء الملوك۔

تحقیق لغات :- إستغن : واحد مذکر بحث امر۔ تو بے نیاز ہو جا۔ إستغنی إستغناءً بے نیاز ہونا۔ إستغنی عنه به : اکتفا کرنا۔ إستغنی اللہ : خدا سے دعا کرنا کہ بے نیاز کر دے۔ الدین : دین کا لفظ قرآن میں چار معنوں کے لئے استعمال ہوا ہے۔

(۱) مذہب وشریعت کے معنی کے لئے مثلاً أفغیر دین اللہ یبغون۔ ۸۳۔ آل عمران

(۲) قانون ملکی کیلئے مثلاً: ماکان لیأخذ أخاه فی دین الملك ۷۶۔ یوسف

(۳) اطاعت کے معنی کیلئے مثلاً: وله ما فی السموٰت والارض وله الدین واصبا ۵۲۔ نحل

(۴) جزا کے معنی کیلئے مثلاً : إنّما توعدون لصادق وانّ الدین لواقع ۶۔ ذاریات

ترجمہ :- تو بادشاہوں کی دنیا سے بے نیاز ہو کر دین پر اکتفا کر لے، جیسا کہ بادشاہوں نے دین سے بے نیاز ہو کر اپنی دنیا پر اکتفا کر لیا ہے۔

يُروى أنّ عمر بن الخطاب رضی اللہ عنہ حجّ آخر عمرة فلمّا كان بضُجنان قال لَا إِلٰهَ إِلاّ الله العليّ العظيم المعطی من شاء ما شاء كنت بهذا الوادی فی مدرعة صوف أرعی إبل الخطاب، وكان فظّاً غليظاً يتعبنی إذا عملت، ويضربنی إذا قصرت وقد أمسيت الليـلة ليسَ بيـنی وبين الله أحدٌ، ثم أنشد: لا شئ مما ترى تبقى بشاشته

ويبقى الإله ويودی السال والولد الخ۔

وقال آخر

أرى رجالاً بأدنى الدّين قد قنعوا ولا أراهم رضوا فی العيش بالدون

اعراب :- (أرى) فعل أنا کی ضمیر اسمیں فاعل (رجالاً) مفعول بہ موصوف (بأدنی الدین) بارحرف جار أدنی : مضاف۔ الدین : مضاف الیہ مضاف ومضاف الیہ ملکر مجرور۔ جار مجرور قد قنعوا سے متعلق (قد قنعوا) فعل ھم کی ضمیر اس میں فاعل۔ فعل وفاعل ملکر صفت۔ جملہ معطوف علیہ۔ (ولا أراھم) واو حرف عطف (لا أرا) فعل أنا کی ضمیر اسمیں فاعل ھم ضمیر مفعول بہ جس کا مرجع رجالاً ہے (رضوا) فعل با فاعل (فی العیش) اور (بالدون) رضوا سے متعلق۔

تحقیق لغات :- قنعوا : جمع مذکر غائب ماضی۔ قنع (س) قنعاً وقناعة : جو کچھ حصہ میں آئے اسپر صبر کرنا۔ دون : معمولی خسیس چیز۔

ترجمہ :- میں لوگوں کو دیکھتا ہوں کہ وہ دین کے معمولی حصہ پر مطمئن ہوگئے اور دیکھتا ہوں کہ دنیاوی زندگی میں تھوڑی چیز پر راضی نہیں ہیں۔

فَاسْتَغْنِ بالدّينِ عن دنيا الملوك كما إسْتَغْنَى الملوكُ بدنياهُم عن الدّينِ

اعراب :- إستغن : فعل امر أنت کی ضمیر اسمیں فاعل، (بالدین) إستغن کا متعلق اول اور (عن دنیا الملوك) متعلق ثانی۔ (کما استغنی) کاف تشبیہ مضاف ما : مصدریہ استغنی : فعل (الملوك) فاعل۔ (بدنیاھم) با رحرف جار۔ دنیا : مضاف۔ ھم : مضاف الیہ۔ مرجع الملوك ہے۔ مضاف ومضاف الیہ مجرور إستغنی کا متعلق اول (عن الدین) متعلق ثانی۔ فعل وفاعل اور متعلقات ملکر تاویل میں مصدر کے ہوکر مضاف الیہ۔ مضاف و مضاف الیہ ملکر صفت مصدر محذوف کی۔ تقدیر عبارت : فاستغن بالدین عن دنیا الملوك إستغناءً مثل إستغناء الملوك۔

تحقیق لغات :- إستغن : واحد مذکر حاضر امر۔ تو بے نیاز ہوجا۔ إستغنی إستغناءً بے نیاز ہونا۔ إستغنی عنہ بہ : اکتفا کرنا۔ إستغنی الله : خدا سے دعا کرنا کہ بے نیاز کردے۔ الدین : دین کا لفظ قرآن میں چار معنوں کے لئے استعمال ہوا ہے۔

(۱) مذہب وشریعت کے معنی کے لئے مثلاً أفغیر دین الله یبغون۔ ۸۳۔ آل عمران

(۲) قانون ملکی کیلئے مثلاً: ماکان لیأخذ أخاہ فی دین الملك۔ ۷۶۔ یوسف

(۳) اطاعت کے معنی کیلئے مثلاً: ولہ ما فی السموٰت والارض ولہ الدین واصبا ۵۲۔ نحل

(۴) جزا کے معنی کیلئے مثلاً : إنّما توعدون لصادق وانّ الدین لواقع۔ ۶۔ ذاریات

ترجمہ :- تو بادشاہوں کی دنیا سے بے نیاز ہوکر دین پر اکتفا کرلے، جیسا کہ بادشاہوں نے دین سے بے نیاز ہوکر اپنی دنیا پر اکتفا کرلیا ہے۔

عَجِبْتُ لِمُبْتَاعِ الضَّلالَةِ بِالهُدیٰ ومَنْ يَشْتَرِی دُنياهُ بالدِّينِ أَعْجَبُ

اعراب :- پہلے مصرعہ کا اعراب ظاہر ہے۔ (ومن يشتری) واو عاطفہ من : موصول
يشتری : فعل. ھو کی ضمیر مستتر فاعل (دنياه) دنيا : مضاف. ھاء :
مضاف اليہ. مضاف و مضاف اليہ ملکر مفعول بہ (بالدين) يشتری سے
متعلق فعل و فاعل و مفعول اور متعلق ملکر صلہ. موصول و صلہ ملکر مبتدا، (أعجب)
خبر

تحقیق لغات :- عَجِبْتُ : واحد متکلم ماضی از سمع : میں نے تعجب کیا۔ عجب عجباً من
الأمر وله : تعجب کرنا — إليه : پسند کرنا۔ المبتاع : صیغہ اسم فاعل
خریدنے والا. إبتاع الشیء إبتاعاً : خریدنا. الضلالة : گمراہی. باطل.
ہلاکت. الهدیٰ : کئی معنوں میں استعمال ہوتا ہے : (۱) قلبی نور و بصیرت
کیلئے مثلاً : والّذين اهتدوا زادهم هدی ۔ ۱۷ ۔ محمد. (۲) دلیل
وحجت اور نشان راہ کے لئے مثلاً : أو أجد على النار هدى ۱۰ ۔ طٰہٰ.
(۳) سیدھا اور صاف راستہ مثلاً : إنّك لعلی هدی مستقیم ۶۸۔
حج (۴) فعل ہدایت مثلاً : ليس عليك هداهم ولكنّ الله يهدی
من يشاء ۔ أعجبُ : صیغہ اسم تفضیل : زیادہ تعجب خیز ہے، بہت حیرت انگیز

ترجمہ : ہدایت کے بدلے گمراہی خریدنے والے پر مجھے تعجب ہے۔ اور جو اپنا دین دیکر
دنیا خریدتا ہے وہ اور زیادہ تعجب خیز ہے (یعنی ہدایت چھوڑ کر ضلالت
اختیار کرنا، اور دین پر دنیا کو ترجیح دینا ایک تعجب خیز بات ہے۔
ع بریں عقل و دانش بباید گریست)

وأَعْجَبُ مِنْ هٰذَيْنِ مَنْ بَاعَ دِينَهُ بِدُنْيا سِوَاهُ فَهُوَ مِنْ ذَيْنِ أَعْجَبُ

اعراب :- (أعجب) اسم تفضیل (من هذين) جار مجرور ہوکر أعجبُ سے متعلق
أعجب اپنے متعلق سے ملکر خبر مقدم (من باع دينه) من : موصولہ. باع :
فعل ھو کی ضمیر مستتر فاعل. مرجع مَن ہے. دينه : مضاف و مضاف اليہ
ہوکر مفعول بہ (بدنيا) با، حرف جار. دنيا : مضاف (سواه) سوا : مضاف
اليہ مضاف هاء : مضاف اليہ. مضاف و مضاف اليہ ملکر مجرور. جار مجرور
باع سے متعلق باع اپنے فاعل و مفعول اور متعلق سے ملکر صلہ. موصول و صلہ
ملکر مبتدا، مؤخر (فهو) فا، استینافیہ. ھو : مبتدا، مرجع مَن ہے. (من
ذين) جار و مجرور آنیوالے أعجب سے متعلق. (أعجب) صیغہ اسم تفضیل
اپنے متعلق سے ملکر خبر. یہ جملہ أعجب من هذين کی محض تاکید ہے۔

تحقیق لغات :- من هذين : ان دونوں سے یعنی ہدایت کے بدلے گمراہی اور دین کے بدلے
دنیا خریدنے والے سے. باع : واحد مذکر ماضی از ضرب. بیچا. باع (ض) بيعاً
ومبيعاً — فلاناً كتاباً أو من فلان كتاباً : بیچنا. خریدنا.

ترجمہ :- اور ان دونوں سے زیادہ تعجب خیز وہ شخص ہے جو اپنے سوا کسی دوسرے
کی دنیا کے بدلے اپنا دین بیچے، لہٰذا وہ ان دونوں سے بھی زیادہ تعجب خیز ہے
(یعنی جو شخص دوسرے کی دنیا بنانے کے لئے اپنا دین بگاڑے وہ یقیناً ان
دونوں سے زیادہ قابل حیرت و حسرت ہے۔

قال محمود الورّاق

تَعصِيْ الإلٰهَ وأنت تُظهِرُ حُبَّهٗ　　هذا مُحالٌ فی القیاس بَدیعٌ

اعراب :۔ (تعصی) فعل. أنت کی ضمیر مستتر فاعل ذوالحال. (الإله) مفعول بہ (وأنت تظهر حبه) واوحالیہ. أنت : مبتدا، تظهر حبه : خبر. جملہ حال ہے. (هذا محال) هذا : مبتدا، محال : خبر اول. (فی القیاس) بدیعٌ سے متعلق. (بدیع) خبر ثانی.

تحقیق لغات :۔ تعصی : واحد مذکر حاضر مضارع : تم نافرمانی کرتے ہو از ضرب عصی (ض) عصیاً ومعصیةً : نافرمانی کرنا۔ مخالفت کرنا۔ دشمنی کرنا. الإله : معبود۔ وہ ذات جو نفع وضرر پر قادر ہو۔ وہ ذات جس کی کنہ اور ماہیت میں عقل انسانی متحیر اور اسکے ادراک سے قاصر ہے ج آلهة . الحبّ : محبت۔ اُنس۔ دوستی۔ رغبت۔ خواہش. حبّ (ض) حُبًّا الشیءَ : محبت کرنا۔ رغبت کرنا۔ محالٌ : بضم میم۔ غیر ممکن۔ انہونی بات۔ مشکل. دشوار۔ القیاس : اندازہ۔ میزان عقل۔ اصطلاح منطق میں وہ قول جو دو جملوں سے مرکب ہو اور اس سے کچھ نتیجہ نکلے۔ بولا جاتا ہے : هذا قیاس ذاك : یہ اسکے مشابہ ہے. بدیع : نادر اور انوکھی چیز۔ اللہ تعالیٰ کے اسماء حسنیٰ میں سے ایک اسم کہا جاتا ہے : الله بدیع السموات والأرض : یعنی اللہ تعالیٰ زمین وآسمان کا موجد ہے. علم البدیع : وہ علم جس سے کلام کی لفظی ومعنوی خوبیاں معلوم ہوں

ترجمہ :۔ تم خدا کی نافرمانی کرتے ہو اور اس سے محبت کا اظہار بھی، یہ عقلاً محال اور ایک انوکھی چیز ہے. (یہ محال ہے کہ اللہ سے محبت بھی ہو اور اس کی نافرمانی بھی)

لوکان حُبُّكَ صادقًا لأطعتَهٗ　　إنّ المُحِبَّ لِمَن یُحِبُّ یُطیعُ

اعراب :۔ (لوکان حبك) لو : حرف شرط. کان : فعل ناقص. (حبك) مضاف ومضاف الیہ ہو کر اسم. (صادقا) خبر. (لأطعته) لام جزائیہ. أطعت : فعل. أنت کی ضمیر اسمیں فاعل. هاء : مفعول بہ. مرجع الإله ہے. فعل اپنے فاعل اور مفعول سے ملکر جزاء. (إن المحب) إنّ : حرف تاکید. المحب : إنّ کا اسم (لمن یحب) لام حرف جار من : موصولہ. یحبّ : صفت. موصوف وصفت ملکر مجرور. جار مجرور آنے والے یطیع سے متعلق. (یطیع) فعل هو کی ضمیر اسمیں فاعل. مرجع المحب ہے. فعل اپنے فاعل اور متعلق سے ملکر إنّ کی خبر.

تحقیق لغات :۔ أطعت : واحد مذکر حاضر ماضی : تونے فرمانبرداری کی۔ بات مانی. تابعداری کی. أطاعهٗ إطاعةً : فرمانبرداری کرنا. حکم ماننا. (المحبّ) بکسر حاء : عاشق. فریفتہ. دلدادہ. دوست. آشنا. محبٌّ لذاته : خودغرض. خود رائے. حُبٌّ : عشق. محبت. چاہت. خواہش. جذبہ. یحبُّ : واحد مذکر غائب مضارع : محبت کرتا ہے. پسند کرتا ہے. چاہتا ہے. أحبّه : محبت کرنا. چاہنا. فریفتہ ہونا.

ترجمہ :۔ اگر تیری محبت سچی ہوتی تو واقعی تو اسکی فرمانبرداری کرتا، بیشک عاشق جس سے محبت کرتا ہے اس کی فرمانبرداری کرتا ہے (اظہار محبت ایک دعویٰ ہے، فرمانبرداری اور وفاشعاری اس کی دلیل، اور دعویٰ بلا دلیل غلط)

وقال أيضاً

يا ناظِراً يَرْنُو بعَينَي راقِدٍ ومشاهداً للأمرِ غيرَ مشاهِدِ

اعراب :- (یاناظرا) یا : حرف ندا، ناظراً : منادی غیر معین موصوف . (یرنو) فعل، ھو کی ضمیر مستتر فاعل . مرجع ناظرا ہے . (بعینی راقد) با، حرف جار عینی مضاف . راقد : مضاف الیہ . مضاف ومضاف الیہ ملکر مجرور . جار مجرور یرنو سے متعلق . یرنو اپنے فاعل اور متعلق سے ملکر صفت . موصوف وصفت ملکر منادی . مشاھداً : منصوب بحذف ندا، (غیر مشاھد) مضاف ومضاف الیہ ہوکر حال مشاھداً کی ضمیر سے . حال و ذوالحال ملکر منادی .

تحقیق لغات :- یرنو : صیغہ واحد مذکر غائب مضارع ؛ وہ ٹکٹکی باندھکر دیکھتا ہے . رنی (ن) رُنوّا ورنی إلیہ : کسی کیطرف ٹکٹکی لگاکر دیکھنا . توجہ سے دیکھنا . رنی الرجل : دل کی خواہش کے غلبہ کیساتھ کھیل کود میں لگنا . بعینی : اصل میں بعینین ہے اضافت کیوجہ سے نون تثنیہ گرگیا . راقد : اسم فاعل بمعنی سونیوالا از نصر رقد (ن) رقودا ورُقادا : سونا . رقد السوق : بازار کا سرد پڑنا . مشاھد : اسم فاعل دیکھنے والا . مشاہدہ کرنیوالا . شاھد مشاھدۃ : معائنہ کرنا . مشاہدہ کرنا . ملاحظہ کرنا .

ترجمہ :- اے ٹکٹکی باندھکر دیکھنے والے ، سونیوالوں کی آنکھوں سے اور اے امور کا مشاہدہ کرنیوالے حالانکہ مشاہدہ کرنیوالا نہیں ہے (جس طرح بعض سونیوالے کی آنکھ کھلی رہتی ہے ، حالانکہ وہ دیکھتا نہیں اسیطرح تو بھی ہے کہ دیکھتا ہے مگر تیرے اندر حقیقت تک رسائی اور عبرت پذیری کی صلاحیت نہیں ہے .

مَنّيت نَفْسَك ضِلّةً وأبحتَها طُرُقَ الرَّجاء وهُنّ غيرُ قواصِدِ

اعراب :- (منیت) فعل . أنت کی ضمیر مستتر فاعل . (نفسك) مضاف ومضاف الیہ ہوکر مفعول اول . ضلّۃ : مفعول ثانی . فعل اپنے فاعل اور دونوں مفعول سے ملکر معطوف علیہ (وأبحتها) واو حرف عطف . أبحت : فعل با فاعل . ھا : مفعول اول مرجع النفس ہے (طرق الرجاء) طرق : مضاف . الرجاء : مضاف الیہ . مضاف ومضاف الیہ ملکر مفعول ثانی فعل اپنے فاعل اور دونوں مفعول سے ملکر معطوف ، (وھن غیر قواصد) واو حالیہ . ھنّ : مبتدا . غیر : مضاف . قواصد : مضاف الیہ . مضاف ومضاف الیہ ملکر خبر ، یہ جملہ حال ہے طرق الرجاء کا .

تحقیق لغات :- منّیت : واحد مذکر حاضر ماضی : تم نے آرزو دلایا . منّی تمنیۃً ۔ الرجلُ الشيءَ بالشيء آرزو دلانا . رغبت دلانا . ضِلّۃ : بکسر ضاد : گمراہی ج ضلالات . أبحتها : أبحت : واحد مذکر حاضر ماضی : تم نے مباح کردیا . أباح إباحۃً ۔ الشيءَ : کسی چیز کو جائز ٹھہرانا . مباح کرنا . ماخذ اشتقاق (ب ۔ و ۔ ح) ہے ۔ طرق : مفردھا طریق بمعنی راستہ . الرجاء : امید ۔ آرزو ۔ تمنا . قواصد : مفردھا قاصدۃ : بمعنی معتدل ۔ میانہ ۔ طریق قاصدۃ : سیدھا راستہ ، حق تک پہونچنے والا راستہ ، بولا جاتا ہے إنّہ علی قصد وہ ہدایت پر ہے .

ترجمہ :- تم نے اپنے نفس کو گمراہی کا آرزو مند بنادیا ، اور امید کے راستوں کو تم نے مباح کردیا حالانکہ وہ سیدھے نہیں ہیں ۔

تَصِلُ الذُّنُوبَ إلى الذُّنُوبِ وترتجي　دَرَكَ الجِنان بها وفوزَ العابِدِ

اعراب :- تصل :- فعل. أنت کی ضمیر مستتر فاعل (الذنوب) ذوالحال (إلى الذنوب) إلى: حرف جار. الذنوب: مجرور. جار مجرور متعلق حال محذوف سے، اور یہ حال کی جگہ میں ہے. تقدیر عبارت: تصل الذنوب مضمومةً إلى الذنوب. حال وذوالحال ملکر تصل کا مفعول بہ. فعل و فاعل اور مفعول ملکر معطوف علیہ. (وترتجي) واو حرف عطف. ترتجي: فعل. أنت کی ضمیر مستتر فاعل. (درك الجنان) مفعول بہ　(بها) ترتجي سے متعلق. جملہ معطوف علیہ. (وفوز العابد) واو حرف عطف. فوز العابد: مضاف و مضاف الیہ ہوکر معطوف.

تحقیق لغات :- تصل: واحد مذکر حاضر مضارع: تم ملاتے ہو. جوڑتے ہو. وصل (ض) وصلاً وصِلَةً ووُصلةً — الشيء بالشيء: جوڑنا. ملانا. وصلهٗ بألف دينار: کسی کو ہزار دینار دینا. ترتجي: واحد مذکر حاضر مضارع: تم امید رکھتے ہو. إرتجى إرتجاءً — الشيءَ: امید کرنا. إرتجى فلاناً: کسی سے امید لگانا. مادہ اشتقاق (ر-ج-و) درك: مصدر. پانا. حاصل ہونا. چیز کی انتہائی گہرائی. کہا جاتا ہے: بلغ الغوّاصُ درك البحر: غوطہ زن سمندر کی گہرائی میں پہنچا. الجنان: بکسر جیم مفردها الجَنّة: بہشت. ہرا بھرا باغ. فوز: کامیابی و کامرانی. فاز (ن) فوزاً — بالأمر: کامیاب ہونا. من المكروه: نجات پانا.

ترجمہ :- تم گناہ پر گناہ کئے جاتے ہو، اور ان گناہوں کی بدولت جنت اور عبادت گذار کی کامیابی کی امید رکھتے ہو (یہ خود فریبی بھی عجیب ہے)

ونسيتَ أنّ اللهَ أخرج آدمًا　منها إلى الدنيا بذنبٍ واحدِ

اعراب :- (نسيت) فعل با فاعل. (إن الله) أنّ حرف تاکید الله: أنّ کا اسم (أخرج آدمًا) أخرج: فعل هو کی ضمیر مستتر فاعل. مرجع الله ہے. آدمًا: مفعول بہ (منها) من: حرف جار. ها: ضمیر مجرور مرجع الجنان ہے. جار مجرور أخرج کا متعلق اول. (إلى الدنيا) متعلق ثانی. (بذنب واحد) با حرف جار ذنب: موصوف. واحد: صفت. موصوف صفت ملکر مجرور. جار مجرور متعلق ثالث أخرج اپنے فاعل و مفعول اور متعلقات سے ملکر أنّ کی خبر. اور پورا جملہ نسيت کا مفعول بہ.

تحقیق لغات :- نسيت: واحد مذکر حاضر ماضی: تو بھول گیا. نسِي (س) نسياناً: بھولنا. آدم: سیدنا ابوالبشر علیہ السلام. سلسلہ انبیاء کی پہلی کڑی. ابن عباس رض نے آدم کی کنیت ابو محمد بیان کی ہے. لفظ آدم عربی ہے. لیکن اس کے مادہ اشتقاق میں اختلاف ہے. بعض کہتے ہیں کہ أديم سے مشتق ہے، کیونکہ وہ أديم أرض یعنی صفحۂ زمین سے پیدا کئے گئے. ابن عباس رض کہتے ہیں کہ آدم کا اشتقاق أُدْمة سے ہے جس کے معنی گندم گوں ہونے کے ہیں. اور بعض کا خیال ہے کہ آدم اور أُدَمة سے مشتق ہے جس کے معنی موافقت اور شرکت کے ہیں چونکہ ان کا خمیر پانی اور مٹی سے ملا کر کیا گیا اس لئے ان کا نام آدم ہوا. آدم: أفْعَلُ کے وزن پر ہے. علمیت اور وزن فعل کی بنا پر غیر منصرف ہے.

ترجمہ :- اور تم بھول گئے کہ ایک گناہ کے سبب اللہ نے آدم کو جنت سے نکال کر دنیا میں بھیجدیا.

وقال آخر

بِقَدْرِ الكَدِّ تُكْتَسَبُ المَعَالِي وَمَنْ طَلَبَ العُلٰى سَهِرَ اللَّيَالِي

اعراب :- (بقدر الكد) جار مجرور تکتسب سے متعلق . (تکتسب) فعل مجہول (المعالی) نائب فاعل . جملہ معطوف علیہ . (ومن طلب) واو حرف عطف من : شرطیہ مبتدا . طلب : فعل ھو کی ضمیر مستتر فاعل . مرجع مَنْ ہے . (العلی) مفعول بہ . فعل و فاعل اور مفعول ملکر فعل شرط . (سہر اللیالی) فعل جزاء فعل شرط و فعل جزا ملکر خبر .

تحقیق لغات :- القَدْر : بسکون دال بمعنی مقدار . اندازہ . بزرگی . درجہ . حیثیت . قیمت . طاقت . مشابہ و مساوی . بولتے ہیں : ھذا قدر ذاك . یہ اس کے مساوی ہے . الکد : مصدر کوشش . محنت . محاورہ ہے : لیس ھذا من کدك ولا من کد أبیك . یہ تمہاری اور تمہارے باپ کی کوشش سے حاصل نہیں ہوئی .

تُکتَسَبُ : واحد مؤنث غائب مضارع مجہول . حاصل کی جاتی ہے . إکتسب إکتسابًا : کمانا . حاصل کرنا ــ الشئ کسی چیز کو جمع کرنا ــ الاثم : بار گناہ اٹھانا .

المعالی : مفردھا مَعْلاۃ : شرافت . بلندی . العلی : بزرگی . سربلندی .

سَهِرَ : واحد مذکر غائب ماضی : رات بھر جاگا . سہر (س) سہرًا : رات بھر جاگتے رہنا . (صفت) ساھر و سہران . لیلۃ ساھرۃ : رت جگے کی رات .

ترجمہ :- محنت و مشقت کے اندازے سے بزرگیاں حاصل کیجاتی ہیں . اور جو بزرگی کا طالب ہوتا ہے وہ راتوں رات جاگتا ہے . (یعنی سخت کوشی، جانفشانی، نیند کی لذت، اور عیش و عشرت کی قربانی ہی کامرانی کی ضمانت ہے، اور اس سے ہٹکر چھوٹی آرزوؤں کا ایک طویل سلسلہ ہے، جسکے دام فریب میں الجھکر کتنی انسانی صلاحیتوں نے دم توڑ دیا)

يَغُوصُ البَحْرَ مَنْ طَلَبَ اللآلِي وَيَحْظٰى بِالسِّيَادَةِ وَالنَّوَالِ

اعراب :- (یغوص) فعل (البحر) مفعول بہ (من طلب اللآلی) من : اسم موصول طلب : فعل ھو کی ضمیر مستتر فاعل . مرجع مَنْ ہے . (اللآلی) مفعول بہ . جملہ صلہ ہے . موصول و صلہ ملکر جملہ معطوف علیہ (ویحظی) واو حرف عطف یحظی : فعل . ھو کی ضمیر مستتر فاعل . مرجع مَنْ ہے . (بالسیادۃ) با حرف جار السیادۃ : معطوف علیہ . (والنوال) واو حرف عطف . النوال : معطوف . معطوف و معطوف علیہ ملکر مجرور، جار مجرور یحظی سے متعلق . یحظی اپنے فاعل اور متعلق سے ملکر معطوف .

تحقیق لغات :- یغوص : واحد مذکر غائب مضارع : وہ غوطہ لگاتا ہے . غاص (ن) غوصًا و غیاصًا و غیاصۃً ــ فی الماء : پانی میں غوطہ لگانا . غاص علی الشئ : اچانک آجانا ــ علی المعانی : معانی کی تہ کو پہونچنا . اللآلی : مفردھا لؤلؤ : موتی . آبدار بڑا موتی . قلیل و کثیر دونوں کیلئے آتا ہے . یحظی : واحد مذکر غائب مضارع وہ حاصل کرتا ہے . حظی (س) حُظْوَۃً و حِظْوَۃً و حِظَۃً ــ بالشئ : حاصل کرنا پانا . حصہ پانا . بہرہ مند ہونا . السیادۃ : بزرگی . سرداری . ساد (ن) سیادۃً و سُؤدَدًا : شریف ہونا . بزرگ ہونا . سردار ہونا . النَّوال : بفتح نون بخشش . حصہ تحفہ . طریقہ . لائق . مناسب .

ترجمہ :- جو موتیوں کا متلاشی ہو وہ سمندر میں غوطہ لگاتا ہے، پھر کہیں سرداری اور بخشش سے بہرہ مند ہوتا ہے .

Scanned by CamScanner

(۱) وَمَنْ طَلَبَ العُلیٰ مِنْ غَیْرِ کَدٍّ   أَضَاعَ العُمْرَ فِی طَلَبِ المُحَالِ

وقال آخر

(۲) إنی رَأَیتُ وفی الأَیامِ تجربةٌ   للصبر عاقبةٌ محمودةُ الأثرِ

اعراب (۱) (من طلب العلی) من: شرطیہ مبتدا، طلب العلی: فعل شرط۔ (من غیر کد) جار مجرور طلب سے متعلق۔ (أضاع العمر) فعل جزا۔ فعل شرط وفعل جزا ملکر خبر۔

(فی طلب المحال) جار مجرور أضاع فعل سے متعلق۔

تحقیق لغات:- المحال: غیر ممکن۔ باطل۔ انہونی بات۔ مشکل۔ دشوار۔

ترجمہ: اور جو بلا کدو کاوش بلندی کو چاہتا ہے وہ محال چیز کی طلب میں اپنی زندگی رائگاں کرتا ہے۔

اعراب (۲) (إنی رأیت) إنّ: حرف تاکید۔ یا ضمیر متکلم اسم (رأیت) فعل أنا کی ضمیر مستتر ذوالحال۔ (وفی الأیام تجربة) واو حالیہ۔ فی الأیام: خبر مقدم تجربة: مبتدا مؤخر۔ جملہ حال ہے۔ (للصبر) جار مجرور خبر مقدم۔ (عاقبة) موصوف۔ (محمودة الأثر) صفت۔ موصوف وصفت ملکر مبتدا مؤخر۔ مبتدا وخبر رأیتُ کے دونوں مفعول کے قائم مقام ہیں۔

تحقیق لغات:- محمودة: پسندیدہ۔ عمدہ۔ الأثر: اثر۔ نشان۔ حدیث ج آثار و أثور بولا جاتا ہے: خرج فی أثرہ: وہ اس کے بعد نکلا۔ وعلی الإثر: یعنی فوراً اور فی الحال نکلا۔

ترجمہ:- میں نے صبر کا انجام پسندیدہ اثر والا دیکھا، اور زمانہ میں تجربہ حاصل ہوتا ہے۔

وَقَلَّ مَنْ جَدَّ فی أَمْرٍ یُحَاوِلُهُ   فاستَصْحَبَ الصَّبْرَ إلَّا فَازَ بالظَّفَرِ

اعراب:- (قل من جدّ) قل بمعنی ما: نافیہ۔ مَنْ: شرطیہ مبتدا، جدّ: فعل شرط ھو کی ضمیر مستتر فاعل۔ مرجع مَنْ ہے (فی أمر یحاوله) فی حرف جار۔ أمر: موصوف یحاول: فعل۔ ھو کی ضمیر مستتر فاعل۔ ھاء مفعول بہ۔ فعل وفاعل اور مفعول بہ ملکر صفت۔ موصوف وصفت ملکر مجرور، جار مجرور جدّ سے متعلق (فاستصحب) فا: عاطفہ۔ إستصحب: فعل ھو کی ضمیر مستتر فاعل (الصبر) مفعول بہ۔ جملہ معطوف (إلا فاز بالظفر) إلّا: حرف استثناء لغو۔ فاز بالظفر: فعل جزا۔ فعل شرط وفعل جزا ملکر خبر۔

تحقیق لغات:- قلّ: کم ہوا۔ اور کبھی نفی کے معنی میں بھی آتا ہے۔ جدّ: واحد مذکر غائب ماضی اس نے کوشش کی۔ جدّ (ض) جِدًّا کوشش کرنا و۔ فی الأمر: تحقیق وجستجو کرنا۔ یحاول: واحد مذکر غائب مضارع: قصد کرتا ہے۔ کوشش کرتا ہے۔ حاوَله محاولةً وحِوالًا الشیءَ: ارادہ کرنا۔ اور حیلہ سے طلب کرنا۔ إستصحب: واحد مذکر غائب ماضی: وہ ساتھ لیا۔ لگا رہا۔ لازم پکڑا۔ الظفر: کامیابی۔ فتح۔ جیت۔

ترجمہ:- اور کوئی شخص ایسا نہیں ہے جو کسی ایسے کام کی کوشش کرے جس کا وہ ارادہ کرتا ہے اور صبر کو لازم پکڑلے مگر وہ کامیابی حاصل کرلیتا ہے (یعنی صبر و تحمل کے ساتھ جس کام کی کوشش کیجائے گی، اس میں کامیابی ضرور قدم چومیگی)

قال کعب بن زهیر المزنی

وَلَيْسَ لِمَنْ لم يَرْكَبِ الهولَ بُغيةٌ وليس لرَحْلٍ حطَّهُ اللهُ حاملُ

اعراب :- (لیس) فعل ناقص۔ (لمن) لام حرف جار۔ من : اسم موصول (لم یرکب الھول) صلہ۔ موصول صلہ ملکر مجرور۔ جار مجرور خبر مقدم۔ (بُغیۃٌ) اسم موخر۔

(ولیس لرحل حطه الله حامل) کا اعراب ظاہر ہے۔

تحقیق لغات :- لم یرکب : واحد مذکر غائب مضارع مجزوم بلَمْ : سوار نہیں ہوا۔ رکبَ (س) رکوباً ومرکباً — الدّابۃَ وعلی الدّابۃ : سوار ہونا و — البحرَ : سمندر کا سفر کرنا و — الطریقَ : راستہ پر چلنا و — أثرَہٗ : پیروی کرنا۔ رکبہ الدَّیْنُ : قرضمند ہونا۔ الھول : خوف۔ خطرہ۔ گھبراہٹ ج أھوال۔ بغیۃ : بضم بار وفتحہا۔ مرغوب شئ۔ مقصود۔ رحل بفتح رار وسکون حار : کجاوہ۔ پالان۔ منزل۔ قیام گاہ۔ سفر میں ساتھ رہنے والا ساز وسامان۔ بولاجاتا ہے۔ حطّ رَحْلَہٗ وألقی رحلہ : یعنی فلاں اقامت گزیں ہوا۔ حطّ : واحد مذکر ماضی : اس نے گرایا۔ اتارا حطّ (ن) حطًّا — الشیءَ : اتارنا۔ رکھنا۔ چھوڑنا۔ حامل : اسم فاعل اٹھانیوالا حمل (ض) حملاً : اٹھانا، لادنا، ڈھونا۔

ترجمہ :- وہ شخص جو خطرات پر سوار نہ ہو اس کا کوئی مقصد نہیں، اور جس کے کجاوے کو اللہ گرا دے اسکو کوئی اٹھانیوالا نہیں ہے (یعنی محنت ومشقت کے بغیر انسان کو منزل مقصود نہیں ملتی اور بلا مشیت ایزدی کسی کا مقصد حاصل نہیں ہوتا)

إذا أنتَ لَمْ تُعرِضْ عنِ الجَهْلِ والخَنَىٰ أَصَبْتَ حليمًا أو أصابَكَ جاهِلُ

اعراب :- إذا کے بعد ایک فعل محذوف ہے جسکی تفسیر آنیوالا فعل لم تعرض کر رہا ہے۔

تقدیر عبارت : إذا لم تعرض أنت۔

(إذا) شرطیہ مضاف۔ (لم تعرض) فعل۔ (أنت) فاعل۔ فعل وفاعل ملکر فعل شرط (لم تعرض عن الجھل والخنی) لم تعرض : فعل۔ أنت کی ضمیر مستتر فاعل۔ عن الجھل : جار مجرور معطوف علیہ۔ والخنی : معطوف۔ معطوف ومعطوف علیہ ملکر لم تعرض فعل سے متعلق۔ فعل وفاعل اور متعلق سے ملکر جملہ تفسیریہ۔ (أصبت حلیما) أصبت : فعل۔ أنت ضمیر مستتر فاعل حلیماً : مفعول بہ۔ جملہ معطوف علیہ (أو أصابك جاھل) أو : عاطفہ۔ أصاب : فعل۔ کاف : مفعول بہ۔ جاھل : فاعل جملہ معطوف۔ معطوف ومعطوف علیہ ملکر فعل جزا۔ فعل شرط وفعل جزا ملکر جملہ مضاف الیہ۔

تحقیق لغات :- لم تعرض : واحد مذکر حاضر مضارع مجزوم بلَمْ : تم نے اعراض نہیں کیا۔ تم کنارہ کش نہیں ہوئے أعرض عنه إعراضًا : اعراض کرنا۔ روگردانی کرنا۔ الخنی : بدزبانی۔ فحش گوئی خنی (ن۔س) خنواً وخنیً وأخنی علیہ فی الکلام : کسی کے ساتھ فحش کلامی سے پیش آنا۔ أصبت : واحد مذکر حاضر ماضی از إصابۃ : بمعنی تکلیف دینا۔ حلیماً : صیغہ صفت بمعنی بردبار۔ ناگوار خاطر کو انگیز کرنیوالا ج حلماء أحلام — ترجمہ :- جب تو جہالت اور بے حیائی سے باز نہیں آئے گا تو کسی شریف آدمی کو تو ایذا پہنچائے گا یا کوئی جاہل تجھکو ایذا پہنچادے گا (یعنی جہالت کا نتیجہ برا ہوتا ہے، اسلئے بردباری شرافت اور ضبط نفس کو اپنا شیوہ بنانا چاہئے)

ومن مختار شعرہ

(۱) لو کنتُ أعجَبُ من شيءٍ لأعجبَنِي سَعْيُ الفتى وهو مخبوءٌ له القدَرُ

(۲) يسعى الفتى لأمورٍ ليس يُدرِكُها فالنَّفْسُ واحِدةٌ والهمُّ منتَشِرُ

(۱) اعراب:۔ (لو) حرف شرط (کنت أعجب) فعل شرط. (من شيءٍ) جار مجرور أعجب سے متعلق (لأعجبني) لام جوابیہ. أعجب: فعل. نون: وقایہ. یا: ضمیر متکلم مفعول. (سعي الفتی) مضاف و مضاف الیہ ہوکر ذوالحال (وهو مخبوء له) واو حالیہ. هو: مبتدا. مخبوء: اسم مفعول. له: مخبوء سے متعلق (القدر) مخبوءٌ کا نائب فاعل. مخبوء اپنے نائب فاعل اور متعلق سے ملکر خبر. جملہ حال ہے. حال و ذوالحال ملکر أعجبني کا فاعل. فعل و فاعل اور مفعول سے ملکر جواب شرط۔

تحقیق لغات:۔ مخبوءٌ اسم مفعول. چھپا ہوا. خَبَأَ (ف) خبأً الشيءَ: چھپانا۔ القدَر: بفتح قاف و دال: تقدیر. اشیاء پر خدا کا اندازہ. مشیت خداوندی۔

ترجمہ:۔ اگر مجھے کسی چیز سے تعجب ہوتا تو ضرور تعجب ہوتا نوجوان کی کوشش پر جبکہ اس کا مقدر پوشیدہ ہے (یعنی انسان کو یہ علم نہیں کہ تقدیر کا فیصلہ کیا ہے پھر بھی اپنے مقصد کیلئے جد وجہد کرتا ہے واقعی یہ حیرت کی بات ہے.

(۲) اعراب:۔ ظاہر ہے.

تحقیق لغات:۔ یدرك: واحد مذکر غائب مضارع أدرَكَ إدراكًا۔ الشيءَ: پانا.
الهمّ: ارادہ. غم ج هموم۔

ترجمہ:۔ نوجوان کوشش کرتا ہے ایسی چیزوں کیلئے جن کو وہ نہیں پاتا ہے، کیونکہ نفس ایک ہے اور ارادے مختلف ہیں۔

المرءُ ما عاش ممدودٌ له أمل. لا تنتهي العين حتى ينتهي الأثر

اعراب:۔ (المرء ما عاش) المرء: مبتدا. ما: مصدریہ ظرفیہ. عاش: فعل ھو کی ضمیر مستتر فاعل. مرجع المرء ہے. فعل و فاعل تاویل میں مصدر کے ہوکر ظرف. تقدیر عبارت: مدة عيشه. اور ظرف ممدود سے متعلق. (ممدود له) ممدود: اسم مفعول. له: اس سے متعلق. (أمل) ممدود کا نائب فاعل. ممدود اپنے نائب فاعل اور متعلق سے ملکر خبر (لا تنتهي العين) لا تنتهي: فعل منفی. العين: فاعل. (حتی) برائے غایت بمعنی إلى (ينتهي) فعل منصوب بتقدير أن بعد حتى (الأثر) فاعل. فعل و فاعل تاویل میں مصدر کے ہوکر مجرور. جار مجرور تنتهي سے متعلق. تقدیر عبارت: لا تنتهي العين إلى إنتهاء الأثر.

تحقیق لغات:۔ ما عاش: ما بمعنی مادام یعنی جبتک زندہ رہا. ممدود: اسم مفعول از مَدّ بمعنی پھیلا ہوا. لمبا. أمل: امید. آرزو ج آمال. لا تنتهي: واحد مؤنث غائب مضارع منفی. وہ نہیں ختم ہوتی ہے. وہ باز نہیں آتی. إنتهى إنتهاء عن الشيء: رکنا. باز آنا. إنتهى الشيءُ: شی کا اپنی انتہا کو پہنچنا. إنتهى إليك المثل أو الخبر: خبر کا پہونچنا. الأثر: نشان. کھنڈر. تاثیر. حدیث. سنت نبوی۔

ترجمہ:۔ انسان جبتک زندہ ہے اس کا رشتہ آرزو دراز ہے، آنکھ باز نہیں آتی جبتک کہ نشان انتہا کو نہ پہونچ جائے۔

Scanned by CamScanner

وقال آخر

(۱) وليس فتى الفتيانِ من راحَ واغتدىٰ لشُربِ صَبوحٍ أو لشُربِ غبوقٍ

(۲) ولكن فتىَ الفتيانِ مَنْ راحَ واغتدىٰ لضَرِّ عَدُوٍّ أو لنَفعِ صَدِيقٍ

(۱) اعراب :- (ليس) فعل ناقص. (فتى الفتيان) مضاف ومضاف اليه ہوکر ليس کی خبر مقدم (من) موصوفہ (راحَ واغتدىٰ) معطوف ومعطوف علیہ ہوکر صفت. موصوف وصفت ملکر لَیسَ کا اسم مؤخر. (لشرب صبوح) لام حرف جار. شُرب: مضاف ومضاف اليه ملکر مجرور. جار مجرور معطوف علیہ (أو لشرب غبوق) أو: عاطفہ. لام حرف جار. شُرب غبُوق: مضاف ومضاف اليه ہوکر مجرور. جار مجرور معطوف. معطوف ومعطوف علیہ ملکر إغتدى سے متعلق.

تحقیق لغات :- فتى: نوجوان. سخی. غلام. تثنیہ فتوانِ وفتيانِ ج فِتيانٌ وفِتيَةٌ وفتوةٌ.
راحَ: واحد مذکر غائب. وہ شام کے وقت آیا یا گیا. راح (ن) روحًا شام کے وقت آنا یا جانا یا کام کرنا. وقت کے بغیر مطلق جانے کے معنی میں بھی آتا ہے.
إغتدى: صبح کے وقت آنا یا جانا یا کام کرنا. صبوح: بفتح صاد. ہر وہ چیز جو صبح کے وقت کھائی یا پی جائے. یہاں مراد صبح کی شراب ہے. غبوق: شام کی شراب.
ترجمہ :- جوان مرد وہ نہیں ہے جو شراب نوشی کے لئے صبح وشام کرے (یعنی عیش پرستی میں مبتلا ہو.

(۲) اعراب ظاہر ہے.

ترجمہ :- ہاں جوان مرد وہ ہے جو دشمن کو زک پہونچانے یا دوست کو نفع پہونچانے کے لئے صبح وشام کرے.

قال إمرء القيس بن حجر الكندی

ولو أنَّما أسْعَىٰ لِأدْنى مَعيشةٍ كفانى ولَمْ أطْلُبْ قليلٌ من المالِ

اعراب :- (لو) حرف شرط (أنّما) أنّ حرف تاکید. ما: مصدریہ (أسعى) فعل با فاعل جملہ تاویل میں مصدر کے ہوکر أنّ کا اسم. یعنی: أنّ سعيي. (لأدنى معيشة) لام حرف جار. أدنى معيشة: مضاف ومضاف اليه ہوکر مجرور. جار مجرور أنّ کی خبر محذوف سے متعلق. تقدیر عبارت: ولو ثبت كون سعيي لأدنى معيشة. (كفاني) كفا: فعل. نون: وقایہ. یا: متکلم مفعول (ولم أطلب) واو حرف عطف. (لم أطلب) فعل با فاعل. اس کا مفعول محذوف ہے. تقدیر عبارت: لم أطلب المجد المؤثل. (قليل) موصوف (من المال) صفت. موصوف وصفت کفانی کا فاعل. معنی: أنا لا أسعى للعيش الدنيوي الذي هو أخسّ وأحقر ولا يكفيني مال قليل منه وأنا أطلب المجدَ المؤثّلَ.

تحقیق لغات :- أدنى: معمولی. حقیر. معيشة: بقاء زندگی کا سامان. کھانے پینے کی چیز جس سے زندگی بسر ہوسکے. ج معايش. كفا: واحد مذکر ماضی. کافی ہوا. كفا (ض) كفايةً — الشيءُ: کافی ہونا. كفاهُ الشرَّ: شر سے محفوظ رکھنا. كفيٌّ له: اہل. لائق.

ترجمہ :- اگر میں معمولی سامان زندگی کے لئے کوشش کرتا. اور عزت وبزرگی طلب نہ کرتا تو تھوڑا مال بھی مجھکو کافی ہوجاتا (یعنی میں دنیا کی حقیر زندگی کا طالب نہیں اور نہ ہی دنیا کا متاع قلیل میرے لئے کافی ہے. میں تو پائدار بزرگی کا متلاشی ہوں)

ولكنّما أسعىٰ لِمجدٍ مؤثّلٍ وقد يُدرك المجدَ المؤثّلَ أمثالي

اعراب :- حرف استدراک. ما: کافہ. (أسعی) فعل. أنا: کی ضمیر مستتر فاعل: (المجد مؤثل) لام حرف جار. مجد: موصوف. مؤثل: صفت. موصوف و صفت ملکر مجرور. جار مجرور أسعی سے متعلق. (قد یدرك) فعل (المجد المؤثل) موصوف وصفت ہوکر مفعول (أمثالی) مضاف ومضاف الیہ ہوکر فاعل

تحقیق لغات :- المجد: بفتح میم وسکون جیم: بزرگی. عظمت. ج امجاد ازکرم مجدا (ک) مجدا: بزرگ ہونا. صاحب عظمت ہونا. المؤثّل: اسم مفعول بمعنی پائدار. مضبوط. أثّل المجد تأثیلا: بزرگی کی بنیاد رکھنا. أسعىٰ: واحد متکلم مضارع. میں کوشش اور جد وجہد کرتا ہوں. سعی (ف) سعیاً: کوشش کرنا. و— فی حاجة الرجل: کسی کی ضرورت میں مدد کرنا. و— للامر انجام دینے کی فکر کرنا. و— لعیاله: بچوں کے لئے کمانا. قد یدرك: قد: چار معنوں میں مستعمل ہے. (۱) تحقیق کے لئے جیسے: قد یعلم ما أنتم علیه. اور قد نری تقلُّبَ وجهِكَ فی السّماء. اور لقد خلقنا الإنسان. اور قد أفلح المؤمنون. (۲) تقریب کے لئے جبکہ ماضی پر داخل ہو جیسے: قد قامت الصلوٰة. ای قد حان وقتها (۳) تقلیل کے لئے. یہ مضارع کے ساتھ خاص ہے جیسے: قد یصدق الکذوب. اور قد یعثر الجواد (۴) توقع کے لئے جیسے: قَدْ فَعَلَ. هَلْ فَعَلَ کے جواب میں. کیونکہ سائل جواب کا منتظر ہوتا ہے.

ترجمہ :- لیکن میں تو پائدار بزرگی کے لئے جد وجہد کرتا ہوں اور اکثر مجھ جیسے لوگ بزرگی کی دولت سے بہرہ مند ہوتے ہیں.

ومَا المرءُ مادامتْ حُشاشَةُ نَفْسِهِ بمُدْرِكِ أطرافِ الخُطوبِ ولا آلي

اعراب :- (ما) بمعنی لیس (المرء) اس کا اسم (مادامت) ما: مصدریہ ظرفیہ دامت: فعل. (حشاشة نفسه) مضاف ومضاف الیہ ہوکر فاعل. جملہ تاویل میں مصدر کے ہوکر ظرف. تقدیر عبارت: مدة حیاته. (بمدرك) با زائدہ مدرك: مضاف. (أطراف) مضاف الیہ مضاف (الخطوب) مضاف الیہ. مضاف ومضاف الیہ ملکر معطوف علیہ. (ولا آلی) واو حرف عطف. لا: نافیہ. آلی: اسم فاعل ھو کی ضمیر مستتر فاعل. اسم فاعل اپنے فاعل سے ملکر معطوف. معطوف ومعطوف علیہ ما کی خبر ہیں.

تحقیق لغات :- مادامت: واحد مؤنث غائب ماضی: جبتک باقی رہے. حُشاشة: بیمار یا زخمی میں زندگی کا آخری سانس. تھوڑی سی جان حالت نزع. مدرك: از إدراك: پانیوالا. پہونچنے والا. أطراف: مفردھا طرف: کنارہ. سرا. جانب. نہایت. الخطوب: مفردھا خطْبٌ: معاملہ. بڑا واقعہ. حادثہ. عموماً ناگوار اور ناپسندیدہ معاملہ کے لئے استعمال ہوتا ہے. آلی: صیغہ اسم فاعل: سستی اور کوتاہی کرنیوالا. آلی (ن) ألْوًا و أُلُوًّا و أَلِيًّا: سستی کرنا. دیر کرنا. کہا جاتا ہے: لم یأل جهداً: اس نے کوشش کرنے کے لئے سستی نہیں کی.

ترجمہ :- جبتک انسان کی آخری ہچکی باقی ہے وہ حادثات کے آخری سرے پر پہونچنے والا نہیں ہے اور نہ ہی اس سے سستی کرنیوالا ہے (یعنی انسان کا آخری سانس بھی حادثات کے تسلسل سے بچ نہیں سکتا.

ع

سلسلۂ روز وشب نقش گر حادثات

وقال آخر

علی المرء أن یسعی لما فیه نفعه ولیس علیه أن یساعده القدر

اعراب :- (علی المرء) خبر مقدم (أن یسعی) أن : مصدریہ . یسعی : فعل . ہو کی ضمیر مستتر فاعل . مرجع المرء ہے (لما فیه نفعه) لام حرف جار . ما : موصولہ . فیه : جار مجرور خبر مقدم . نفعه : مبتدا ء مؤخر . مبتدا ء و خبر ملکر صلہ . موصول وصلہ مجرور . جار مجرور یسعی سے متعلق . یسعی اپنے فاعل اور متعلق سے ملکر تاویل میں مصدر کے ہو کر مبتدا ء مؤخر . (ولیس) واو حرف عطف . لیس : فعل ناقص . (علیه) خبر مقدم . (أن) مصدریہ (یساعده القدر) جملہ تاویل میں مصدر کے ہو کر لیس کا اسم مؤخر .

تحقیق لغات :- یساعد : واحد مذکر غائب مضارع : مدد کرتا ہے . موافقت کرتا ہے . تعاون کرتا ہے . ساعده علی الأمر مساعدة : مدد کرنا . موافقت کرنا . تعاون کرنا . القدر : بفتح قاف و دال : تقدیر الٰہی . ہر کام کی مقدار اور نہایت . خدا کا اندازہ . مشیت خداوندی ج أقدار .

أی واجبٌ علی المرء السَّعْیُ والجِدّ لما یحصل به نفعه ، و لایجب علیه أن یُؤَیِّدَہ ماقضاہ اللّٰہ فی قَدَرِہ .

ترجمہ :- انسان پر ضروری ہے کہ اس کام کے لئے جد و جہد کرے جس میں اس کا نفع ہو اور یہ کوئی نہیں کہ تقدیر الٰہی اسکی معاونت کرے (یعنی انسان صرف اس بات کا مکلّف ہے کہ میدان عمل میں جولانی کرتا ہے ، خواہ نوشتۂ تقدیر ساتھ دے یا نہ دے کیونکہ تقدیری فیصلے کا ادراک انسانی طاقت سے باہر ہے)

فإن نال بالسعی المُنیٰ تمّ قصدہ وإن خالف المقدور کان له عذر

اعراب :- (فإن نال) إن : حرف شرط نال : فعل شرط . ہو کی ضمیر مستتر فاعل مرجع المرء ہے (بالسعی) جار مجرور فعل سے متعلق (المنی) مفعول بہ (تمّ) فعل (قصدہ) قصد : مضاف . ہاء : مضاف الیہ مرجع المرء ہے . مضاف و مضاف الیہ ملکر فاعل . جملہ فعل جزاء . (و إن خالف المقدور کان له عذر) کا اعراب ظاہر ہے .

تحقیق لغات :- المنی : بضم میم مفردہا مُنْیَةٌ : آرزو . تمنا . تَمَنِّیٌ کا اسم ہے از تفعّل آرزو کرنا . خالف : واحد مذکر ماضی : مخالفت کیا . خالف مخالفة : مخالفت کرنا . خالف عن کذا : پیچھے رہنا . خالَفَ بینَ رجلیه : پاؤں کو آگے پیچھے کرنا . کہا جاتا ہے : خالَفَنی عن کذا : جبکہ وہ اعراض کر رہا ہو اور تم اسکا قصد کر رہے ہو . خالَفَنی إلی کذا : جبکہ تم اعراض کر رہے ہو اور وہ تمہارا قصد کر رہا ہو .

المقدور : قضاء . تقدیر . ضروری امر . فیصل شدہ معاملہ . عُذْر : بضم ذال و سکونہا : بمعنی الزام دور کرنا . وہ دلیل کہ جس سے معذرت پیش کی جاتی ہو ج اعذار . عُذُرٌ : اسم ہے اور عذر (ض) عُذْرًا سے آتا ہے بمعنی ملامت رفع کرنا .

ترجمہ : تو اگر جد و جہد سے اپنی آرزوئیں پوری کر لیں تو اس کا مقصد حاصل ہو گیا . اور اگر نوشتۂ تقدیر نے مخالفت کی تو وہ معذور ہے (یعنی کہ مشیت ایزدی میں یہی فیصلہ تھا)

وقال علی بن الجہم

وَلاخیرَ فی عیشِ امرءٍ وهو خامِلٌ   وذِکرُ الفتی بالخیرِ عمرٌ مُجَدَّدٌ

اعراب :- (لاخیر) لا : نفی جنس . خیر : اس کا اسم . (فی عیش امرءٍ) فی حرف جار . عیش : مضاف مجرور . جار مجرور لا رنفی جنس کی خبر محذوف حاصل سے متعلق . إمرءٍ : مضاف الیہ ذوالحال . (وهو خامل) واوحالیہ . هو مبتدا ، خامل : خبر . مبتدا ر خبر ملکر حال . تقدیر عبارت : لاخیر حاصلٌ فی عیش امرءٍ حال کونه خاملاً . (وذکر الفتی) ذکر : مضاف . الفتی : مضاف الیہ . مضاف ومضاف الیہ ملکر مبتدا ، (بالخیر) جار ومجرور ذکرٌ سے متعلق . (عمر مجدد) موصوف وصفت ہوکر خبر .

تحقیق لغات :- خیر : بہتر ، بھلا ، نیکی ، بھلائی ، نیک کام ، عقل ، عدل ، فضل ، جو چیز سب کو پسند ہو وہ خیر ہے ، شر اسکی ضد ہے . خیر : مال و دولت کے معنی میں بھی مستعمل ہے ، مگر خیر سے وہ مال مراد ہے جو کثیر ہو اور بوجہ حلال جمع کیا گیا ہو . خیر : کا دو طرح پر استعمال ہوتا ہے . ایک اسم ہوکر جیسے : ولْتَکُنْ مِنْکم أُمّةٌ یَدعُونَ إلی الخیرِ (اور تم میں ایک جماعت ہونی چاہیے جو نیک کام کی طرف بلائے) دوسرے وصف ہوکر اس صورت میں اَفعلُ التفضیل کے معنی ہوتے ہیں . جیسے : فإنّ خیرَ الزادِ التقویٰ (بلاشبہ بہترین زاد راہ تقویٰ ہے) یہاں خَیرٌ افضل کے معنی میں آیا ہے . عیش : زندگی . ناز ونعم . عشرت . خوشی ، آرام ، روٹی . خامل : اسم فاعل . گمنام ، حقیر ، ذلیل ، بے دیلو . ج خَمَلٌ . مُجَدَّدٌ : اسم مفعول از تجدید . نیا ــ ترجمہ :- اس انسان کی زندگی میں کوئی خیر نہیں ، جو گمنام اور بے وزن ہو ، انسان کا ذکر خیر کیساتھ ایک نئی زندگی ہے

تَنبّهْ عن النوم الحسام ولا تنم   لتبقی فما فی الأرض شیءٌ مُخلّدٌ

اعراب :- (تنبّه) فعل . أنت کی ضمیر مستتر فاعل . (عن النوم الحسام) جار مجرور ہوکر تنبّه سے متعلق . جملہ معطوف علیہ . (ولا تنم) واو حرف عطف . لا تنم : فعل . أنت کی ضمیر مستتر فاعل . جملہ معطوف . (لتبقی) لام تعلیلیہ . تبقیٰ : فعل منصوب بتقدیر أن بعد لام . أنت کی ضمیر مستتر فاعل تاویل میں مصدر کے ہوکر مجرور . جار مجرور لا تنم سے متعلق . (فما فی الارض) فا ر تعلیلیہ . ما : نافیہ . فی الارض : خبر مقدم (شیءٌ مخلد) مبتدا ر مؤخر .

تحقیق لغات :- تنبّه : واحد مذکر فعل امر از تفعُّل . مادہ اشتقاق (نَبِهٌ) ہے . تو بیدار ہوجا تنبّه تَنَبُّهاً ــ من نومه : نیند سے بیدار ہونا . تنبّه علی أو للأمر : واقف ہونا . سمجھنا . الحسام : تیز کاٹنے والی تلوار . حسام السیف : تلوار کی دھار . النوم الحسام : خواب غفلت ، ایسی نیند جو انسان کو مقصد زندگی سے منقطع اور غافل کردینے والی ہو . لا تنم : واحد مذکر حاضر فعل نہی . تو نہ سو . نام (س) نومًا : سونا . مخلّد : اسم مفعول از تفعیل : وہ چیز جسے دوام حاصل ہو .

معنیٰ :- إن أردتَ أن یبقی ذکرك ویتلقّاه الناس بعد موتك فاستیقظ من النوم العمیق الذی یشغل الانسانَ عمّا یجب علیه من المسئولیات ، واعلَمْ أنه لا یخلد شیءٌ فی هذه الدنیا .

ترجمہ :- تو اپنی بقاء کے لئے خواب غفلت سے بیدار ہوجا ، اور نہ سو کیونکہ دنیا میں کوئی چیز ہمیشہ رہنے والی نہیں ہے (لہذا تو بھی نہیں رہے گا مگر اچھے کردار کے جلو میں ہمیشہ باقی رہے گا)

وقال ابوتمام حبیب بن أوس الطائیؒ

وَمَا ابْنُ آدَمَ إِلَّا ذِكْرُ صَالِحَةٍ أَوْ ذِكْرُ سَيِّئَةٍ يَسْرِيْ بِهَا الْكَلِمُ

اعراب :- (ما) حرف نفی (ابن آدم) مبتدا. (إلّا) حرف استثنا ر لغو. (ذکر صالحۃ) خبر معطوف علیہ (أو) حرف عطف. (ذکر سَیّئۃٍ) موصوف. (یسری بہا الکلم) صفت. موصوف صفت ملکر معطوف۔ یسری : فعل. بہا : فعل سے متعلق۔ ضمیر مجرور کا مرجع علی سبیل الإنفراد صالحۃ اور سَیّئۃ دونوں ہیں۔

تحقیق لغات :- الصالحۃ : نیکی، اچھا کام۔ ج الصالحات. صلح (ک۔ن۔ف) صلاحًا وصلوحًا وصلاحیۃ : درست ہونا۔ ٹھیک ہونا۔ صلح الرجل : نیک ہونا۔ سیّئۃ : گناہ، بُرے کام۔ ج سیّئات. ساءَ (ن) سوءً وسواءۃً: بُرا ہونا۔ یسری بہا : واحد مذکر غائب مضارع : وہ پھیلاتا ہے. اسکا چرچا کرتا ہے۔ سری (ض) سُرىً وسُریۃً وسریاناً : رات میں چلنا۔ سرایت کرنا، پھیلنا۔ صفت (سارٍ ج سُراۃ) وسری بہ : رات کو سفر کرانا۔ پھیلانا۔ الکلم : بفتح کاف وکسر لام۔ اسم جنس جمعی ہے اس لئے اسکی طرف مذکر کی ضمیر لوٹتی ہے جیسے (یحرفون الکلم عن مّواضعہٖ) (والیہ یَصْعَدُ الْکَلِمُ الطَّیِّبُ)

ترجمہ :- انسان کا وجود اس کی نیکی و بدی کا ذکر ہے جن کو لیکر باتیں چلتی ہیں (یعنی انسان کی اچھائی یا برائی کا تذکرہ لوگوں کے درمیان ہوتا رہتا ہے جس سے اسکی حیثیت کا تعین ہوتا ہے۔

أَمَا سَمِعْتَ بِدَهْرٍ بَادَ أُمَّتُهُ جَاءَتْ بِأَخْبَارِهَا مِنْ بَعْدِهَا أُمَمُ

اعراب :- (أ) ہمزۂ استفہام. (ما) حرف نفی (سمعت) فعل. أنت کی ضمیر مستتر فاعل (بدھر) بارحرف جار سمعت سے متعلق دھر : مجرور موصوف (باد أمّتہ) صفت (جاءت) فعل. (بأخبارھا) با رحرف جار. جاءت کا متعلق اول. اخبار : مضاف. ھا : ضمیر مجرور مضاف الیہ۔ مرجع أمّۃٌ ہے. (من بعدھا) جار مجرور متعلق ثانی (أمم) جارت کا فاعل. جملہ محلاً منصوب سمعت کا مفعول ہے.

تحقیق لغات :- دھرٌ : زمانہ۔ لمبا زمانہ، وقت، زمانہ کی سختی۔ ایک ہزار سال، وہ زمانہ جس میں انسان زندہ ہے، مصیبت، انتہا، غایت، کہاجاتاہے : (ما ذاك بدھری) یہ میری عادت نہیں. (ما دھری بکذا) یہ میری غایت وانتہا نہیں. دھر : اصل میں عالم کو وجود میں آنے سے لیکر اس کے ختم ہونے تک کی مدت کا نام ہے، اور پھر دھر سے لمبی مدت مراد ہوتی ہے برخلاف (زمَانٌ) کے کہ وہ مدت کثیرہ اور قلیلہ دونوں کے لئے آتا ہے ج أَدْھُر و دُھور باد : واحد مذکر ماضی۔ وہ ہلاک ہوا۔ مادۂ اشتقاق (بید) باد (ض) بیدا وبیادًا وبیودا : ہلاک ہونا. أمم : مفرد ھا أمّۃ : جماعت، آدمیوں کا گروہ، وقت، مدت۔ أمۃ : باعتبار لفظ واحد اور باعتبار معنی جمع ہے. اور أمۃ : دین کے معنی میں بھی مستعمل ہے. بولتے ہیں : (فلان لا أمّۃ لہ) فلاں کا کوئی دین و مذہب نہیں.

ترجمہ :- کیا تونے گذشتہ زمانہ کی ہلاک شدہ قوم کے بارے میں نہیں سنا کہ ان کی حکایتیں بعد کی نسلوں نے بیان کیں۔

ابن عصفور

وقال أبو القاسم احمد بن عمر بن عبد الله بن عصفور

مع العلم فاسلُكْ حيثما سَلَكَ العلمُ　　وعنه فكاشِفْ كلَّ مَنْ عندہ فَهْمُ

اعراب :- (مع العلم) مضاف ومضاف الیہ ہوکر ظرف اور حال محذوف سے متعلق (فاسلك) فعل. أنت کی ضمیر مستتر فاعل ذوالحال. تقدیر عبارت : فاسلك متلبسًا مع العلم. (حيثما) برائے شرط. (سلك) فعل شرط. (العلم) فاعل حيثما کی جزار محذوف ہے جس پر ماقبل کا جملہ دلالت کر رہا ہے. یعنی حيثما سلك العلم فاسلك معه. (وعنه فكاشف) وا وحرف عطف. عنه : كاشف سے متعلق. كاشف : فعل أنت : کی ضمیر مستتر فاعل. (كل من) كلّ : مفعول مضاف مَنْ : اسم موصول مضاف الیہ (عنده فهم) صله. عنده : خبر مقدم. فهم : مبتدا ر مؤخر.

تحقیق لغات :- فاسلك : واحد مذکر امر. تو چلتا رہ. سلك (ن) سلكًا وسلوكًا الطريق : راستہ پکڑ کر چلتے رہنا. روش اختیار کرنا. برتاؤ کرنا. پرونا و المكان : داخل ہونا. العلم : مصدر : جاننا. علم، دانش، معرفت، شعور، یقین، عَلِمَ (س) عِلْمًا : جاننا. سمجھنا. یقین کرنا، عِلْم : کے معنی جب یقین کے آتے ہیں تو متعدی بدو مفعول ہوتا ہے اور جب معرفت کے معنی میں آئے تو متعدی بیک مفعول ہوگا. اور کبھی شعور کے معنی میں آتا ہے تو اس صورت میں متعدی بذریعہ بار بھی ہوتا ہے جیسے (علمتُه اور علمتُ به) كاشف : واحد مذکر امر. کاشف مكاشفة عن الامر : کھولنا، ظاہر کرنا. و عن كذا : سائل ومسئول دونوں کا ایک دوسرے کو بتانا.

ترجمہ :- علم کے ساتھ چلتا رہ جہاں کہیں علم چلے، اور سمجھ والوں سے علم حاصل کر اور انکو علم دے.

ففيه جلاءٌ للقلوب من العَمىٰ　　وعونٌ على الدِّينِ الذى أمرُهُ حَتمٌ

اعراب :- (ففيه) فاء تعلیلہ. (فيه) خبر مقدم (جلاءٌ) مبتدا ر مؤخر معطوف علیہ (للقلوب) جلاءٌ کا متعلق اول. (من العمى) متعلق ثانی. (وعون) واو حرف عطف عون : معطوف. (على) حرف جار عونٌ سے متعلق (الدين) موصوف (الذى) اسم موصول (أمره حتم) صله. موصول وصله ملکر صفت.

تحقیق لغات :- جلاء : روشنی، صفائی، وضاحت، انکشاف، انخلاء، روانگی. جلا (ن) جلاءً ظاہر ہونا، واضح ہونا. و عن بلده ومنه : اپنے شہر سے نکلنا. القلوب : مفردها قلب : بمعنی دل. اور کبھی قلب بولکر ارادہ، نیت، خیال مراد ہوتے ہیں، اور کبھی وہ اوصاف مراد ہوتے ہیں جو قلب کے ساتھ مخصوص ہیں جیسے : علم، فہم، عقل، جان، شجاعت وغیرہ. العمى : اندھاپن خواہ آنکھ کا ہو یا دل کا، جہالت، تاریکی، گمراہی. عَمِيَ (س) عَمْيًا : اندھا ہونا، جاہل ہونا و عن الشئ وعنده : ہدایت نہ پانا. وعليه : مشتبہ ہونا. عون : مددگار، مدد کرنا، خادم ج اعوان. حتم : یقین، پختگی، واجب، ثابت. الدّين : چار معنوں میں مستعمل ہے : (۱) مذہب و شریعت کے معنی میں جیسے : أَفَغَيْرَ دِينِ اللهِ يبغُون. (۲) قانون ملکی کے معنی میں جیسے : ما كان ليأخذ أخاه فى دين الملك. (۳) اطاعت کے معنی میں جیسے وله مافى السموات والارض وله الدين واصبًا. (۴) جزا کے معنی میں جیسے : إنّما توعَدُون لصادق و إن الدين لواقع.

ترجمہ :- اسلئے کہ اسمیں دلوں کی تاریکی کے لئے روشنی ہے، اور اس دین پر مدد ہے جس کا امر واجب ہے۔

فَإِنِّي رأيتُ الجَهْلَ يُزْرِي بأهلِهِ وَذُو العلمِ في الأقوامِ يرفعه العلم

اعراب :- (فإني) فا، تفصیلیہ، إنّ: حرف تاکید، یا، ضمیر متکلم اسم. (رأیت) فعل أنا، کی ضمیر مستتر فاعل. (الجهل) مفعول بہ ذوالحال (یزری) فعل: ھو کی ضمیر مستتر فاعل (بأهله) جار مجرور یزری سے متعلق. جملہ حال ہے (وذوالعلم) واو استینافیہ. ذوالعلم: مضاف ومضاف الیہ ہو کر مبتدا، (فی الأقوام) یرفع سے متعلق (یرفعه) یرفع: فعل. ھا، ضمیر منصوب مفعول. (العلم) فاعل جملہ خبر۔

تحقیق لغات :- رأیت : واحد متکلم ماضی. میں نے دیکھا. رؤیۃً اور رأیٌ سے مشتق ہے نفس کے مختلف قوی کے اعتبار سے رؤیۃٌ کی مختلف قسمیں ہیں. اول آنکھ سے دیکھنا (۲) بذریعہ وہم وتخیل دیکھنا (۳) بذریعہ تفکر دیکھنا (۴) بذریعہ عقل دیکھنا اور رؤیۃٌ کبھی علم کے معنی میں آتا ہے، اس وقت اس کا تعدیہ دو مفعولوں کی طرف ہوتا ہے جیسے (ویری الذین أوتوا العلم) اور جانتے ہیں وہ لوگ جن کو علم دیا گیا ہے. یزری : واحد مذکر غائب مضارع وہ عیب لگاتا ہے، ذلیل کرتا ہے. أزری به وأزراه وإزراءً: عیب لگانا، ذلیل کرنا بدگوئی کرنا، حق کم کرنا یرفع : واحد مذکر غائب مضارع. وہ اُٹھاتا ہے، بلند کرتا ہے. رفع (ف) رفعًا ـــ الشیءَ: اٹھانا. و ـــ الکلمةَ: کلمہ پر رفع کی علامت لگانا. رفعه إلی الحاکم فیصلہ کیلئے حاکم کے پاس جانا

ترجمہ :- میں نے دیکھا کہ جہالت آدمی کو حقیر وذلیل کر دیتی ہے، اور علم صاحب علم کو قوموں میں بلند کر دیتا ہے.

يُعَدُّ كَبِيرَ القومِ وَهُوَ صغيرُهم وينفذ منه فيهمُ القولُ والحكمُ

اعراب :- (یعد) فعل. ھو کی ضمیر مستتر نائب فاعل. مرجع ذوالعلم ہے (کبیر القوم) مفعول ثانی ذوالحال (وھو صغیرھم) حال. واو حالیہ. ھو: مبتدا، صغیرھم: خبر. (وینفذ) واو استینافیہ ینفذ: فعل. (منه) متعلق اول (فیهم) متعلق ثانی. (القول) معطوف علیہ (والحکم) معطوف. معطوف معطوف علیہ ملکر ینفذ کا فاعل

تحقیق لغات :- یعد : واحد مذکر غائب مضارع مجہول. وہ شمار کیا جاتا ہے، سمجھا جاتا ہے. عدّ (ن) عدًّا وتعدادًا ـــ الشیءَ: شمار کرنا. گننا، گمان کرنا، شمار میں لانا. کہا جاتا ہے عددتُ خالدًا صادقًا: میں نے خالد کو سچا سمجھا. کبیر: صیغۂ صفت از کرم. بلند مرتبہ، بڑا، بڑے جسم کا. کبیر العدد: بھاری تعداد میں. کبیر المقام: بڑی پوزیشن والا. ج کبار وکُبَراء کبُر (ک) کبرا وکبارۃً فی القدر: مرتبہ میں بڑا ہونا. صغیر: صیغۂ صفت از کرم: چھوٹا، ذلیل، کم حیثیت صغیر النفس: تنگ ظرف، چھوٹی طبیعت کا ج صغار صغر (ک) صغرا وصغارۃ وصغرانًا: ذلیل وخوار ہونا. ینفذ: واحد مذکر غائب مضارع. نافذ ہوتا ہے، جاری ہوتا ہے. نفذ (ن) نفوذًا ونفاذًا ـــ الأمرُ أو القول: حکم یا قول کا پورا ہونا. نفذ الکتاب إلی فلان: خط کا پہونچنا. نافذ الکلمة: با اقتدار آدمی القول: حکم، وعدہ، بات، رائے، نظریہ. الحکم: فرمان، فیصلہ، زور، پختگی، سلطنت.

ترجمہ :- وہ قوم کا بلند مرتبہ انسان سمجھا جاتا ہے حالانکہ وہ کم عمر ہے اور قوم میں اسکی بات اور حکم کا نفاذ ہوتا ہے

وقال الحکم ابن قنبر

العِلْمُ زَیْنٌ وتَشْرِیفٌ لصاحبہٖ فاطْلُبْ هُدِیتَ فنونَ العلم والأَدَبا

اعراب :۔ (العلم زین) معطوف علیہ. العلم : مبتدا، زین : خبر (وتشریف) معطوف (لصاحبہ) تشریف سے متعلق (فاطلب) فعل : أنت کی ضمیر مستتر فاعل (هدیت) فعل : أنت کی ضمیر مستتر نائب فاعل۔ جملہ دعائیہ ہے (فنون العلم) اُطْلُبْ کا مفعول بہ معطوف علیہ (والادبا) معطوف۔

تحقیق لغات :۔ زَین : آرائش، زیب، خوبصورتی، زینت۔ تشریف : تعظیم کرنا، عزت کرنا، بزرگی دینا. ھدیت : صیغہ واحد حاضر ماضی مجہول۔ تجھے ہدایت دی جائے، تجھے رہنمائی حاصل ہو. فنون : مفرد ھا فنٌ بمعنی قسم۔ آرٹ، علمی علم، کرتب ڈھنگ، طریقہ، معز پیشہ. الأَدَباء : ادب، علم، تمیز، سلیقہ، شائستگی، قاعدہ حسن عمل. الف : اشباع کا ہے

معنی :۔ العلم یزین العالم ویشرفه فیجب علیك أن تطلب العلم والأدب وأدعوالله أن هداك إليه.

ترجمہ :۔ صاحب علم کے لئے علم باعث زینت وشرف ہے (خدا تجھے ہدایت دے) تم تمام علوم وفنون کو حاصل کرو۔

لاخیرَ فیمن له اصلٌ بلا أَدبٍ حتی یکون علیٰ ما نابهٗ حدبًا

اعراب :۔ (لا) نفی جنس (خیر) اس کا اسم (فیمن) فی حرف جار متعلق لا نفی جنس کی خبر محذوف سے تقدیر عبارت : لاخیر حاصلٌ فیمن لهٗ اصلٌ بلا أدب۔ من : موصولہ (له اصل بلا ادب) صلہ۔ له : خبر مقدم۔ اصل : موصوف۔ بلا ادب : صفت۔ (حتی یکون) حتی : ابتدائیہ یکون : فعل ناقص۔ ھو کی ضمیر مستتر اسم (علی ما نابه) علیٰ : حرف جار متعلق آنیوالے حدبًا سے (ما) موصولہ۔ (ناب) صلہ (ھاء) ضمیر منصوب کا مرجع مَنَ ہے (حدبًا) خبر۔

تحقیق لغات :۔ اَصل : حسب، جڑ، مصدر، منبع۔ مافعلتُه أصلاً : میں نے اس کام کو قطعاً نہیں کیا ج اصول ناب : واحد مذکر غائب ماضی۔ اترا، نازل ہوا، پیش آیا۔ ناب (ن) نوبًا ونوبة ـــ فلانا أمر۔ معاملہ پیش آنا، نازل ہونا ۔ حدبا : کبڑاپن، اُبھرا ہوا، کوزپشت۔ حَدِبَ (س) حدبًا۔ کبڑا ہونا، ٹیڑھا ہونا، جھکا ہوا ہونا۔

معنیٰ :۔ لا یوجد الخیر فیمن له شرف بدون ادب حتی یتعطف علی ما نابه من المصائب.

ترجمہ :۔ جس شخص کو بلا علم وادب خاندانی عزت حاصل ہے اسمیں کوئی بھلائی نہیں یہاں تک کہ جھک جائے اس چیز پر جو اسکو پیش آئے (بے ادب آدمی میں نیکی نہیں پائی جاتی گو وہ زمانہ کے حوادثات ومصائب کا سامنا کرکے تجربہ کار ہو جائے)

كَمْ من حسيبٍ أخي عَيٍّ وطِمْطِمةٍ فَدْمٍ لدى القول معروفٍ إذا نُسِبا

اعراب :۔ (كم) خبریہ ممیز، مبتدار (من حسيب) تمیز. من: حرف جار. حسيب: مجرور موصوف (أخي عي) صفت اول (وطمطمة) صفت ثانی (فدم) صفت ثالث (لدى القول) مضاف و مضاف الیہ ہو کر ظرف اور فدمٌ سے متعلق (معروف إذا نسبا) صفت رابع.

تحقیق لغات :۔ حسيب : خاندانی شرافت رکھنے والا، محاسبہ کرنیوالا ج حُسباء. کہا جاتا ہے (كفى بالله حسيبا) محاسبہ کیلئے اللہ کافی ہے. حَسُبَ (ک) حسابةً: شریف الاصل ہونا. عيٌّ: بفتح عین، صیغہ صفت. وہ شخص جو بولنے سے عاجز ہو. عَيِيَ (س) عيًّا وعَياءً۔ بأمره أو عن أمره : کام سے عاجز ہونا، درست نہ کرسکنا. و۔ فی المنطق : کلام کرتے کرتے ایک دم رک جانا. أخو عَيٍّ : بات کرنے سے عاجز رہ جانے والا. طِمطِمة : بکسر طائین. زبان کی لکنت، ہکلاہٹ. فدم: بفتح فار وسکون دال، صیغہ صفت. جو کلام میں عاجز ہو، بے وقوف، کم سمجھ ج فدام. مؤنث فدْمة ازکرم. فدم فدامةً : بیوقوف ہونا، تتلا ہونا. لدى : ظرف مکان غیر متمکن. پاس، طرف، ضمیر کی طرف اضافت کے وقت لدى کی وہی حالت ہوتی ہے جو علیٰ حرف جار کی ہوتی ہے جیسے (لدينا، علينا، لديه، عليه، لديك، عليك، لدىّ، علىّ. نسبا: واحد مذکر ماضی مجہول، الف اشباع کا ہے : نسب بیان کیا گیا، منسوب کیا گیا. نسب (ن۔ض) نسبًا ونسبةً۔ الرجل : نسب بیان کرنا، نسب دریافت کرنا.

ترجمہ :۔ کتنے نسبی شرافت والے جنکی زبان میں لکنت ہے اور وہ بولنے میں ہکلاتے ہیں، جب ان کا نسب بیان کیا جائے تو وہ مشہور ہیں۔

فی بیتِ مَكْرُمَةٍ آباؤُهُ نُجُبٌ كانوا الرُّؤُس فأضحى بعدَهم ذَنَبًا

اعراب :۔ (فی بيت مكرمة) صفت خامس، جار مجرور متولدٌ محذوف سے متعلق ہے (آباءه نجبٌ) صفت سادس. جملہ كانوا الرؤس نُجُبٌ سے بدل ہے. كم ممیزہ اپنی تمیز سے ملکر مبتدار. اور (فأضحى بعدهم ذنبا) خبر. أضحى : فعل ناقص. هو کی ضمیر مستتر اسم مرجع حسيب ہے. بعد : مضاف. هم : مضاف الیہ مرجع آباء ہے ذنبا : خبر

تحقیق لغات :۔ مكرمة : بفتح میمین وضم رار : نیک کام، بزرگی، عزت، بخشش، احسان ج مکارم. بيت مكرمة : شریف گھرانہ، ازکرُم. كرم كرامةً : معزز و شریف ہونا، فیاض ہونا. نجب : بضم نون وجیم، مفرد ها نجيبٌ، مؤنث نجيبة ج نجائب : شریف، بزرگ، شریف خاندان کا جس کی نسبت میں کوئی عیب نہ ہو، مرد اصیل، عمدہ اونٹ. ازکرُم. نجب نجابةً : نیک خصلت ہونا، شریف الاصل ہونا. الرؤس : مفرد ها رأسٌ : سر، قوم کا سردار، کسی چیز کی ابتدار، کسی چیز کا سب سے بلند تر حصہ، اصل. ذنب : بفتح ذال ونون. دُم، پونچھ، مجازاً کم حیثیت، ذلیل ج أذناب. أذناب الناس : دم چھلے، گھٹیا اور نیچے طبقہ کے لوگ.

معنیٰ :۔ متولد فی بيت كريم، وآباؤه كانوا شرفاء وسادة القوم ولكنه صار وضيعًا ذليلًا بعدهم

ترجمہ :۔ شریف گھرانہ میں (پیدا ہوئے) ان کے باپ دادا کے نسب میں کوئی عیب نہیں تھا، وہ قوم کے سردار تھے لیکن ان کے بعد یہ لوگ ذلیل اور کم حیثیت ہوگئے۔

(۱) وخاملٍ مُقرِفِ الآباءِ ذی أدبٍ نالَ المعالی به والمالَ وَالحَسَبَا

(۲) أمسیٰ عزیزاً عظیم الشأن مشتهراً فی خدِّهٖ صعرٌ قد ظلّ مُحتجبا

اعراب (۱) :- (وخامل) واو حرف عطف. خامل: موصوف، تمیز، کم ممیز محذوف کی یعنی (کم من خامل) (مقرف الآباء) صفت اول (ذی أدب) صفت ثانی (نال المعالی به الخ) پورا جملہ، صفت ثالث. موصوف اپنی تینوں صفات سے ملکر تمیز. ممیز و تمیز ملکر مبتدا.

تحقیق لغات :- خامل: گمنام، بے قدر، بے وزن، بے دلیو. ج خَمَلٌ. مقرف: قابل نفرت حقیر، کمینہ، مقرف الآباء: جس کے خاندان میں عیب ہو، باپ کی طرف سے خالص حریت نہ ہو. الحسب: ذاتی بزرگی، شرف نسبی، اندازہ، تعداد، مقدار، شرافت بالفعل.

ترجمہ :- بہت سے بے حیثیت، کم اصل باپ دادا والے، صاحب علم وادب، جو اپنے علم کی بدولت بلندیاں، مال اور شرافت حاصل کئے

اعراب (۲) :- یہ پورا شعر خبر ہے.

تحقیق لغات :- عزیزا: معزز، پیارا، دلپسند، غالب، بزرگ ج أعزاء. الشأن: شوکت، عظمت، کام، حال، عظیم الشأن: بڑی شان وشوکت والا. خد: چہرہ، رخسار، گال ج خدود. صعر: ٹیڑھ، کجی صعر (س) صعراً وجهه: منہ کا ٹیڑھا ہونا. (فی خده صعر) سے کنایۃً تکبر مراد ہے. اور یہاں پر فی برائے علت وسبب ہے جیسے حدیث میں وارد ہے (عُذِّبت المرأة فی هرة) ایک بلی کی وجہ سے عورت کو عذاب دیا گیا محتجبا: اسم مفعول بمعنی پردہ نشین.

ترجمہ :- وہ معزز بڑی شان وشوکت والے اور مشہور ہو گئے اور کبر وغرور کیوجہ سے پردے میں رہنے لگے.

وصاحِبُ العِلْمِ مَعْرُوفٌ به أبَدًا نِعْمَ الخَلیطُ إذا ما صاحبٌ صَحِبَا

اعراب :- (صاحب العلم) مبتدا، معروفٌ خبر (به) معروف سے متعلق (أبدا) ظرف معروف سے متعلق (نعم) فعل مدح (الخلیط) فاعل. جملہ خبر مقدم مخصوص بالمدح جو محذوف ہے یعنی العلم مبتدا مؤخر ہے. تقدیر عبارت یہ ہے: نعم الخلیط العلم. (إذا ما صاحب صحبا) إذا شرطیہ. ما: زائد (صاحب) فاعل فعل محذوف کا جسکی تفسیر بعد والا فعل کر رہا ہے. یعنی: إذا صحب صاحبٌ. فعل وفاعل ملکر فعل شرط. اسکی جزا محذوف ہے جس پر نعم الخلیط دلالت کر رہا ہے.

تحقیق لغات :- معروف: مشہور، پہچانا ہوا، احسان، بھلائی، نیکی، خدا کی اطاعت، بھلی بات أبداً: ہمیشہ، مستقبل غیر محدود برائے ظرف زمان، مستقبل میں نفی واثبات کی تاکید کے لئے آتا ہے جیسے (لا افعله أبدا) میں کبھی نہیں کروں گا. (أفعله أبدا) میں اسکو کرتا رہوں گا. نِعْمَ: کلمہ مدح ہے، جس طرح بئس فعل ذم ہے. اسی طرح نعم فعل مدح ہے، لیکن نعم واحد مذکر ماضی اور نِعْمَتْ واحد مؤنث ماضی کے علاوہ اس سے ماضی ومضارع کا اور کوئی صیغہ مستعمل نہیں ہے. نِعم کا ماخذ اشتقاق نعمۃٌ ہے جیسے (نَعْمُ عینٍ ونُعْمَةُ عینٍ ونُعْمَیٰ عینٍ) سب کا ماخذ نِعْمَةٌ ہے یا ماخذ أنْعُمُ منه ہے جس کا معنی ہے: بہت نرم، بہت سہل. الخلیط: دوست، ساتھی، شریک، ساجھی، شوہر، پڑوسی. ج خُلُط وخُلَطاء.

ترجمہ :- اور صاحب علم ہمیشہ مشہور ہوتا ہے، علم بہترین دوست ہے جبکہ کوئی اسکی صحبت اختیار کرے.

قد یَجْمَعُ المالَ شخصٌ ثم یُحْرَمُهُ عمّا قلیلٍ فیَلْقَی الذُّلَّ والحَرَبَا

اعراب :- ظاہر ہے۔

تحقیق لغات :- یجمع : واحد مذکر غائب مضارع : وہ جمع کرتا ہے، فراہم کرتا ہے۔ جمع (ف) جمعًا ــ المتفرّق : جمع کرنا، اکٹھا کرنا، شیرازہ بندی کرنا، ایک کرنا، ملانا و ــ الأرقام : حساب لگانا، جوڑنا۔ و ــ الکتاب : تالیف کرنا۔ و ــ الجمعیّة : میٹنگ بلانا۔ یُحْرَمُ : واحد مذکر غائب مضارع مجہول محروم کر دیا جاتا ہے۔ حرم (ض) حرمًا وحرمانًا ــ الشئَ : محروم کرنا، محروم رکھنا۔ عمّا قلیلٍ : یعنی : عن قلیل : جلد ہی۔ ما زائدہ ہے۔ حرف جر کے بعد ما زائدہ کا استعمال عام ہے جیسے (فبما رحمةٍ من اللہ لنتَ لھم) اور (عمّا قلیلٍ لیُصبحُنَّ نادمین)۔ یَلْقَی : واحد مذکر غائب مضارع : ملتا ہے، استقبال کرتا ہے۔ لقیَ (س) لقاءً ولُقیانًا ولِقیانًا ــ فلانًا : استقبال کرنا، دیکھنا، سابقہ پڑنا، دوچار ہونا۔ الذّل : (مص) تواضع، ذلت، عاجزی۔ دوسرے کے دباؤ کی بنا پر جو ذلت ہو اس کو ذُلٌّ کہتے ہیں۔ اور بغیر کسی کے دباؤ کے اپنی سرکشی کے بعد جو ذلت حاصل ہو وہ ذِلٌّ کہلاتی ہے۔ الحَرَب : بفتح را، ہلاکت، تباہی، خرابی۔

معنیٰ :- العلم والمال لا یحلّان منزلةً لأن المالَ زوالُه سریع، وصاحبُه یفقده عن قریب، ثم یقاسی الذّل والھوان۔

ترجمہ :- آدمی مال جمع کرتا ہے، پھر اس سے جلد ہی محروم ہو جاتا ہے، اسکے بعد ذلت و رسوائی کا سامنا کرنا پڑتا ہے (لہٰذا طلب علم میں اپنے قیمتی اوقات کو لگانا ہی دانشمندی ہے کہ اس سے بڑی دولت اور کچھ نہیں : ومَن یُوتَ الحکمةَ فقد أُوتی خیرًا کثیرًا)

(۱) وجامعُ العِلمِ مَغبوطٌ بهٖ أبَدًا ولا یُحاذَرُ منه الفوتَ والسلبا
(۲) یاجامعَ العِلمِ نِعْمَ الذخرُ تجمَعُهُ لا تَعْدِلَنّ به دُرًّا ولا ذھبًا

تحقیق لغات :- (۱) اس شعر کا اعراب ظاہر ہے۔ مغبوط : اسم مفعول۔ جس پر رشک کیا جائے۔ غبطهٗ (ض) غبطا وغبطةً : کسی چیز کا نظروں میں چڑھ جانا، دوسرے کی نعمت دیکھکر اپنے لئے بھی اس کی تمنا کرنا مگر دوسرے کے لئے زوال کی خواہش نہ کرنا۔ یُحاذر واحد مذکر غائب مضارع مجہول : ڈرا جاتا ہے، احتیاط کی جاتی ہے۔ از محاذرة۔ الفوت : اسم فعل۔ آگے بڑھ جانا گرفت سے باہر ہونا، رسائی سے نکل جانا۔ ھو فوتُ رُمحِه : وہ اسکے نیزے کی رسائی سے آگے ہے۔ ھو فوتُ یدِہ : وہ ہاتھ کی پہونچ سے باہر ہے۔ السلب : چھیننا۔ ترجمہ :- اور صاحب علم پر ہمیشہ رشک کیا جاتا ہے (اور علم ایسی نعمت ہے) جس کے فوت ہونے اور چھننے کا اندیشہ نہیں کیا جاتا۔

اعراب (۲) :- (یاجامع العلم) ندا اور منادی۔ (نعم) فعل مدح (الذخر) فاعل فعل و فاعل خبر مقدم۔ (تجمعه) صلہ ہے موصول محذوف کا۔ تقدیر عبارت: نعم الذخر العلم الذی تجمعه۔ العلم : مخصوص بالمدح ہے۔ الذی اسم موصول تجمعه صلہ۔ جملہ مبتدا مؤخر۔ (لا تعدلنّ) فعل با فاعل۔ (به) فعل سے متعلق۔ (دُرًّا ولا ذھبًا) مفعول۔

تحقیق لغات :- لا تعدلنّ : واحد مذکر بحث نہی مستقبل معروف : تم ہرگز برابر نہ کرو۔

ترجمہ :- اے علم جمع کرنے والے تو بہترین ذخیرہ جمع کر رہا ہے۔ تو زر و گوہر کو ہرگز علم کے برابر نہ کرنا۔

وقال آخر

(۱) لوکان ھٰذا العلم یُدرَكُ بالمُنیٰ ماکان یبقیٰ فی البریّة جاھل

(۲) فاجھد ولا تکسل ولاتك غافلًا فنَدامةُ العقبیٰ لمن یتکاسل

اعراب(۱) :- (لو) حرف شرط. (کان) فعل ناقص (ھذا العلم) اسم (یُدرَكُ بالمنیٰ) خبر. یُدرك : فعل. ھو کی ضمیر مستتر نائب فاعل. بالمُنیٰ : فعل سے متعلق. جملہ شرط ہے. (ما) نافیہ. (کان یبقیٰ) فعل. (فی البریة) فعل سے متعلق (جاھل) فاعل. جملہ جواب شرط.

تحقیق لغات :- یُدرَكُ : واحد مذکر غائب مضارع مجہول از إدراك : پایا جاتا ہے، حاصل کیا جاتا ہے ادرك إدراكًا ـــ الشیٔ : پانا و ـــ الثمر : پکنا و ـــ الغلام : بالغ ہونا.

المنیٰ : مفردھا : مُنیة : آرزو، تمنا، مقصد، مادہ اشتقاق (م، ن، ی) ہے.

البریة :- مخلوق، خلق خدا، دنیا ج برایا

ترجمہ :- اگر علم کی دولت محض تمناؤں سے حاصل ہو جاتی تو دنیا میں کوئی جاہل نہ رہتا.

اعراب (۲) ظاہر ہے. تحقیق لغات :- إجھد : واحد مذکر امر : تو خوب جد جہد کر، جھد (ف) جھدًا ـــ فی الأمر : خوب کوشش کرنا. لاتکسل : واحد مذکر حاضر بحث نہی : تو سستی نہ کر. کسلمندی سے کام نہ لے. کسِل (کسلًا : سستی کرنا، صفت (کسِلٌ وکسْلانٌ ج کَسَالیٰ وکُسَالیٰ) ندامة : شرمندگی، پشیمانی نَدَم (ن) ندمًا وندامةً علی ما فعل : شرمندہ ہونا، پشیمان ہونا. العقبیٰ : آخرت، انجام. ترجمہ :- خوب جد و جہد کر نہ کسلمندی سے کام لے نہ غافل رہ کیونکہ انجام کی پشیمانی اس شخص کے لئے ہے جو سست کار ہو.

(۱) تعلّم فلیس المرء یولد عالمًا ولیس أخو علم کمن ھو جاھل

(۲) وإن کبیر القوم لاعلم عندہ صغیر إذا التفّت علیه المحافل

اعراب(۱) :- (تعلّم) فعل. أنت کی ضمیر مستتر فاعل (فلیس المرء) فا تعلیلیہ. المرء : لیس کا اِسم (یولد عالما) خبر. (کمن ھو جاھل) کاف حرف جار. مَن : موصولہ مجرور. جار مجرور لیس کی خبر محذوف کائنًا سے متعلق. ھو جاھل : صلہ.

تحقیق لغات :- تعلّم : واحد مذکر امر : تو سیکھ، علم حاصل کر. تعلّم تعلّمًا : سیکھنا. و ـــ الأمر : مضبوط کرنا، اسمیں مطاوعت اور فعل کی قبولیت کا معنیٰ پایا جاتا ہے جیسے (عَلّمتُه فتعلّمَ) میں نے اسکو سکھایا تو سیکھ گیا. یولد : واحد مذکر مضارع مجہول : ز ضرب : پیدا ہوتا ہے.

ترجمہ :- تو علم حاصل کر کیونکہ کوئی انسان (ماں کے پیٹ سے) علم نہیں پیدا ہوتا، اور علم والا مثل جاہل کے نہیں ہوتا.

اعراب(۲) :- (کبیر القوم) موصوف (لاعلم عندہ) صفت. موصوف وصفت إنّ کا اسم (صغیر) خبر. (إذا شرطیہ. (التفت) فعل (علیه) فعل سے متعلق (المحافل) فاعل جملہ فعل شرط. اس کی جزا پر مصرعہ اولی دلالت کر رہا ہے.

تحقیق لغات :- إلتفت : واحد مؤنث غائب ماضی. وہ لپٹی، وہ جمع ہوئی. إلتفّ إلتفافًا ـــ فی ثوبه : کپڑے میں لپٹنا. و ـــ علیه القوم : قوم کا کسی کے پاس جمع ہونا.

ترجمہ :- اور قوم کا بڑا آدمی جس کے پاس علم نہیں ہے جب اسکے پاس مجلسوں کا انعقاد ہوتا ہے تو وہ ایک معمولی انسان ہوتا ہے (کیونکہ بلا علم انسان کو قدر ومنزلت حاصل نہیں ہوتی)

وممایُنسب الی الشافعیؒ

(۱) علمی معی حیثما یَمّمتُ ینفعُنی　　قلبی وعاء له لا بطن صندوقِ

(۲) إن کنتُ فی البیت کان العلم فیه معی　　أو کُنتُ فی السوق کان العلم فی السوقِ

اعراب (۱) (علمی) مبتدا (معی) ظرف. کائن خبر محذوف سے متعلق۔ یعنی: علمی کائن معی (حیثما) ظرف مکان برائے شرط۔ (یمّمتُ) فعل. أنا کی ضمیر مستتر فاعل. جملہ فعل شرط (ینفعنی) فعل جزا. (قلبی) مبتدا. (وعاء) موصوف (له) صفت یعنی: وعاءٌ کائنٌ له. موصوف وصفت ملکر معطوف علیہ (لا بطن صندوق) اَ[illegible] عاطفہ. بطن صندوق: معطوف. معطوف ومعطوف علیہ ملکر خبر۔

تحقیق لغات:۔ حیثما: جہاں کہیں. یمّمتُ: واحد متکلم ماضی. میں نے قصد کیا، ارادہ کیا. یَمّمهٗ تیمیمًا: ارادہ کرنا، قصد کرنا. یَمَّمَ المریضَ للصلوٰة: مریض کو نماز کے لئے تیمم کرانا. ینفع: واحد مذکر مضارع از فتح: نفع دیتا ہے فائدہ پہونچاتا ہے. وعاء: برتن، ظرف. ج أوعیة. بطن: پیٹ، ہر چیز کے اندر کا حصہ. قبیلہ کی شاخ ج بطون۔

ترجمہ (۱):۔ میں جہاں بھی رہوں میرا علم میرے ساتھ ساتھ ہوتا ہے اور مجھکو نفع دیتا ہے علم کا ظرف میرا سینہ ہے نہ کہ صندوق.

ترجمہ (۲) اگر گھر میں ہوتا ہوں تو علم میرے ساتھ گھر میں ہوتا ہے، اور اگر بازار میں ہوتا ہوں تو بازار میں ہوتا ہے (واقعی ایک عالم کی شان یہی ہونی چاہئے)

وممایُنسب إلیٰ علی بن أبی طالب رضی اللہ عنہ

لیس الجمالُ بأثوابٍ تُزَیِّنُنَا　　إنّ الجمالَ جمالُ العلمِ والأدبِ

اعراب:۔ (الجمال) لیس کا اسم (بأثواب) با حرف جار، متعلق لیس کی خبر محذوف کائنًا سے. یعنی لیس الجمال کائنًا باثواب. أثواب: موصوف. جملہ (تزیّننا) صفت. موصوف وصفت ملکر مجرور. دوسرے مصرعہ کا اعراب ظاہر ہے۔

تحقیق لغات:۔ الجمال: خوبصورتی، رونق، حسن کثیر، یعنی بہت خوبی کو جمال کہتے ہیں. اسکی دو قسمیں ہیں (۱) وہ خوبی جو انسان کی ذات یا اس کے بدن یا اس کے فعل سے مخصوص ہو (۲) وہ خوبی جو اس سے دوسروں کو پہونچے، چنانچہ حدیث شریف میں وارد ہے (إنّ اللہَ جَمِیلٌ ویُحِبُّ الجَمالَ) بیشک اللہ خوبیوں والا ہے اور خوبی کو دوست رکھتا ہے. تزیّن: واحد مؤنث غائب مضارع. زینت دیتی ہے، سنوارتی ہے، اچھا بناکر دکھاتی ہے. زینت: تین طرح کی ہوتی ہے (۱) زینت نفسی. جیسے علم اور اچھے عقائد (۲) زینت بدنی جیسے: صحت مند اور طاقتور ہونا (۳) زینت خارجی. جیسے جاہ ومال. قرآن میں ہے (فخرج علیٰ قومه فی زینته) یہاں زینت سے مراد ظاہری شان وشوکت، مال ومنال اور جاہ واثاثہ ہیں.

ترجمہ:۔ زینت بخشنے والے کپڑوں سے خوبصورتی حاصل نہیں ہوتی، خوبصورتی تو علم وادب کی خوبصورتی ہے (صاحب علم کسی بھی لباس میں ہو خوبصورت لگتا ہے)

اذا زان إنسانٌ منَ العلمِ نفسه　　فکلُّ رداءٍ یرتدیه جمیلُ

لَيْسَ اليتيمُ الَّذِیْ قدماتَ وَالدُہٗ　إنَّ اليتيمَ يتيمُ العِلْمِ وَالحَسَبِ

اعراب:- ليس فعل ناقص (اليتيم) موصوف اسم (الذی) موصول (قدمات والدُہٗ) صلہ، موصول صلہ ملکر صفت (إنّ) حرف تاکید۔ (اليتيم) اسم (يتيم العلم والحسب) إنّ کی خبر۔ پورا جملہ لیس کی خبر ہے۔

تحقیق لغات:- اليتيم: وہ نابالغ بچہ جو باب کے سایہ سے محروم ہوگیا ہو، بے نظیر و بے مثل چیز، دُرِّ یتیم: یکتائے روزگار۔ ج یتامیٰ وأیتامٌ۔ یتَمَ (ض) یُتْمًا۔ الصبیُّ یتیم ہونا۔ قد مات: واحد مذکر ماضی قریب: مرگیا۔ مات (ن) موتًا: مرنا، آرام کرنا، سونا، موت مختلف معنوں میں مستعمل ہے۔ (۱) زمین کی سرسبزی و شادابی ختم ہوجائے تو زمین کی موت ہے۔ (یحیي الأرض بعد موتها) (۲) قوت نمو کے ساتھ حس و شعور بھی ختم ہوجائے یہ موت حیوانی ہے یا حس ختم ہوجائے اور قوت نامیہ باقی رہے جیسے خواب کی حالت۔ (۳) موت انسانی: علم و ادراک باطل ہوجائے یا رشد و ہدایت کی روشنی چھن جائے تو یہ انسانیت کی موت ہے۔ اسی لئے قرآن نے کافر کو میت سے تعبیر کیا ہے (إنّك لا تسمع الموتیٰ) میں مردہ روح کافر ہی کی مراد ہے۔ برخلاف اس کے شہداء کو زندہ کہا گیا (وَلَا تَحْسَبَنَّ الَّذِيْنَ قُتِلُوْا فِیْ سَبِيْلِ اللّٰهِ أَمْوَاتًا بَلْ أَحْيَاءٌ) کیونکہ انھیں رشد و ہدایت کی روشنی حاصل ہے۔

ترجمہ:- جس کا باپ مرگیا وہ یتیم نہیں ہے دراصل یتیم وہ ہے جو علم و حسب سے محروم ہے۔

(ولہ)

رَضِيْنَا قسمةَ الجبارِ فينا　لَنَا علمٌ وللجُهَّالِ مالٌ
فإنَّ المالَ يَفْنیٰ عَنْ قريبٍ　وإنَّ العلمَ باقٍ لا يَزَالُ

(۱) اعراب:- (رضينا) فعل با فاعل (قسمة الجبار) قسمة: مصدر اپنے فاعل کیطرف مضاف مفعول بہ الجبار: مضاف الیہ (فینا) قسمة سے متعلق (لنا) خبر مقدم (علم) مبتدا مؤخر۔ (وللجهال مال) واضح ہے۔

تحقیق لغات:- رضينا: جمع متکلم ماضی۔ ہم خوش ہیں، راضی ہیں، ہمیں پسند ہے۔ رضِيَ (س) رُضًی و رِضًی و رضوانا ــ عنه وعليه: راضی ہونا، خوش ہونا۔ رَضِيَ الشئَ و رضي به وفيه: پسند کرنا، قناعت کرنا۔ بندے کا اللہ سے راضی ہونا یہ ہے کہ جو کچھ اسپر قضاء الٰہی جاری ہو وہ اسے مکروہ نہ سمجھے۔ اور اللہ کے اپنے بندے سے راضی ہونے کا مطلب یہ ہے کہ اسکو اپنے حکم کا فرمانبردار اور اپنی نہی سے پرہیزگار دیکھے۔ قسمة: إقتسامٌ کا اسم ہے۔ تقسیم، حصہ، بھاگ، نصیبہ، بانٹ۔ إقتسم القومُ المالَ: سب نے اپنا حصہ لے لیا۔ الجبار: صیغہ مبالغہ۔ زبردست گردن کش، مغرور، قاہر، جبر کرنے والا، ٹوٹے کو جوڑنے والا۔ خدائے تعالیٰ کے اسماء حسنیٰ میں سے ہے۔ الجُهّال: مفرد ھا جاھل۔ نادان، بے خبر۔ تحقیق لغات (۲) يفنی: واحد مذکر غائب مضارع: فنا ہوتا ہے، معدوم ہوتا ہے فنی (س ض) فناءً: معدوم ہونا۔ ہلاکت اور فنا میں معمولی سا فرق ہے۔ جب کسی چیز کی ہیئت ترکیبی ختم ہوجائے اور اجزاء باقی ہوں تو وہ ہلاکت ہے اور اجزاء بھی معدوم ہوجائیں تو وہ فنا ہے۔

ترجمہ (۱) و (۲) خدا نے جو حصہ ہم کو دیا ہے ہم اسپر راضی ہیں (اس لئے کہ) ہمارے حصہ میں علم ہے اور جاہلوں کی قسمت میں مال۔ کیونکہ مال جلد ہی فنا ہوجائے گا اور علم کی دولت باقی رہیگی۔

وقال سابق البربری

العلم یحی قلوب المیتین کما تحیی البلاد إذا ما مسها المطر

اعراب :- (العلم) مبتدار (یحیی) فعل. ھو کی ضمیر مستتر فاعل. مرجع العلم ہے (قلوب المیتین) مفعول بہ (کما) کاف مثلیہ مضاف. ما: مصدریہ (تحیی البلاد) تحیی: فعل. البلاد: فاعل. جملہ تاویل میں مصدر کے ہوکر مضاف الیہ مضاف ومضاف الیہ صفت ہے مصدر محذوف کی. تقدیر عبارت: یحیی قلوب المیتین إحیاءً مثل حیوة البلاد. (إذا) ظرفیہ. ما: مصدریہ. (مس) فعل. ھا: ضمیر مفعول بہ. مرجع البلاد ہے: (المطر) فاعل. فعل و فاعل اور مفعول تاویل میں مصدر کے ہوکر مضاف الیہ یعنی عند مسّ المطر إیّاھا.

تحقیق لغات :- یحیی : واحد مذکر غائب مضارع. زندہ کرتا ہے، زندگی بخشتا ہے، سرسبز وشاداب بناتا ہے، أحییٰ إحیاءً: زندہ کرنا. و۔ النارَ: سلگانا. و۔ الأرضَ: سرسبز وشاداب بنانا. حیوۃ : مختلف معنوں میں مستعمل ہے. (۱) قوت نامیہ جو نبات وحیوان میں ہوتی ہے. (۲) قوت احساس جسکی بنا پر حیوان کو حیوان کہا جاتا ہے (إن الذی أحیاھا لمحی الموتی) جس نے زمین کو زندہ کیا وہی مُردوں کو زندہ کرے گا. زمین کی زندگی سے اسکی شادابی یعنی قوت نامیہ اور مردوں کو جلانے سے قوت احساس کا عطا کرنا مقصود ہے (۳) عقل کی قوت کارکردگی (۴) بقار فہم کے ساتھ ساتھ لذت اندوزی جیسے مجاہدین شہدار کے بارے میں کہا گیا ہے کہ وہ زندہ ہیں یعنی ان میں فہم باقی ہے اور اللہ کی نعمتوں سے لذت اندوز ہو رہے ہیں (۵) آخرت کی دائمی زندگی (۶) ہلاکت سے نجات دینا.

ترجمہ :- علم مردہ لوگوں کے دلوں کو اسطرح زندہ کر دیتا ہے جسطرح بارش ہونیسے زمین زندہ ہوجاتی ہے.

والعلم یجلو العمی عن قلب صاحبه کما یجلی سواد الطخیة القمر

اعراب :- (العلم) مبتدار. (یجلو) خبر. یجلو: فعل. ھو کی ضمیر مستتر فاعل مرجع العلم ہے (عن قلب صاحبه) جار مجرور فعل سے متعلق (کما) کاف مثلیہ ما: مصدریہ (یجلی) فعل. (سواد الطخیة) مضاف ومضاف الیہ مفعول. (القمر) فاعل فعل و فاعل اور مفعول تاویل میں مصدر کے ہوکر مضاف الیہ. مضاف ومضاف الیہ مصدر محذوف کی صفت. تقدیر عبارت: العلم یجلو العمی عن قلب صاحبه جلاءً مثل جلاء القمر سواد الطخیة.

تحقیق لغات :- یجلو: واحد مذکر غائب مضارع. روشن کرتا ہے، صاف کرتا ہے، دور کرتا ہے. جلا (ن) جلاءً۔ الأمر: واضح کرنا، ظاہر وآشکار کرنا. و۔ عنه الھمَّ: غم کو زائل کرنا. و۔ السیفَ: تلوار کو صیقل کرنا. العمی : (مص) اندھاپن گمراہی عَمِیَ (س) عمیً : اندھا ہونا، جاہل ہونا. و۔ عن الشیٔ: ہدایت نہ پانا. و۔ علیه مشتبہ ہونا. العمی : کا استعمال دونوں آنکھوں کی بینائی جاتی رہنے کے لئے ہوتا ہے اور بطور استعارہ کور دل ہونے کے لئے بھی آتا ہے. سواد: تاریکی، وہ شخص یا وہ چیز جو دور سے سیاہی کی طرح نظر آوے، جماعت، نواحی شہر ج أسودة. الطخیة: طاء مثلثة وخاء ساکنة: تاریکی. سواد کی اضافت الطخیة کی طرف اضافت بیانیہ ہے.

ترجمہ :- علم صاحب علم کے دل سے جہالت کی تاریکی کو اس طرح دور کر دیتا ہے جس طرح چاند، رات کی سخت تاریکی کو.

وقال سابق البربری

العلم یحیی قلوب المیتین کما تحیی البلاد إذا ما مسها المطر

اعراب :- (العلم) مبتدا، (یحیی) فعل. ھو کی ضمیر مستتر فاعل. مرجع العلم ہے (قلوب المیتین) مفعول بہ (کما) کاف تشبیہ مضاف. ما: مصدریہ (تحیی البلاد) تحیی: فعل. البلاد: فاعل. جملہ تاویل میں مصدر کے ہو کر مضاف الیہ، مضاف و مضاف الیہ صفت ہے مصدر محذوف کی. تقدیر عبارت: یحیی قلوب المیتین إحیاءً مثل حیوۃ البلاد. (إذا) ظرفیہ. ما: مصدریہ. (مس) فعل. ھا: ضمیر مفعول بہ. مرجع البلاد ہے: (المطر) فاعل. فعل و فاعل اور مفعول تاویل میں مصدر کے ہو کر مضاف الیہ یعنی عند مسّ المطر إیّاھا.

تحقیق لغات :- یحیی : واحد مذکر غائب مضارع. زندہ کرتا ہے، زندگی بخشتا ہے، سرسبز و شاداب بناتا ہے، أحییٰ إحیاءً : زندہ کرنا. و۔ النارَ: سلگانا. و۔ الأرضَ : سرسبز و شاداب بنانا. حیوۃ : مختلف معنوں میں مستعمل ہے. (۱) قوت نامیہ جو نبات و حیوان میں ہوتی ہے. (۲) قوت احساس جسکی بنا پر حیوان کو حیوان کہا جاتا ہے (إن الذی أحیاھا لمحی الموتی) جس نے زمین کو زندہ کیا وہی مُردوں کو زندہ کرے گا. زمین کی زندگی سے اسکی شادابی یعنی قوت نامیہ اور مردوں کو جلانے سے قوت احساس کا عطا کرنا مقصود ہے (۳) عقل کی قوت کارکردگی (۴) بقاء فہم کے ساتھ ساتھ لذت اندوزی جیسے مجاہدین شہداء کے بارے میں کہا گیا ہے کہ وہ زندہ ہیں یعنی ان میں فہم باقی ہے اور اللہ کی نعمتوں سے لذت اندوز ہو رہے ہیں (۵) آخرت کی دائمی زندگی (۶) ہلاکت سے نجات دینا.

ترجمہ :- علم مردہ لوگوں کے دلوں کو اسطرح زندہ کر دیتا ہے جسطرح بارش ہونیسے زمین زندہ ہوجاتی ہے.

والعلم یجلو العمی عن قلب صاحبه کما یجلی سواد الطخیة القمر

اعراب :- (العلم) مبتدا، (یجلو) خبر. یجلو: فعل. ھو کی ضمیر مستتر فاعل مرجع العلم ہے (عن قلب صاحبه) جار مجرور فعل سے متعلق (کما) کاف تشبیہ ما: مصدریہ (یجلی) فعل. (سواد الطخیة) مضاف و مضاف الیہ مفعول. (القمر) فاعل فعل و فاعل اور مفعول تاویل میں مصدر کے ہو کر مضاف الیہ. مضاف و مضاف الیہ مصدر محذوف کی صفت. تقدیر عبارت: العلم یجلو العمی عن قلب صاحبه جلاءً مثل جلاء القمر سواد الطخیة.

تحقیق لغات :- یجلو: واحد مذکر غائب مضارع. روشن کرتا ہے، صاف کرتا ہے، دور کرتا ہے. جلا (ن) جلاءً۔ الأمر: واضح کرنا، ظاہر و آشکار کرنا. و۔ عنه الهمَّ: غم کو زائل کرنا. و۔ السیفَ: تلوار کو صیقل کرنا. العمی : (مص) اندھاپن گمراہی عَمِیَ (س) عمیً: اندھا ہونا، جاہل ہونا. و۔ عن الشیء: ہدایت نہ پانا. و۔ علیه مشتبہ ہونا. العمی : کا استعمال دونوں آنکھوں کی بینائی جاتی رہنے کے لئے ہوتا ہے اور بطور استعارہ کور دل ہونے کے لئے بھی آتا ہے. سواد: تاریکی، وہ شخص یا وہ چیز جو دور سے سیاہی کی طرح نظر آوے، جماعت، نواحی شہر ج أسودۃ. الطخیة: طاء مثلثة وخاء ساکنة: تاریکی. سواد کی اضافت الطخیة کی طرف اضافت بیانیہ ہے.

ترجمہ :- علم صاحب علم کے دل سے جہالت کی تاریکی کو اس طرح دور کر دیتا ہے جس طرح چاند، رات کی سخت تاریکی کو.

وقال الشافعی

(۱) أخي لن تنال العلم إلا بستة   سأنبيك عن تفصيلها ببيان

(۲) ذكاء وحرص، واجتهاد وبلغة   وإرشاد أستاذ وطول زمان

اعراب:- (أخي) حرف ندا محذوف کا منادی ہے۔ (لن تنال) فعل۔ أنت کی ضمیر مستتر فاعل (العلم) مفعول۔ (إلا) حرف استثنار لغو۔ (ببستة) مبدل منہ۔ دوسرا مصرعہ جملہ معترضہ بدل اور مبدل منہ کے درمیان۔ (ذکاء وحرص واجتهاد وبلغة و إرشاد استاذ وطول زمان) معطوف ومعطوف علیہ ہوکر بدل۔

تحقیق لغات:- لن تنال : واحد مذکر حاضر مستقبل منصوب بلن: تم ہرگز نہیں پاسکتے، پہونچ نہیں سکتے۔ نال (س) نیلاً۔ المطلبَ : پانا، حاصل کرنا۔ و۔ من فلانٍ گالی دینا، عیب لگانا و۔ من عِرض فلانٍ: کسی کی بے عزتی کرنا۔ سأنبی : واحد متکلم مستقبل قریب : جلد ہی بتادوں گا، بتاؤں گا، أنبأ إنباءً۔ عن الشيءِ : خبر دینا بتانا، آگاہ کرنا۔ بیان : (مص) بولنا۔ کسی چیز کے متعلق کھولنے اور واضح کرنیکا نام بیان ہے۔ بیان : عام ہے اور نطق خاص۔ اور کبھی جس چیز کے ذریعہ بیان کیا جاتا ہے' اسے بیان کہتے ہیں۔ چنانچہ کلام اول معنی کے اعتبار سے بیان کہلاتا ہے، کیونکہ وہ معنی مقصود کو کھولتا ہے اور ظاہر کرتا ہے، اور دوسرے معنی کے اعتبار سے مبہم کلام کی شرح کو بیان کہتے ہیں۔ ذکاء : بفتح ذال۔ ذہانت، حرص : شوق، دلچسپی۔ إجتهاد : محنت، کوشش، جد وجہد۔ بُلغة : توشہ، روزی، إرشاد : رہنمائی۔ إرشاد أستاذ : استاد کا سبق۔ طول زمان : تجربہ۔ ترجمہ :- دوست! میں تفصیل اور وضاحت سے بیان کردیتا ہوں کہ علم چھ چیز کے بغیر حاصل نہیں ہوسکتا (اور وہ یہ ہیں) ذہانت، شوق، محنت، روزی، استاد کا سبق اور تجربہ۔

وقال صالح بن عبد القدوس

(۱) وإنّ من أدّبته في الصّبا   كالعودِ يُسقى الماء من غرسه

(۲) حتى تراه مورقًا ناضرًا   بعد الذي أبصرت من يبسه

اعراب[1] :- (إنّ) حرف تاکید۔ (من) موصولہ (أدّبته) صلہ۔ موصول وصلہ ملکر إنّ کا اسم (في الصبا) جار مجرور فعل سے متعلق۔ (كالعود) کاف حرف جار متعلق إنّ کی خبر محذوف سے: تقدیر عبارت: من أدبته في الصبا كائنٌ كالعود۔ العود : مبتدا۔ (يسقى الماء من غرسه) خبر۔ تحقیق لغات :- أدّبت : واحد مذکر حاضر ماضی: تونے ادب سکھایا، مہذب بنایا۔ أدّب تادیباً۔ کا ادب سکھانا، تعلیم دینا، مہذب بنانا، شائستہ بنانا، اخلاق سکھانا، الصّبا : بکسر صاد۔ بچپن، کم عمری، طفلی، کودکی، بلوغ سے پہلے کا زمانہ۔ مادۂ اشتقاق (ص۔ب۔و) العود : لکڑی، کٹی ہوئی شاخ، ایک خوشبودار لکڑی، بین، سارنگی ج عیدان وأعواد یسقی : واحد مذکر غائب مضارع مجہول۔ سیراب کیا جاتا ہے، سینچا جاتا ہے، سقی (ض) سقیاً: پانی پلانا، سیراب کرنا، غرس : پودا، جو زمین میں لگایا جائے ج أغراس۔ ترجمہ :- تم بچپن میں جسے تعلیم دوگے (اسکی مثال) اس شاخ جیسی ہے جو اپنے درخت سے سیراب ہوتی ہے۔

تحقیق لغات:- مورقا : اسم مفعول۔ ہرابھرا۔ أورق إيراق ۔ الشجرُ : درخت کا پتہ دار ہونا، ہرابھرا ہونا۔ ناضرًا : اسم فاعل۔ تروتازہ، بارونق۔ نضر (ن۔ض۔س۔ک) نضرًا ونضارةً ۔ الوجه أو اللون أو الشجرُ : تروتازہ اور بارونق ہونا۔ اليبس : بفتح یار وبار: تری کے بعد خشکی۔ بیفائدہ۔ ترجمہ :- یہانتک کہ وہ تم کو ہری اور تروتازہ نظر آتی ہے اس خشکی کے بعد جسے تونے دیکھا تھا (اسی طرح بچپن کی تعلیم انسانی زندگی کو سنوار دیتی ہے)

والشيخ لا يترك أخلاقه حتى يوارى ...

اعراب :- (الشيخ) مبتدا، (لا يترك) فعل، هو کی ضمیر مستتر فاعل (أخلاقه) مفعول بہ، جملہ خبر ہے۔ (حتى) برائے غایت بمعنی إلى (يوارى) فعل منصوب بتقدیر أن بعد حتى، هو کی ضمیر مستتر نائب فاعل مرجع الشيخ ہے (في ثرى رمسه) يوارى سے متعلق، فعل اپنے نائب فاعل اور متعلق سے ملکر تاویل میں مصدر کے ہوکر مجرور، جار مجرور يترك سے متعلق، یعنی الشيخ لا يترك أخلاقه إلى موارته في ضريحه.

تحقیق لغات :- واحد مذکر غائب مضارع منفی، نہیں چھوڑتا ہے۔ ترك (ن) تركًا و تركانًا: چھوڑنا۔ ترك قصدًا اختیار سے چھوڑنا ہو یا بلا اختیار اضطراری طور پر چھوڑنا ہو، ترك کا اطلاق دونوں پر ہوتا ہے، ترک غیر اختیاری ہی کا نتیجہ ہوتا ہے جس کو میت چھوڑجاتا ہے۔ أخلاق: بفتح ہمزہ، مفرد ها خُلُقٌ: اچھی عادتیں، خصائل، مزاج طبعی۔ خُلْقٌ اور خَلْقٌ اصل میں دونوں ایک ہی ہیں جیسے (شُرْبٌ اور شَرْبٌ) مگر فرق اتنا ضرور ہے کہ خُلْق کا استعمال عادت و خصلت کیلئے مخصوص ہے، اور خَلْق کا استعمال خلقت کیلئے۔ يوارى: واحد مذکر غائب مضارع مجہول: چھپایا جائے۔ وارى مواراة (إفعال) چھپانا، پوشیدہ کرنا۔ الثرى: بفتح ثار والف مقصورہ۔ خاک، نمناک مٹی، کثرت مال۔ بولا جاتا ہے (يَبِسَ الثرى بينهم) ان کے درمیان مٹی خشک ہوگئی یعنی وہ دوست سے دشمن ہوگئے ج أثراء رمس: قبر، قبر کی مٹی، آہستہ دھیمی آواز ج رموس، أرماس۔

ترجمہ :- بڈھا آدمی اپنی عادتوں سے باز نہیں آتا ہے، تا آنکہ قبر کی مٹی میں چھپا نہ دیا جائے۔

إذا ارعوى عاوده جهله كذي الضنى عاد إلى نكسه

اعراب :- (إذا) حرف شرط (ارعوى) فعل شرط (عاود) فعل (ها) مفعول بہ (جهله) فاعل۔ (كذي الضنى) کاف تشبیہ مضاف (ذي الضنى) مضاف مضاف الیہ ہوکر ذو الحال (عاد) اصل میں قد عاد ہے عاد: فعل با فاعل (إلى نكسه) عاد سے متعلق، جملہ حال ہے۔ حال ذو الحال ملکر مضاف الیہ مضاف، مضاف الیہ ملکر صفت مصدر محذوف کی۔ تقدیر عبارت: عاوده جهله معاودة مثلَ ذي الضنى۔

تحقیق لغات :- ارعوى: واحد مذکر غائب ماضی: وہ لوٹا، وہ باز آیا۔ ارعوى ارعواءً من الجهل: جہالت سے رکنا، باز رہنا۔ صفت (مرعوٍ) رجوع کرنیوالا۔ عاودَ: واحد مذکر غائب ماضی۔ لوٹ آنا، دوبارہ واپس آنا۔ عاوده معاودةً الرجلُ پہلے معاملے کی طرف واپس ہونا و الشيءَ: عادت بنالینا۔ عاودته الحمّى: بار بار بخار آنا۔ عاوده بالمسألة: بار بار سوال کرنا۔ ذي بمعنی صاحب الضنى: بفتح ضاد: بیماری لاغری، بدحالی۔ ضَنِيَ (س) ضنًى: بیماری سے کمزور ونحیف ہونا۔ نكس: بضم نون۔ اچھا ہونے کے بعد مرض کا لوٹنا: نكِس (س) نكسًا المريضُ: دوبارہ بیمار پڑنا و الرجلُ: کمزور ہونا، عاجز ہونا۔

ترجمہ :- بوڑھا آدمی اگر باز بھی آجائے تو پھر اسکی جہالت لوٹ آتی ہے، جیسے کمزور مریض کہ اچھا ہوکر پھر اپنے مرض کی طرف لوٹ جاتا ہے۔

(۱) مَا یبلُغُ الأعداءَ مِنْ جاهِلٍ   مَا یبلغُ الجاهلُ مِنْ نفسہ

وقال ابومحمد ابن السَّیِّد البطلیوسی

(۲) أخُو العِلمِ حَیٌّ خالدٌ بعد موتِہٖ   وأوصالُہٗ تحت التراب رَمِیمٌ

اعرابِ (۱) :- (ما) نافیہ۔ (یبلغ) فعل (اعداء) مفعول بہ۔ (من جاھل) فعل سے متعلق (ما) اسم موصول (یبلغ) فعل ھو کی ضمیر مستتر فاعل مرجع ما ہے (جاھل) مفعول، (من نفسہ) یبلغ سے متعلق۔ فعل اپنے فاعل ومفعول بہ اور متعلق سے ملکر صلہ۔ صلہ و موصول ملکر یبلغ اول کا فاعل۔

تحقیقِ لغات : یبلغ : واحد مذکر غائب مضارع۔ وہ پہونچتا ہے۔ بلغ (ن) بلوغًا : پہونچنا و ــ الثمر : پھل کا پکنا۔ و ــ الغلامُ : بالغ ہونا۔ بلغ منی کلامُک : یعنی تمہاری گفتگو نے میرے دل پر بہت گہرا اثر کیا۔ الأعداء : مفرد ھا عدوٌّ دشمن۔ جاھل : نادان، بے خبر۔ ترجمہ (۱) :- جاہل سے اس کے دشمنوں کو وہ (نقصان) نہیں پہنچتا جتنا جاہل کو خود اسکی ذات سے پہنچ جاتا ہے۔

اعرابِ (۲) :- اعراب ظاہر ہے۔

تحقیقِ لغات :- أخو العلم : صاحب علم، علم دوست۔ خالد : صیغۂ صفت ہمیشہ رہنے والا، ان مٹ زندہ جاوید خلد (ن) خلودًا : ہمیشہ رہنا و ــ إلی المکان و بالمکان : کسی جگہ اقامت کرنا و ــ إلی الأرض : چمٹنا۔ أوصال : مفرد ھا وُصْلٌ۔ جوڑ، بند، قطع اللہ اوصالہٗ خدا اس کو ریزہ ریزہ کردے رمیم : صفت مشبہ : بوسیدہ، گلی ہوئی ہڈی ماخذ اشتقاق رِمَّۃٌ ہے ج أرِمَّۃٌ و رِمامٌ

ترجمہ :- صاحب علم مرنے کے بعد بھی زندہ جاوید ہوتا ہے حالانکہ مٹی کے نیچے اسکے تمام اعضاء ریزہ ریزہ ہوجاتے ہیں

وذو الجھل مَیْتٌ وھو ماشٍ علی الثریٰ   یُظَنُّ من الأحیاء وھو عدیمٌ

اعراب :- (ذو الجھل) مضاف مضاف الیہ ہوکر مبتدا، (میت) خبر (وھو ماش علی الثریٰ) جملہ حالیہ۔ (یظن) فعل مجہول ھو کی ضمیر اس میں نائب فاعل ذوالحال مرجع ذوالجھل ہے (وھو عدیم) حال۔ یظن من الاحیاء الخ میتٌ کا بیان یا بدل واقع ہے۔

تحقیقِ لغات :- الجھل : اسم صفت : نادانی، بے خبری، بے سمجھی۔ میت : اسم صفت بفتح میم وسکون یاء، مادہ : موتٌ : مردہ، بے جان، بے حس، مردہ عقل، خشک زمین ج أموات وموتیٰ ومیتُون۔ ماشٍ اسم فاعل۔ اصل میں ماشیٌ ہے۔ یاء بوجہ ثقالت ساقط ہوگئی۔ بمعنی پیدل چلنے والا۔ مَشْیٌ مصدر از ضرب۔ مشی (ض) مَشْیًا وتمشاءً : پیدل چلنا و ــ بالنمیمۃ : چغلی کھانا۔ یُظَنُّ : واحد مذکر غائب مضارع مجہول گمان کیا جاتا ہے، سمجھا جاتا ہے، خیال کیا جاتا ہے۔ ظنَّ (ن) ظنًّا۔ گمان کرنا اٹکل کرنا، یقین کرنا، جاننا، خیال میں آنا، وہم گزرنا، اس فعل کا تعدّد مفعول کی طرف ہوتا ہے۔ ظننت زیدًا صادقًا : میں نے زید کو سچا جانا۔ عدیم : اسم صفت۔ معدوم، مردہ، فقیر، احمق، دیوانہ۔ عدیم النظیر أو المثال : بے نظیر، لاثانی۔ عدیم الوجود : کمیاب، نایاب۔

معنیٰ :- والحق أنّ الجاھل میت ومعدوم وإن ھو یمشی علی الأرض ویتقلّب فیھا ویُعَدّ من الأحیاء

ترجمہ :- اور جاہل آدمی مردہ ہے حالانکہ زمین پر چلتا پھرتا ہے (اس کا شمار زندوں میں ہوتا ہے حالانکہ وہ معدوم ہے۔

(وقَالَ عدیُ بن الرَّعلَاءِ الغَسَّانی جاھلی)

(۱) لَيْسَ مَنْ مَاتَ فَاسْتَرَاحَ بِمَيِّتٍ   إِنَّمَا المَيِّتُ مَيِّتُ الأَحْيَاءِ

(۲) إِنَّمَا المَيِّتُ مَنْ يَعِيشُ كَئِيبًا   كَاسِفًا بَالُهُ قَلِيلَ الرَّخَاءِ

اعراب(۱):- (من مَاتَ) مَنْ: موصولہ اسم (مات) فعل ھو کی ضمیر مستتر فاعل معطوف علیہ (فاستَرَاحَ) فاء عاطفہ۔ استَرَاحَ: معطوف. معطوف و معطوف علیہ ملکر صلہ (بمیّتٍ) باء زائدہ. میّت: لیس کی خبر (إنّما المیّتُ) إنّما: حرف حصر (المیّتُ مَیّتُ الأحْیَاءِ) مبتدا خبر.

تحقیق لغات:- استَرَاحَ: واحد مذکر غائب ماضی: آرام کیا، راحت پایا۔ استراح استراحةً: آرام پانا و — إلیہ: تسلی و سکون پانا. میّت: اسم صفت مادّہ موتٌ ہے: مردہ، بے جان ج میّتون. ترجمہ(۱):- وہ شخص مردہ نہیں ہے جو مرگیا اور آرام پایا. دراصل مردہ وہ ہے جو زندوں میں مرا ہوا ہے (یعنی جاہل.

اعراب(۲):- (إنّما) حرف حصر (المیت) مبتدا (من) موصولہ (یعیش) صلہ فعل ھو کی ضمیر مستتر فاعل ذوالحال (کئیبًا) حال اول (کاسفا بالُہ) حال ثانی (قلیل الرخاء) حال ثالث. موصول و صلہ ملکر خبر. تحقیق لغات: یعیش: واحد مذکر غائب مضارع: زندگی بسر کرتا ہے۔ عاش (ض) عیشًا و عیشةً و معاشًا: زندگی بسر کرنا زندہ رہنا. کئیب: اسم صفت: غمگین، رنجیدہ، کبیدہ خاطر، ایسا غمگین جو رونے کے قریب ہو، شکستہ دل. کئب (ض) کآبة: غمگین ہونا، بدحال ہونا، نڈھال ہونا، کاسفا: اسم فاعل، پریشان خاطر، ناامید کسف (ض) کسوفا — حالُہٗ: حالت خراب ہونا و — بالُہٗ امید منقطع ہونا. الرّخاء: خوش حالی، خوش عیشی. رخی (ن.ض.س) رخاء — العیش: زندگی کا آسودہ اور خوشگوار ہونا۔ قلیل الرخاء: بدحالی.

ترجمہ(۲):- جو شکستہ دل، پریشان خاطر اور بدحال ہوکر زندگی بسر کرے دراصل وہی مردہ ہے

وقال بکر بن عبد العزیز بن دلف أبی دلف العجلی

لاینالُ العُلیٰ ولا یبلغُ المجدَ   هَیوبٌ جَثَّامَةٌ فی الظِّلالِ

اعراب:- (لاینال: فعل. (العلی) مفعول بہ جملہ معطوف علیہ. (ولا یبلغ) واو حرف عطف لایبلغ: فعل. (المجد) مفعول بہ جملہ معطوف. (هیوبٌ) صفت موصوف محذوف کی لایبلغ کا فاعل (جثّامة) صفت ثانی (فی الظّلال) جثّامةٌ سے متعلق. تقدیر عبارت: لایبلغ المجد رجلٌ هیوب جثّامة فی الظّلال.

تحقیق لغات:- لاینال: واحد مذکر غائب مضارع منفی. حاصل نہیں کرتا ہے، پہونچتا نہیں ہے. (از نیلٌ. باب سمع) العلی: اسم، سربلندی، بزرگی، شرافت. المجد: عظمت، بزرگی، عزت ج أمجاد. مجد (ک) مجدًا: بزرگی اور عزت والا ہونا. هیوبٌ صیغہ مبالغہ بہت ڈرنیوالا، ڈرپوک. هابہ (س) هیبًا و هیبةً و مهابةً: خوف کھانا، ڈرنا، بچنا. جثّامة: صیغہ مبالغہ: تاء: مبالغہ کی ہے جیسے علامةٌ میں. نیند کا متوالا، آرام پسند، کوڑھی صفت، اپنی جگہ سے حرکت نہ کرنیوالا، زندگی کی مشقتوں سے گریز کرنیوالا، کُند ذہن، بُردبار. (از جُثوم باب ن.ض) جثم جثمًا و جثومًا — الرجل أو الطائرُ أو الحیوان: آدمی یا پرندہ یا حیوان کا سینہ کو زمین سے لگانا. چمٹے رہنا. الظّلال. بکسر ظاء. مفرد ہا ظلٌّ: سایہ، پرچھائی، چھاؤں. ظلٌّ میں باعتبار فیئٌ زیادہ عمومیت ہے کیونکہ ظلُّ اللیل اور ظلُّ الجنة بولا جاتا ہے مگر (فیئُ اللیل اور فیئُ الجنة) نہیں بولا جاتا ہے. ہر وہ جگہ جہاں دھوپ نہ پہونچتی ہو اسے ظلٌّ کہتے ہیں. مگر فیئَ صرف اس جگہ کو کہتے ہیں جہاں سے دھوپ جا چکی ہو

ترجمہ:- بزدل اور آرام طلب آدمی بزرگی اور سربلندی نہیں پا سکتا (کیونکہ وہ جد وجہد سے گریز کرتا ہے).

إنّما يُحْرَزُ القِداحَ ويَحْوِي قصباتِ السّباقِ عندَ النِّزالِ

اعراب :- (یحرز) فعل. (القداح) مفعول بہ. جملہ معطوف علیہ (ویحوی) واوَ حرف عطف. یَحْوِی : فعل (قصبات السباق) مفعول بہ (عند النزال) ظرف اور یَحْوِی سے متعلق جملہ معطوف .

تحقیق لغات :- یحرز : واحد مذکر غائب مضارع. حاصل کرتا ہے، جمع کرتا ہے، اکٹھا کرتا ہے، محفوظ رکھتا ہے. أحرز إحرازاً — الشئ : حاصل کرنا، جمع کرنا، محفوظ کرنا. القِداح : بکسر قاف. مفردہا قِدْح جوئے کا بے پیکان اور بے پَر کا تیر، قمار بازی کے بارہ تیر جس سے عرب لوگ جُوا کھیلتے تھے . (یحرز القداح) قمار بازی کے تیر سمیٹ لیتا ہے یعنی بازی جیت لیتا ہے، سبقت لیجاتا ہے . یحوی : واحد مذکر غائب مضارع. اکٹھا کرتا ہے، حفاظت کرتا ہے. حوی (ض) حوایۃ وحیّاً — الشئ : اکٹھا کرنا، حفاظت کرنا، مالک ہونا. قصبات : بفتح قاف وصاد. مفردہا قصبۃ : ہر وہ نبات جسمیں پور اور گرہیں ہوں جیسے (بانس. گنّا. نرسل وغیرہ) بولا جاتا ہے. (فلان أحرز قصبۃ السباق) جبکہ وہ سبقت لیجائے اور بازی جیت لے السباق : بکسر سین. (مصدر) دوڑ کے میدان میں سبقت لیجانا. (قصبات السباق) سے مراد وہ لکڑی ہے جس کو اہل عرب میدان کے آخری سرے پر گاڑ دیتے تھے اور دوڑ میں جو پہلے اس لکڑی کو اکھاڑ لیتا تھا وہ اسکی کامیابی کی علامت ہوتی تھی . النِّزال : بکسر نون (مصدر) دو فوجوں کا میدان، جنگ میں مقابل ہونا. نازلہ منازلۃ ونزالاً — فی الحرب : مقابل میں آنا اور جنگ کرنا.

ترجمہ :- جنگ کے وقت قمار بازی کے تیروں اور میدان مسابقت کے جھنڈوں کو درحقیقت وہ آدمی حاصل کرتا ہے (آئندہ)

مَنْ يَذُوْدُ المُلوكَ عن ساحةِ المُلْكِ إذا ما تنافسوا في المعالي

اعراب :- (من) اسم موصول (یذود) صلہ. یذود : فعل. ھو کی ضمیر مستتر فاعل (الملوك) مفعول بہ. (عن ساحۃ الملك) جار مجرور فعل سے متعلق (إذا) ظرفیہ مضاف (تنافسوا) فعل. ھم کی ضمیر مستتر فاعل. مرجع الملوك ہے. (فی المعالی) جار مجرور فعل سے متعلق. جملہ مضاف الیہ.

تحقیق لغات :- یذود : واحد مذکر غائب مضارع. دھکا دیتا ہے. دور کرتا ہے، دھتکارتا ہے ذادہٗ (ن) ذوداً وذیاداً — عنہ دفع کرنا، دھتکارنا. و — الإبلَ عن الماء : اونٹوں کو پانی سے ہنکانا. و — عن حسبہ : اپنے حسب کی حمایت وحفاظت کرنا. الملوك : بضم میم. مفردہا ملِكٌ. صیغہ صفت. مادہ مُلْكٌ ہے : بمعنی بادشاہ، بااقتدار، حاکم اعلیٰ. ساحۃ : میدان، ساحل، آنگن، رقبہ. ج ساحات وسوح. المُلْك : اسم. بادشاہت، ملکیت، قبضہ، سلطنت، راج. زمین جو ایک بادشاہ کے زیر حکومت ہو. تنافسوا : جمع مذکر غائب ماضی از (تفاعل) انھوں نے باہم مقابلہ کیا، فخر کیا. تنافس متنافسۃ — القومُ فی الأمر : لوگوں کا مقابلہ کرنا، اچھے کام میں رغبت کرنا. المعالی : مفردہا معلاۃ : بلندی، بزرگی .

معنیٰ :- من یدفع الملوك عن میدان البلاد حین تراغبوا فی المکارم.

ترجمہ :- جو بادشاہوں کو سلطنت کے میدان سے بھگا دے (شکست دیدے) جب وہ لوگ بلندیوں میں مقابلہ کریں (یعنی فتح وکامرانی کا سہرا اسکے سر ہوگا جو داد شجاعت دیتے ہوئے میدان جنگ سر کرلے)

Scanned by CamScanner

وَيُدِيْرُ الأُمُوْرَ مِنْهُ بِرَأْيٍ طُبِعَتْ مِنْهُ مُرْهَفَاتُ النِّصَالِ

اعراب :- واؤ: عاطفہ. (یدیر) فعل. ھو کی ضمیر مستتر فاعل (الامور) مفعول بہ. (منہ برأی) جار مجرور یدیر سے متعلق. رأی: موصوف. (طبعت) صفت طبعت: فعل (منہ) فعل سے متعلق (مرھفات النصال) نائب فاعل۔

تحقیق لغات :- یدیر: واحد مذکر غائب مضارع۔ انجام دیتا ہے، گھماتا ہے. أدار ہ٘ و بہ إدارۃً: انجام دینا، گھمانا۔ الأمور: مفردھا أمر: حکم، فرمان، کام، معاملہ، حادثہ. أمر: کا استعمال عربی زبان میں مطلق ہر شئی کے لئے ہوتا ہے جیسے اردو میں بات کا استعمال. رأی: تجویز، عقل، خیال، دانائی ج آراء. طبعت: واحد مؤنث غائب مجہول۔ ڈھالی گئی۔ طبعت النصال: پیکان ڈھالے گئے، بنائے گئے. طبع (ف) طبعاً۔ الشیٔ: تصویر بنانا. و۔ علیہ: مہر لگانا. و۔ الدرھم: ڈھالنا مرھفات: مفردہا مرھفۃ: اسم مفعول مؤنث. تیز کی ہوئی. مانجھی ہوئی۔ أرھف إرھافاً۔ السیف اوالنصل: تلوار یا پیکان کی دھار کو تیز کرنا. (مرھفات النصال) میں صفت کی اضافت موصوف کی طرف ہے. اصل میں ہے: النصال المرھفات: تیز کئے ہوئے پیکان. النصال: مفردھا نصل ؛ تیر کے پیکان.

معنیٰ: والذی یدیر الأمور برأیہ وفکرتہ التی عُمِلَتْ بہا السیوف المرھفات والرماح المحددات۔

ترجمہ :- اور جو تمام امور کو اپنی ایسی رائے سے انجام دے جس سے تیز پیکان ڈھالے جائیں. (یعنی جسے تدبر، پختہ عقل، اور اچھی رائے حاصل ہو، شاعر نے فکر رسا کو تیز پیکان سے تشبیہ دی ہے)

وقال آخر

وَمَنْ هَرَّ أَطْرَافَ الْقَنَا خَشْيَةَ الرَّدَى فَلَيْسَ لِمَجْدٍ صَالِحٍ بِكَسُوْبِ

اعراب :- (من) شرطیہ مبتدا۔ (ھر) فعل. ھو کی ضمیر مستتر فاعل. مرجع من ہے (أطراف القنا) مفعول بہ (خشیۃ الردی) مفعول لاجلہ. (فلیس لمجد صالح بکسوب) جزا ہے۔ فلیس: فا رجزائیہ. لیس: فعل ناقص. ھو کی ضمیر مستتر اسم (لمجد صالح) لام حرف جار کسوب سے متعلق. مجد صالح: موصوف و صفت مجرور کسوب: لیس کی خبر.

تحقیق لغات :- ھر: واحد مذکر غائب ماضی. ناگوار سمجھا، تیوری چڑھائی منہ بسورا. ھر (ض) ھرّاً۔ الشیٔ ناگوار سمجھنا. و۔ فی وجہ السائل: تیوری چڑھانا، ترشرو ہونا، منہ بسورنا. أطراف: مفردہا طرف. کنارہ، جانب، سمت، جہت. القنا: مفردھا قناۃ. نیزہ، بھالا، پانی کی نالی أطراف القنا: بھالے کی نوک، نیزے کی پیکان. خشیۃ: ڈر، خوف، ہیبت، خشیت جس خوف میں کسی چیز کی عظمت شامل ہو اسکو خشیۃ کہتے ہیں. الردیٰ: ہلاکت، تباہی. ردِی (س) ردیً: ہلاک ہونا، گرنا. صالح: صیغۂ اسم فاعل. مادّہ صلاح ہے. نیک، اچھا. بھلا، پاکیزہ. مجد صالح: اچھی اور پاکیزہ بزرگی. کسوب: از کسب، صیغۂ مبالغہ. بہت کمانیوالا. معنیٰ :- من یکرہ أطراف القنا، ولا یصمد فی وجہ الشدائد والمصائب مخافۃ الهلاك والدمار فلا یتحقق لہ المجد الصالح. ترجمہ :- جو ہلاکت کے خوف سے نیزوں کی پیکان کو ناگوار سمجھے وہ اچھی بزرگی حاصل کرنیوالا نہیں (یعنی جو حالات کی سختیوں کی خائف ہوجائے، اور ان سے پنجہ آزمائی کا حوصلہ نہ رکھے اسکے لئے بزرگی میں کوئی حصہ نہیں)

وماهِيَ الأَرْقَدَةٌ تُوْرِثُ العُلىٰ   لِرَهْطِكَ مَاحَنَّتْ رَوَائِمُ نِيْبِ

اعراب :- (ما) نافیہ۔ (هي) مبتدا، مرجع أطراف القنا ہے (إلا) حرف استثنا، لغو (رقدة) خبر موصوف (تورث) صفت۔ تورث: فعل ھی کی ضمیر مستتر فاعل مرجع رقدۃ ہے (العُلیٰ) مفعول بہ (لرهطك) جار مجرور تورثُ سے متعلق (ماحنّت) ما مصدریہ ظرفیہ (حنّت) فعل (روائم نیب) فاعل۔ فعل فاعل تاویل میں مصدر کے ہو کر مضاف الیہ۔ تقدیر عبارت: مدة دوامِ حَنِيْنِ الناقةِ علىٰ وَلَدِها۔

تحقیق لغات :- رقدۃ : اسم۔ نیند۔ رقد (ن) رقدا و رُقوداً : سونا۔ و— السُّوق : بازار کا سرد پڑنا و— عن الأمر : غافل ہونا۔ تورث : واحد مؤنث غائب مضارع از افعال پیدا کرتی ہے، وارث بناتی ہے۔ أورث إيراثاً : پیدا کرنا، وارث بنانا۔ رهط : مردوں کا گروہ، قوم و قبیلہ جس میں عورت نہ ہو۔ رهط کی طرف اگر عدد کی اضافت کریں تو اس سے اشخاص و افراد مراد ہوتے ہیں جیسے کہتے ہیں عشرون رَهْطًا۔ یعنی بیس اشخاص۔ حنّت : واحد مؤنث غائب ماضی۔ از (حنان) مہربان ہوئی، شفقت کیا، مشتاق ہوئی، بچے کے مرنے پر چیخی، حنّ (ض) حناناً عليه۔ مہربانی کرنا، شفقت کرنا، رحم کھانا و— حنيناً إليه : مائل ہونا، مشتاق ہونا، پیار کرنا۔ ماحنّت : جبتک پیار کرتی رہے۔ روائم : مفرد ہا رائمة : صیغہ صفت۔ مادہ رِئْمٌ ہے۔ شفقت کرنیوالی، پیار کرنیوالی رَئِمَ (س) رَأْماً و رِئْماناً— الشيءَ : محبت کرنا، الفت کرنا و— الناقةُ ولدَها : اونٹنی کا اپنے بچے پر مہربان ہونا۔ النِّيب : مفرد ہا ناب : بوڑھی اونٹنی۔ روائم نیب۔ موصوف و صفت ہے یعنی نیب روائم۔ ترجمہ : اور نیزوں کی پیکان نہیں ہے مگر ایک ایسی نیند جو تیری قوم کو سربلندی کا وارث بنادیگی، جبتک کہ پیار کرنیوالی اونٹنیاں اپنے بچوں سے پیار کرتی رہیں (نیزوں کی پیکان پر خون بہانے سے گریز نہ کرو چند منٹ میں ابدی نیند آجائے گی اور پھر تمہاری قوم کا سر رہتی دنیا تک اونچا رہے گا)

قال أبو سعيد المخزومي

مَتىٰ يَنَالُ الفتىٰ اليقظانُ هِمَّتَهُ   إذا المُقَامُ بِدَارِ اللَّهْوِ وَالغَزَلِ

اعراب :- (متی) ظرف زمان مستقبل کیلئے (ینال) فعل (الفتیٰ) فاعل۔ موصوف (اليقظان) صفت (همّته) مفعول بہ (إذا) شرطیہ۔ (المقام) مبتدا (بدار اللهو والغزل) متعلق ہے خبر محذوف سے یعنی إذا المقام كائن بدار اللهو والغزل۔

تحقیق لغات :- متیٰ اسم بھی ہے اور حرف بھی۔ جب اسم ہو تو کبھی وقت دریافت کرنیکے لئے آتا ہے جیسے (متی هذا الوعد) اس وعدہ کا وقت کب ہوگا۔ اور کبھی شرط جزا کیلئے آتا ہے تو متیٰ جب کے معنی میں ہوتا ہے جیسے (متی أضع العمامةَ تَعرِفُوني) جب میں سر سے عمامہ اتار دونگا تو مجھے پہچان لوگے۔ متیٰ حرفی صورت میں مِن یا فِی کا ہم معنی ہوتا ہے جیسے (أخرجها متى كُمِّهِ) اسکو اپنی آستین سے نکالا۔ اور (وضعتُهُ متى كُمّي) اسکو میں نے اپنی آستین میں رکھا۔ یہاں متیٰ کا استعمال، وقت دریافت کرنے کے لئے ہوا ہے۔ اليقظان : بیدار مغز، ہوشیار، بیدار، محتاط، چوکنا، ج أيقاظ۔ مؤنث يقظى ج يقاظى۔ يَقَظَ (س) يقظاً و يقُظ (ک) يقاظةً : بیدار رہنا، بیدار مغز ہونا، محتاط رہنا۔ همة : بکسر هاء و فتحہا : مقصود ارادہ، خواہش، توجہ، جرأت، وہ ضروری کام جس کو کرنیکی فکر ہو ج هِمَم۔ هَمَّ (ن) همّاً— الشيءَ : ارادہ کرنا، قصد کرنا۔ المُقام : بضم میم ظرف مکان از (إقامة) ٹھہراؤ، کھڑے ہونے کی جگہ۔ اللهو : اسم مصدر سنجیدگی چھوڑ کر مزاح کیطرف میلان اور جھکاؤ، غیر دانشمندانہ تفریح، کھیل، تماشا۔ الغزل : (مص) عورتوں سے ہنسی مذاق، چھیڑ چھاڑ، اور عشق و محبت کی باتیں کرنا اور ان کو سراپا کی منظر کشی کرنا

ترجمہ :- ہوشمند نوجوان اپنا مقصود کب پا سکتا ہے جبکہ وہ لہو و لعب اور ہنسی مذاق میں لگا رہتا ہو۔ (رومان کی وادیوں میں الجھا ہوا انسان منزل مقصود تک نہیں پہونچ سکتا)

(۱) فی الخَیْلِ والخافقاتِ السُّودِ لی شُغُلٌ لَیْسَ الصَّبابَةُ والصَّہْباءُ مِن شُغُلِی
(۲) مَا کَانَ لِی أَمَلٌ فی غیرِ مَکْرُمَةٍ والنَّفْسُ مَقْرُوْنَةٌ بالحِرْصِ والأَمَلِ

(۱) اعراب :- (فی الخیل والخافقات السود) خبر مقدم (لی) شغلٌ سے متعلق (شُغُلٌ) مبتدا مؤخر (لَیْسَ) فعل ناقص (الصبابۃ والصہبار) معطوف ومعطوف علیہ اسم. (من شغلی) جار مجرور خبر محذوف سے متعلق یعنی: لیس الصبابۃ والصہبار کائنۃً من شغلی.

تحقیق لغات (۱) :- الخَیل: گھوڑے، مجازاً سوار ج خیول واخیال. الخافقات: مفرد ہا خافقۃ: لہراتے ہوئے جھنڈے السوَد: مفرد ہا أسود. سیاہ. سوِد (س) یَسْوَدُ سَوَادًا: سیاہ ہونا شغَل: کام، مشغولیت، مشغلہ، مصروفیت. الصبابۃ: عشق کی سوزش، حرارت، شدت گرمی، رقت قلب. صبَّ (س) صبابۃ ـــ الیہ عاشق ہونا، فریفتہ ہونا. الصہبا: سرخ وسفید انگوری شراب. صہب (س) صہبا وصہبۃ: سرخ سفید ہونا. صفت (اصہب مؤنث صہبار)

(۱) ترجمہ :- میری دلچسپی سواروں اور لہراتے جھنڈوں میں ہے، عشق ومحبت اور جام ارغوانی میرا مشغلہ نہیں ہے (میں کوئی نکمہ یا اناڑی آدمی نہیں ہوں کہ فرائض زندگی سے غافل ہوکر پینے پلانے اور آنکھ مچولی کھیلنے میں اپنے قیمتی اوقات برباد کر دوں.)

تحقیق لغات (۲) :- أمَل: امید، آرزو، تمنا. ج آمال، مَکرُمۃ: بزرگی، بخشش، احسان، نوازش ج مکارم. مقرونۃ: اسم مفعول مؤنث: ملی ہوئی، چمٹی ہوئی، پیوستہ. قرن (ض) قرنًا ـــ الشئ بالشئ: ملانا، جوڑنا، پیوست کرنا. الحرص: لالچ، طمع، آرزو.

ترجمہ (۲) :- عزت وبزرگی کے سوا میری اور کوئی تمنا نہیں ہے حالانکہ حرص وآز اور تمنا وآرزو انسانی نفس میں پیوست ہے

ذَنْبِی إلَی الخَیْلِ کَرِّیْ فی جَوانِبِہا إذا مَشَی اللَّیْثُ فیہا مَشْیَ مُخْتَتِلِ

اعراب :- (ذنبی) مبتدا، ذنب: مصدر مضاف اپنے فاعل کی طرف یار متکلم مضاف الیہ (إلی الخیل) ذنب سے متعلق. (کرّی) خبر، کرُّ مضاف اپنے فاعل کیطرف. یار ضمیر متکلم مضاف الیہ (فی جوانبہا) کرّ سے متعلق (إذا) شرطیہ (مشی) فعل شرط (اللیث) فاعل (فیہا) مشَی سے متعلق (مشی) مصدر مضاف (مختتل) مضاف الیہ. مضاف ـ مضاف الیہ ہوکر مفعول مطلق. جملہ شرطیہ ہے اور اسکی جزا پر مصرعہ اولی دلالت کر رہا ہے

تحقیق لغات :- ذنَب: مصدر. پیچھے لگے رہنا. ذنبہٗ ذنبًا: پیچھا نہ چھوڑنا. کرٌّ: مصدر، حملہ کرنا ـــ دوبارہ پلٹنا. کرَّ (ن) کرورًا: حملہ کرنا، لوٹنا، مڑنا. کہا جاتا ہے: (انہزم عنہ ثم کرَّ علیہ) اس سے شکست کھائی پھر حملہ کیلئے پلٹا. یعنی پینترا بدلنے کے لئے بھاگا. پھر دوبارہ حملہ کیا. جوانبہا: ضمیر کا مرجع الخیل ہے. جوانب: مفرد ہا جانب. اردگرد، پہلو، طرف، کنارہ. اللیث: شیر، درندہ، مجازاً بہادر. ج لیوث. فیہا: ضمیر کا مرجع جوانب ہے. مختتل: اسم فاعل. بھیدی. فریبی، راز اچکنے والا. اختتل اختتالًا ـــ لِسرِّ القوم: لوگوں کے راز اچکنا و ـــ الرَّجلَ: فریب دینا.

ترجمہ :- میں گھوڑ سواروں کا تعاقب کرتا ہوں اور ان کے پہلو بہ پہلو حملہ کرتا ہوں، جبکہ ایک بہادر ان کے پہلو میں بھیدی کی چال چلتا ہے (یعنی میدان جنگ میرے لئے کھیل کا میدان ہے بے خوف وخطر اس میں کلیلیں بھرتا ہوں جبکہ بہادر لوگ دبے پاؤں پہلو بچا کر چلتے ہیں)

وَلِیْ مِنَ الفَیلَقِ الجَأوَاءِ غَمرَتُہَا … إذَا تَقَحَّمَہَا الأَبطَالُ بِالحِیَلِ

اعراب :- (لی) خبر مقدم. (من الفیلق الجاواء) مِن: حرف جار متعلق کائنۃ سے الفیلق: موصوف. الجاواء: صفت. موصوف وصفت مجرور۔ (غمرتہا) مبتدا مؤخر. تقدیر عبارت: ولی غمرۃ کائنۃ من الفیلق الجاواء.

تحقیق لغات :- الفیلق: فوجی دستہ، پانچ ہزار کی پلٹن، نیز مطلق فوج، گھوڑوں کا گروہ، ج فیالق الجاواء: صیغہ صفت. أجوأ کا مؤنث: سرخ سیاہی مائل. جأی (ف) جُؤْءَۃً وجُؤْءَۃً: سرخ سیاہی مائل ہونا. الفیلق الجاواء: ایسا مسلح فوجی دستہ جو ہتھیاروں کی کثرت سے سیاہ نظر آئے. الفیلق: اگرچہ لفظاً مذکر ہے لیکن جمعیت کے معنیٰ کی رعایت سے صفت الجاواء مؤنث لائی گئی ہے۔ جس لفظ میں جمعیت کا معنیٰ ہو وہ مؤنث کے حکم میں ہے. غمرتہا: ضمیر کا مرجع الفیلق ہے. غمرۃ: بفتح غین وسکون میم. سختی. غمرۃ سے مراد ان خطرناک مراحل کی سختیاں ہیں جہاں جان کے لالے پڑ رہے ہوں جیسے میدان جنگ، موت شر ور وفتن ج غمرات وغِمارٌ وغُمَرٌ. تقحم: واحد مذکر غائب ماضی از (تفعّل) گھس پڑا، آچڑھا، اپنے آپ کو بے دیکھے بھالے خطرے میں ڈالدیا. تقحم تقحمًا الأمر: گھس پڑنا، اپنے آپکو کسی معاملہ میں بے خطر ڈالدینا. الأبطال: مفرد بطلٌ. بہادر، شجاع، ہیرو، شہسوار. الحِیَلُ مفرد حیلۃ. تدبیر، حیلہ، ہوشیاری، دور بینی، قوت عمل، فریب، پینترا۔

ترجمہ: ہتھیاروں سے سیاہ نظر آنیوالے لشکر جرار کی سختیاں (جھیلنا) میرا حوصلہ ہے جبکہ بہادر لوگ اس لشکر میں آنا کانی کرتے ہوئے گھستے ہیں

بے خطر کود پڑا آتشِ نمرود میں عشق … عقل تھی محوِ تماشائے لب بام ابھی

وقال القاضی أبو الحسن علی بن عبد العزیز الجرجانی

یَقُوْلُوْنَ لِیْ فِیْكَ انْقِبَاضٌ وَإِنَّمَا … رَأَوا رَجُلًا عَنْ مَوْقِفِ الذُّلِّ أَحْجَمَا

اعراب :- (یقولون) فعل. ھم کی ضمیر مستتر فاعل (لی) فعل سے متعلق (فیك) خبر مقدم (انقباض) مبتدا مؤخر. مبتدا خبر ملکر قول کا مقولہ ہے اور محلاً منصوب ہے. (وإنما) واو حالیہ. إنما: حرف حصر. (رأوا) فعل. ھم کی ضمیر مستتر فاعل (رجلا) مفعول بہ موصوف (عن موقف الذل) أحجما سے متعلق (أحجما) صفت. جملہ حال ہے. تحقیق لغات :- (مص) تنگ دلی، کبیدگی، ترشروئی، بدمزاجی، انشراح وانبساط کی ضد. موقِف: بکسر قاف. اسم ظرف، ٹھہرنے کی جگہ پوزیشن، حالت، رویہ، طرزِ عمل، صورت حال. الذّلّ: مصدر از (ض) ذلّ یذلّ ذلیل ہونا، متواضع ہونا، عاجز ہونا. دوسرے کے قہر اور دباؤ کی بنا پر جو ذلت ہو اسکو ذُلٌّ کہتے ہیں اور بغیر کسی کے قہر اور دباؤ کے خود اپنی سرکشی اور سخت گیری کے باعث جو ذلت حاصل ہو وہ ذِلٌّ کہلاتی ہے. أحجما: واحد مذکر غائب ماضی. اس میں الف اشباع کا ہے. وہ باز رہا، وہ رُک گیا، پیچھے ہٹا. أحجم عن کذا إحجامًا: باز رہنا، پیچھے ہٹنا، اقدام سے رکنا. ترجمہ :- مجھے لوگ کہتے ہیں تیرے اندر بدمزاجی ہے (حالانکہ یہ صحیح نہیں) بات صرف اتنی ہے کہ ایک ایسے آدمی (مجھکو) کو لوگوں نے دیکھا جو ذلت وخواری کی جگہ سے پیچھے ہٹ گیا ہے. (یعنی عوام کے ساتھ زیادہ اختلاط عموماً رسوائی کا باعث ہوتا ہے اس لئے میں ان کی مجالست سے حتی الامکان پرہیز کرتا ہوں. (بات صرف اتنی ہے) مگر میرا یہ رویہ ان کی نگاہوں میں خار بنکر کھٹکتا ہے، چنانچہ کہتے ہیں کہ تو خوش مزاج اور ملنسار نہیں ہے

أُرَیٰ النَّاسَ مَنْ دَانَاهُمْ هَانَ عِنْدَهُمْ ۔۔۔ وَمَنْ أَكْرَمَتْهُ عِزَّةُ النَّفْسِ أُكْرِمَا

اعراب :- (من) شرطیہ مبتدا، (داناھم) دانا: فعل ھو کی ضمیر مستتر فاعل مرجع من ہو کر (ھم) مفعول بہ. فعل فاعل اور مفعول ملکر خبر. مبتدا، خبر ملکر جملہ شرط (ھان عندھم) جزا، دوسرے مصرعہ کا اعراب ظاہر ہے۔

تحقیق لغات :- دانا: واحد مذکر غائب ماضی: قریب ہوا، صحبت اختیار کیا۔ دانا مدانا ۃً : قریب ہونا۔ ھان : واحد مذکر غائب ماضی: ذلیل ہوا، رسوا ہوا، بے عزت ہوا۔ مادہ ھُوْنٌ ہے۔ ھان (ن) ھونا — الرجلُ : ذلیل و رسوا ہونا و — الامر: آسان ہونا، معمولی ہونا۔ أكْرَمَتْ : واحد مؤنث غائب ماضی: تعظیم کیا، عزت بخشا، اکرام کیا، أكرَمَ إكرامًا: تعظیم کرنا، عزت کرنا، بخشش کرنا۔ أكرم نفسه عن المعاصی : اپنے آپ کو گناہوں سے بچایا اور محفوظ رکھا۔ اکرام کے دو معنی آتے ہیں ایک یہ کہ دوسرے پر کرم کیا جائے یعنی اسکو ایسا نفع پہونچایا جائے جسمیں کسی طرح کا کھونٹ نہ ہو۔ دوسرے یہ کہ جو چیز عطا کیجائے وہ عمدہ ہو۔ عزۃ النفس : خودداری، آبرو، شان، حمیت۔ أُكْرِمَا مجہول واحد مذکر غائب اسمیں للف اشباع کا ہے۔ معزز ہوا۔

معنیٰ :- أری أن من خالط الناس صار ذليلا و وضيعًا فی أعينهم، ومن صانته عزة نفسه من مخالطتهم صار مكرّما ومعظّمًا۔

ترجمہ :- میں لوگوں کو دیکھتا ہوں کہ جو بھی ان سے قریب ہوتا ہے وہ ان کی نگاہوں میں بے وزن ہو جاتا ہے اور جس کو خودداری نفس لوگوں کے اختلاط اور قربت سے محفوظ رکھتی ہے وہ معزز ہو جاتا ہے۔

وَلَمْ أَقْضِ حَقَّ العِلْمِ إِنْ كَانَ كُلَّمَا ۔۔۔ بَدَا طَمَعٌ صَيَّرْتُهُ لِيْ سُلَّمَا

اعراب :- (لم أقض) فعل أنا کی ضمیر مستتر فاعل (حق العلم) مضاف مضاف الیہ ہو کر مفعول. فعل فاعل مفعول ملکر جزاء مقدم (إن) حرف شرط (كان) فعل ناقص ہو کی ضمیر مستتر اسم مرجع العلم ہے (كلما) منصوب علی الظرف. کلما میں عامل ہمیشہ اس کا جواب ہوتا ہے۔ کل مضاف ما: مصدریہ ظرفیہ (بدا) فعل (طمع) فاعل. فعل و فاعل تاویل میں مصدر کے ہو کر مضاف الیہ۔ تقدیر عبارت: کل وقت ظهور الطمع۔ (صيرته لی سلما) کلما کا جواب ہے۔ کلما بدا طمع الخ کان کی خبر ہے اور محلاً منصوب ہے۔ كَانَ اپنے اسم اور خبر سے ملکر فعل شرط مؤخر۔

تحقیق لغات :- لم أقضِ : واحد متکلم مضارع مجزوم بلَمْ : میں نے پورا نہیں کیا، ادا نہیں کیا۔ قضی (ض) قضاءً ادا کرنا، پورا کرنا، گذارنا، عزم کرنا، فیصلہ کرنا، حکم جاری کرنا، حاجت پوری کر کے قطع تعلق کر لینا، مرجانا، مار ڈالنا. حقٌّ : فرض، مقررہ حصہ، عدل۔ حق مختلف معنوں میں مستعمل ہے اس کا اصلی معنی مطابقت اور موافقت کے ہیں (۲) وہ چیز جو حکمت مقتضی کے مطابق ایجاد کی گئی ہو. کلما : جب، یہ لفظ مرکب كُلٌّ اور ما سے ہے۔ اس ترکیب میں ظرفیت کی وجہ سے لفظ كُلٌّ ہمیشہ منصوب رہتا ہے اسمیں ظرفیت مَا کی وجہ سے پیدا ہوتی ہے کیونکہ مَا حرف مصدری ہے یا اسم نکرہ ہے بمعنی وقت کے. اکثر کلما کے بعد فعل ماضی آتا ہے جیسے كُلَّمَا نَضِجَتْ جُلُوْدُهُمْ، كُلَّمَا أَضَاءَ لَهُمْ، كُلَّمَا دَعَوْتُهُمْ وغیرہ. سُلَّمَا : زینہ، مراد ذریعہ، وسیلہ ج سلالم

ترجمہ :- اگر میں اپنی غرض کیوقت (حصول غرض کیلئے) علم کو ذریعہ بنالوں تو میں نے علم کا حق ادا نہیں کیا (اگر علم کو دنیاوی اغراض و مقاصد کیلئے ذریعہ بنالیا جائے تو علم کے ساتھ بہت بڑی ناانصافی ہے)

(۱) وَمَازِلتُ مُنحازًا بِعِرضی جَانبًا   مِنَ الذُّلِّ أَعْتَدُّ الصِّيَانَةَ مَغْنَمًا

(۲) إذا قيل هذا منهل قلت قداری   ولكن نفس الحر تحتمل الظما

اعراب[۱] :- (مازلت) فعل ناقص أنا کی ضمیر مستتر اسم. (منحازا) خبر. اسمیں أنا کی ضمیر مستتر ذوالحال (بعرضی) منحازا سے متعلق. (جانبا) حال اول (من الذل) جانباً سے متعلق (أعتد الصيانة مغنما) حال ثانی. تحقیق لغات[۱] (۱) مازلت : واحد متکلم ماضی : میں متواتر رہا، میں ٹلا نہیں، افعال ناقصہ میں سے ہے فاعل کے ساتھ استمرار فعل کا معنی دیتا ہے. مادہ زیلؒ ہے از (س) (منحازا) صیغہ اسم فاعل الگ رہنے والا، دور رہنے والا. إنحاز إنحيازًا — عنه : الگ ہونا، دور ہونا — إليه : مائل ہونا، متوجہ ہونا (العرض) عزت، آبرو، نیک عادت، طبیعت، باعث عزت وفخر. ج أعراض. أعتدّ : واحد متکلم مضارع : میں سمجھتا ہوں، شمار کرتا ہوں از (إعتداد) اس فعل کا تعدیہ دو مفعول کی طرف ہوتا ہے - ترجمہ[۱] :- میں ہمیشہ ذلت وخواری سے پہلو بچا کر اپنی عزت وآبرو کے ساتھ الگ رہا اور عزت وآبرو کی حفاظت کو غنیمت سمجھتا ہوں . تحقیق لغات[۲] :- منہل : پانی کا گھاٹ، چشمہ، راستہ پر پانی پینے کی جگہ ج مناھل. الحُرُّ : آزاد، شریف، خوددار، خالص، سخی، حرّ الفکر : آزاد خیال. تحتمل : واحد مؤنث غائب مضارع . وہ برداشت کرتی ہے، انگیز کرتی ہے، الظماء : پیاس احتمال الظماء : پیاس برداشت کرنا، مجازاً مشقتوں کو جھیلنا، انگیز کرنا.

ترجمہ[۲] : جب کہا جاتا ہے کہ یہ گھاٹ ہے تو کہتا ہوں کہ دیکھ رہا ہوں (مگر پیوں گا نہیں) کیونکہ شریف اور خوددار آدمی کا نفس پیاس کو برداشت کرتا ہے (یعنی کردار کی بلندی مجھ عزیز ہے خواہ اسکی لئے نفس کی ہر تقاضے کو قربان کرنا پڑے جس سے نفس مجروح ہوا سے دور سے سلام)

أُنَزِّهُهَا عَنْ بَعْضِ مَا لَا يُشِينُهَا   مَخَافَةَ أَقْوَالِ العِدىٰ فِيمَ أَولِمَا

اعراب :- (أنزهها) أنزه : فعل أنا کی ضمیر مستتر فاعل ھا : مفعول بہ مرجع النفس ہے (عن) حرف جار أنزہ سے متعلق بعض : مضاف ما : موصولہ (لا يشينها) صلہ. موصول وصلہ مضاف الیہ (مخافة اقوال العدى) مفعول لأجلہ . فيمَ اور لِمَا- اقوال کا بیان ہے .

تحقیق لغات :- أنزّہ : واحد متکلم مضارع از (تفعیل) میں بچاتا ہوں، دور رکھتا ہوں عیب سے پاک کرتا ہوں. مادّہ (نزہٌ) ہے . نزّہ تنزيهاً : پاک کرنا، بری کرنا، دور رکھنا : و— نفسه عن القبيح : نفس کو برائی سے دور رکھنا و— الله عن السوء : خدا کی پاکی بیان کرنا، اور اس کی ذات بابرکات کو ہر عیب سے بالاتر قرار دینا. لا يشينها : ھا ضمیر کا مرجع النفس ہے. يشين : واحد مذکر غائب مضارع منفی. عیب نہیں لگاتا ہے. شان (ض) شيئًا : عیب لگانا، مخافة : اسم ڈر، خوف . از (س) ڈرنا، گھبرانا، أقوال : باتیں . اقوال العدىٰ : دشمنوں کے طعنے وتشنیع . العدى : مفرد ھا عدو. دشمن، جانی دشمن، جارح. فيمَ : فی اور ما سے مرکب ہے . کس بارے میں اور لمَا : ل اور ما ہے. کیوں. کس لئے یعنی چون وچرا .

ترجمہ : دشمنوں کے طعنے وتشنیع اور چون وچرا کے خوف سے میں اپنے نفس کو بعض ایسے امور سے بچاتا ہوں جو نفس کو عیب نہیں لگاتے ہیں .

فأُصْبِحُ عَنْ عَيْبِ اللَّئِيمِ مَسَلَّمًا وقد رُحْتُ فی نَفْسِ الكَرِيمِ معظّما

اعراب :- فاء سببیہ (أصبح) فعل أنا کی ضمیر مستتر اسم. (عن عیب اللئیم) عن حرف جار. فعل سے متعلق. عیبَ : مضاف اللئیم : مضاف الیہ. (مسلّما) خبر جملہ معطوف علیہ. (وقد رُحْتُ) واو حرف عطف. قد رُحْتُ : فعل. أنا کی ضمیر مستتر فاعل. (فی نفس الکریم) فی حرف جار. فعل سے متعلق. نفس : مضاف. الکریم : مضاف الیہ. (معظّما) مفعول بہ. جملہ معطوف.

تحقیق لغات :- أصبح واحد متکلم مضارع. افعال ناقصہ میں سے ہے. إصباحٌ سے مشتق ہے جس کے معنی صبح کرنے کے ہے. میں ہوجاتا ہوں، صبح کرتا ہوں : عیبَ : نکتہ چینی، برائی، دھبہ، نقص، خامی : اللئیم : کمینہ، چھوٹی طبیعت کا، تنگ ظرف، خسیس، دھوکہ باز. ج لِئام مسلّما : صیغہ اسم مفعول. محفوظ، برقرار، بحال. ازتفعیل) رُحتُ : واحد متکلم ماضی. میں ہوگیا، میں شام کے وقت گیا یا آیا. راح (ن) رواحًا : شام کے وقت جانا، مطلق جانا بغیر وقت کی قید کے. معظّم : معزز، مکرم، بڑا.

ترجمہ :- لہذا میں کمینوں کی نکتہ چینی سے محفوظ ہوجاتا ہوں اور شریف انسان کی نگاہ میں معزز ہوجاتا ہوں (یعنی کم ظرف اور تنگ دل لوگوں کو بھی مجھپر کیچڑ اچھالنے کا موقع نہیں ملتا. اور اچھوں کے نزدیک بھی اچھا رھتا ہوں)

وإنّی إذا ما فاتَنِی الامرُ لَمْ أبِتْ أُقَلِّبُ فِكْرِی إثْرَهٗ متَنَدِّما

اعراب :- (إنّی) إنّ حرف تاکید یا ضمیر متکلم. اسم- (إذا) حرف شرط (ما) زائدہ (فاتنی) فاتَ : فعل. نونَ : وقایہ. یا ضمیر مفعول. (الأمر) فاعل. جملہ فعل شرط (لم أبت أقلب فکری) الخ جزاء شرط وجزا ملکر إنّ کی خبر. (لم أبت) فعل ناقص أنا کی ضمیر مستتر اسم (أقلب) فعل أنا کی ضمیر مستتر فاعل ذوالحال (فکری) مفعول (إثرہ) ظرف. إثر مضاف هاء مضاف الیہ. مرجع الامر ہے (متندّما) حال.

تحقیق لغات : فاتنی : واحد مذکر غائب ماضی. فوت ہوگیا، چھوٹ گیا، ہاتھ سے نکل گیا، فات (ن) فوتًا و فواتًا ــ الأمرُ : کام کا وقت گذرنا. فاتہٗ الأمرُ : کسی کام کا نہ ہونا، اور ہاتھ سے نکل جانا. و ــ الشیءَ : تجاوز کرنا. لَمْ أبت : واحد متکلم مضارع مجزوم بلم. میں نے رات نہیں گذاری. بات (ض) بیتًا، بیتوتۃ، بیاتًا : رات گذارنا، رات میں کام کرنا. و ــ فلانًا وبہ وعندہ. کسی کے پاس رات کے وقت آنا، یا رات ہوجانا، کہتے ہیں بَاتَ يَفْعَلُ كذا : جب کوئی رات میں کام کرے أُقلّبُ : واحد متکلم مضارع از تفعیل) میں الٹ پلٹ کرتا ہوں، گھماتا ہوں، قلّب تقلیبًا : الٹنا پلٹنا، ایک حالت سے دوسری حالت کی طرف جانا، متردد ہونا إثْرَ : بکسر ہمزہ پیچھے، بعد، نشان، نقش قدم. علیٰ إثرہ فورًا بعد. متندّمًا : اسم فاعل. شرمندہ، پشیمان، از تفعّل) ترجمہ :- جب کوئی چیز میرے ہاتھ سے نکل جاتی ہے تو شرمندہ ہوکر اسکی فکر میں رات نہیں گذارتا ہوں (یعنی متردد نہیں رہتا ہوں کیونکہ تردد قوت ارادی کے ضعف کا نتیجہ ہے بلکہ میں تلافی مافات کیلئے راست اقدام کرتا ہوں)

ولكنّهُ إنْ جاءَ عَفوًا قَبِلْتُهُ وإنْ مالَ لَمْ أُتْبِعْهُ هلاّ ولَيتَما

اعراب :- (ولكنه) لكن : حرف استدراک هاء : اس کا اسم مرجع الأمر ہے (إن) حرف شرط (جاء) فعل شرط ھو کی ضمیر مستتر فاعل ذوالحال. مرجع الأمر ہے. (عفواً) حال. (قبلته) فعل جزاء. شرط و جزاء ملکر لکنّ کی خبر (و إن) حرف شرط (مال) فعل شرط (لم أتبعه) فعل جزاء. لم أتبع ؛ فعل أنا کی ضمیر مستتر فاعل. ھاء : مفعول اوّل (هلاّ ولیتما) معطوف و معطوف علیہ ہوکر مفعول ثانی.

تحقیق لغات :- عفوًا : عفا یعفو کا مصدر ہے اور اسم بھی، جو چیز بلا مشقت میسر آجائے وہ عفو ہے. محاورہ ہے : خُذْ ماعَفَا لَكَ . جو چیز تمھیں بآسانی بغیر مشقت ملے وہ لے لو. اور بچے ہوئے ضرورت سے زائد مال کو بھی عفو کہتے ہیں. مالَ : واحد مذکر غائب ماضی : جھکا، مڑا، لچکا، مائل ہوا، مادہ مَیْلٌ ہے. اس کا اصلی معنی ہے : حد اعتدال اور راستی سے اِدھر اُدھر مڑجانا، جھک جانا. مال (ض) میلاً — علیه : حملہ کرنا. و — عنه اعراض کرنا. و — الیه : رغبت کرنا. غرض کہ میلٌ کے تمام استعمال میں جھکاؤ کا معنی مشترک ہے. لم أتبع : واحد متکلم مضارع مجزوم بلم : میں پیچھے نہیں پڑا، أتبع إتباعًا (افعال) پیچھے پڑنا، ساتھ چلنا، کسی کے بعد آنا، اس فعل کا تعدیہ دو مفعول کی طرف ہوتا ہے جیسے مصلیان مسجد قبا کے بارے میں قرآن ناطق ہے (فیه رجال یتطهرون) اسکی تفسیر میں حدیث وارد ہوئی کہ (ہم یتبعون الحجر الماء) وہ ڈھیلے کے بعد پانی استعمال کرتے تھے. هلاّ حرف تحضیض ہے هل اور لا سے مرکب ہے بمعنی کیوں نہیں. اگر ماضی پر داخل ہو تو ترک فعل پر ملامت مقصود ہوتی ہے جیسے (هلاّ آمنت) اور اگر مضارع پر ہو تو فعل کی ترغیب مقصود ہوتی ہے جیسے (هلاّ تؤمن) لیتما : حرف تمنی ہے. لیت اور ما سے مرکب ہے بمعنی کاش کہ. ترجمہ :- اور لیکن اگر خود ہی آئے تو اسے قبول کر لیتا ہوں اور اگر پہلو تہی کرے تو اس کے پیچھے حسرت و آرزو میں کف افسوس نہیں ملتا

وأقبِضُ خَطْوِي عَنْ حُظُوظٍ كَثِيرَةٍ إذا لَمْ أنَلْها وافِرَ العِرضِ مُكْرَما

اعراب :- مصرعہ اولیٰ کا اعراب ظاہر ہے. (إذا) شرطیہ. (لم أنل) فعل أنا کی ضمیر مستتر فاعل ذوالحال. ھا : مفعول بہ مرجع حظوظ ہے (وافر العرض) حال اول (مکرما) حال ثانی. جملہ فعل شرط. اسکی جزاء پر مصرعہ اولیٰ دلالت کر رہا ہے.

تحقیق لغات :- أقبض : واحد متکلم مضارع. میں روکتا ہوں. قبض (ض) قبضًا : عنه : روکنا، سمیٹنا، سکوڑنا، کھینچنا. و — علیه : قبضہ کرنا، بھرپور پکڑنا، قابو میں رکھنا. قبضٌ. بسطٌ کی ضد ہے جیسے قرآن میں ہے (الله یقبضُ ویَبْسُطُ) اللہ تنگ کرتا ہے اور کشادہ کرتا ہے. خطوٌ : قدم، ڈگ، وہ فاصلہ جو چلتے وقت دونوں پاؤں کے درمیان ہوتا ہے. تقریبًا ۳۰ انچ. ج خطًی وخطوات. حظوظ : مفرد حظٌّ. حصہ، لطف، ثمرہ، فائدہ، قسمت، خوش نصیبی، نیک بختی، فراخی مال، خوشی. وافر العِرض : باعزت. وفر (ض) وفرًا — له المال : زیادہ کرنا، پورا کرنا. و — عِرضَ فلانٍ : عزت افزائی کرنا، حفاظت کرنا. مکرمًا : اسم مفعول از (افعال) معزز.

معنیٰ :- وکثیرا ما أجتنب عن حظوظ کثیرۃ یتدنس بها عرضی ویتلطخ بالقبح والمکروہ.

ترجمہ :- بہت سی پسندیدہ چیزوں سے اپنا قدم روکتا ہوں جبکہ انھیں عزت و آبرو کیساتھ نہ پاسکوں. (ایسی تمام خواہشات کو قربان کر دیتا ہوں جن سے عزت و آبرو پر حرف آئے)

۵

اے طائر لاہوتی اس رزق سے موت اچھی جس رزق سے آتی ہو پرواز میں کوتاہی

(۱) وأَكْرِمُ نَفْسِيْ أَنْ أُضَاحِكَ عَابسًا ۔ وأَنْ أَتَلَقّٰى بالمَدِيْحِ مُذَمَّمَا
(۲) وكم طالبٍ رقّي بنُعماه لم يصل ۔ اليه وإن كان الرئيسُ المعظَّما

اعراب[۱]:- (أكرم) فعل أنا کی ضمیر مستتر فاعل (نفسی) مفعول بہ (أن أضاحك) اصل میں عن أضاحك ہے۔ أن أضاحك: تاویل میں مصدر کے ہو کر أكرم سے متعلق (عابساً) أضاحك کا مفعول بہ۔ دوسرے مصرعہ کا اعراب ظاہر ہے۔ تحقیق لغات:۔ أكرم نفسی عن الضحك: میں ہنسنے سے اپنے کو بالاتر سمجھتا ہوں، دور رکھتا ہوں۔ عابس: ترش رو، بدمزاج، شیر درندہ۔ أتلقّی: واحد متکلم مضارع منصوب بأن: میں سامنے آتا ہوں، رو در رو ہوتا ہوں، استقبال کرتا ہوں۔ تلقّی (تفعّل) تلقّیاً۔ الشیٔ لما، استقبال کرنا۔ و۔ الشیٔ منہ: سیکھنا۔ المدیح: مدحیہ کلام۔ مذمّم: مذموم، برا، گندہ۔ ترجمہ:۔ کسی ترش رو آدمی سے ہنس کر بولنے اور مدح سرائی کیساتھ کسی گندے آدمی کا استقبال کرنے سے میں اپنے آپ کو بالاتر سمجھتا ہوں (یعنی جو قابل عزت نہ ہوں ان سے ظاہری رواداری اور کھوکھلی ہنسی سے پرہیز کرتا ہوں)

اعراب[۲]:- (کم) ممیز مبتدا (طالب) تمیز۔ اسم فاعل ھو کی ضمیر مستتر فاعل (رقی) مفعول بہ (بنعماہ) طالب سے متعلق۔ ھاء: ضمیر کا مرجع طالب ہے۔ (لم یصل) خبر۔ ھو کی ضمیر مستتر فاعل ذوالحال۔ مرجع طالب ہے (الیہ) فعل سے متعلق۔ ھاء ضمیر مجرور کا مرجع رقی ہے۔ وإن كان الرئيس المعظما: جملہ حال واقع ہے۔ تحقیق لغات:۔ رق: غلامی۔ (نعمی) بضم نون: نعمت۔ دولت، خوش حالی۔ معظّم: بڑا، قابل تعظیم۔ ترجمہ:۔ اپنی دولت کے صدقے میں بہتیرے میری غلامی کے طالب مقصد میں کامیاب نہ ہو سکے اگرچہ اپنے گھر کے بڑے رئیس کیوں نہ ہوں (آزادی نفس کیلئے دولت کو حقارت سے ٹھکرا دیا)

(۱) وكم نعمةٍ كانت على الحُرِّ نقمةً ۔ وكَمْ مَغْنَمٍ يَعْتَدُّهُ الحُرُّ مَغْرَمَا
(۲) ولَمْ أَبتذل في خدمة العلم مُهجتي ۔ لأَخدمَ من لاقيت لكنْ لأُخدَمَا

اعراب[۱]:- (کم) ممیز (نعمة) تمیز۔ ممیز تمیز ملکر مبتدا، (كانت علی الحر نقمة) جملہ خبر مصرعہ ثانی کا اعراب ظاہر ہے۔ تحقیق لغات:۔ نعمة: انعام، آسائش، تنعم، عطا، ناز، احسان، مہربانی، برکت۔ ج نِعَمٌ وأَنْعُمٌ۔ نقمة: النون مثلثة والقاف ساکنة۔ انتقام کا اسم ہے: سزا، عذاب، دکھ۔ إنتقم إنتقام۔ منہ: سزا دینا، بدلہ دینا بدلہ لینا، مغنم: غنیمت، وہ چیز جو بلا محنت و مشقت ہاتھ آجائے خواہ دشمن سے ہو یا کسی اور سے۔ ج مغانم۔ یعتدّ: واحد مذکر غائب مضارع: شمار کرتا ہے، سمجھتا ہے۔ مغرم: اسم مصدر: خسارہ، نقصان، تاوان، قرض،

ترجمہ[۱]:- اور بہتیری نعمتیں شریف انسان کیلئے ایک عذاب ہیں۔ اور شریف انسان بہت سی نعمتوں کو خسارہ سمجھتا ہے۔ تحقیق لغات: لم أبتذل: واحد متکلم مضارع مجزوم بلم: میں نے بیفائدہ خرچ نہیں کیا، میں نے ذلیل نہیں کیا، بیقدر نہیں بنایا۔ إبتذال المهجة: جان ہلکان کرنا، جان کی بازی لگانا، خدمة: بندگی، نوکری ج خدمات۔ مهجة: دل، روح، خون دل، جان، ہر شیٔ کا خلاصہ۔ لأخدم: لام تعلیلیہ۔ فعل واحد متکلم مضارع معروف۔ منصوب بتقدیر أن بعد لام۔ میں خدمت کروں، بندگی کروں۔ لأخدما: لام تعلیلیہ۔ فعل واحد متکلم مضارع مجہول منصوب بتقدیر أن بعد لام۔ میں خدمت کیا جاؤں الف اشباع کا ہے۔

ترجمہ[۲]:- علم کی خدمت میں جان کی بازی میں نے اس لئے نہیں لگائی ہے کہ ملاقاتیوں کی خدمت کروں بلکہ اس لئے کہ میری خدمت کی جائے۔

أأسقي به غرسًا وأجنيه ذلةً إذاً فاتباعُ الجهلِ قد كان أحزما

اعراب :- (أ) استفہام انکاری۔ (أسقي) فعل أنا کی ضمیر مستتر فاعل (به) فعل سے متعلق ضمیر مجرور کا مرجع العلم ہے (غرسا) مفعول بہ۔ جملہ معطوف علیہ۔ (واو) حرف عطف۔ (أجنيه) أجني : فعل أنا کی ضمیر مستتر فاعل هاء : ضمیر مفعول بہ مرجع غرسٌ ہے (ذلة) مفعول ثانی۔ (إذاً) یہ اعادۂ ماسبق کے لئے آتا ہے اور اس کے بعد ایک جملہ محذوف ہوتا ہے تقدیر عبارت : إن سقيت به غرسًا وجنيت ذلة (فاتباع) فاء جزائیہ۔ إتباع الجهل : مبتدا، (قد كان أحزما) خبر

تحقیق لغات :- أسقي : واحد متکلم مضارع۔ میں سیراب کرتا ہوں، سینچتا ہوں۔ سقي (ض) سقياً پانی پلانا، سیراب کرنا، سینچنا۔ غرس : پودا، درخت، جو زمین میں گاڑا جائے۔ ج اغراس أجني : واحد متکلم مضارع : میں چنتا ہوں، خوشہ چینی کرتا ہوں، حاصل کرتا ہوں۔ جني (ض) جنياً — الثمر : پھل توڑنا، خوشہ چینی کرنا۔ إتباع : مصدر، پیروی کرنا، پیچھے پیچھے چلنا، نقشِ قدم پر چلنا۔ الجهل : نادانی، بے خبری۔ أحزم : صیغہ اسم تفضیل۔ زیادہ دانشمندی اور ہشیاری۔ حزم (ک) حَزْمًا وحزامة : دانشمند ہونا۔ دوراندیش ہونا، محتاط ہونا۔ معنیٰ :- أأسقي بماء العلم شجرة وأتناول منها ثمرة الذُّل والهوان (لا يمكن لي هذا) وإن أفعل هذا فلا شك أن إتباع الجهل أفضل وأحزم من هذا الفعل المذموم۔

ترجمہ :- کیا میں علم کے پانی سے کسی درخت کی آبیاری کروں اور اس سے ذلت وخواری کا پھل توڑوں (ایسا نہیں کرسکتا) اگر ایسا کروں تو جہالت کی پیروی زیادہ دوراندیشی اور ہوشیاری کی بات ہوگی۔

(۱) ولو أنَّ أهلَ العلمِ صانوهُ صانهم ولو عظَّموهُ في النُّفوسِ لعُظِّما

(۲) ولكن أهانوهُ فهانوا، ودنَّسُوا مُحيّاه بالأطماعِ حتى تجهّما

اعراب[۱] :- (لو) حرف شرط۔ (أن) حرف تاکید۔ (أهل العلم) اسم۔ (صانوه) جملہ خبر۔ أنّ اپنے اسم اور خبر سے ملکر تاویل میں مفرد کے ہوکر فاعل فعل محذوف کا۔ تقدیر عبارت ولو ثبت أن أهل العلم صانوه۔ (صانهم) یہ جملہ لوْ کا جواب ہے۔ مصرعہ ثانی کا اعراب ظاہر ہے۔ تحقیق[۱] لغات :- صانوا : جمع مذکر غائب ماضی : انھوں نے حفاظت کی، بچایا۔ صانهٗ (ن) صونًا وصيانةً : حفاظت کرنا۔ و — العرضَ : عیوب سے عزت کو بچانا۔ عظّموا : جمع مذکر غائب ماضی : انھوں نے تعظیم و توقیر کی، عظمت بخشی۔ از (تفعیل)، عظّما : واحد مذکر غائب ماضی مجہول۔ از (تفعیل) تعظیم وتوقیر کی گئی۔ الف اشباع کا ہے۔ ترجمہ[۱] :- اگر اہل علم اسکی (علم) حفاظت کرتے تو وہ (علم) بھی ان کی حفاظت کرتا اور اسکی عظمت لوگوں کے دلوں میں بٹھلاتے تو اسکی (علم) قدر کیجاتی۔ (مگر دنیا کی ہوس نے قبائے علم کو داغدار کردیا۔ اس لئے آج علم کی حیثیت ایک جنس کاسد سے زیادہ نہیں رہی)

اعراب[۲] :- (لكن) حرف استدراک۔ (أهانوا) فعل۔ واو جمع فاعل۔ هاء ضمیر مفعول بہ جملہ معطوف علیہ (فهانوا) فاء تعلیلیہ، هانوا فعل با فاعل۔ (ودنسوا الخ) جملہ معطوف ہے أهانوه پر۔ تحقیق لغات :- أهانوا : جمع مذکر غائب ماضی۔ انھوں نے توہین کی، رسوا و ذلیل کیا۔ از (إهانة) هانوا : جمع مذکر غائب ماضی۔ وہ ذلیل رسوا ہوئے، ہلکے ہوگئے۔ دنّسوا : جمع مذکر غائب ماضی : انھوں نے میلا کردیا، داغدار بنادیا، ملوث کردیا، عیب دار بنادیا، از (ن) (مُحَيَّا) بضم میم وفتح حا وتشدید یا : چہرہ، منہ۔ أطماع : مفرد ہا طمع : لالچ، ہوس، تجهّما : واحد مذکر غائب ماضی : مسخ ہوگیا، داغدار ہوگیا، چہرہ بگڑ گیا۔ از (تفعّل)، ترجمہ[۲] :- مگر لوگوں (اہل علم) نے اسکو ذلیل کردیا، اور لالچ کی گندگیوں سے اسکے چہرے کو میلا کردیا۔ یہانتک کہ وہ (چہرہ) بگڑ گیا۔ لہذا وہ بھی ذلیل اور بے وزن ہوگئے۔

(۱) وَمَا کُلُّ بُرُوْقٍ لَاحَ لِی یَسْتَفِزُّنِیْ ‏ ‏ وَلَا کُلُّ مَنْ فِی الْأَرْضِ أَرْضَاهُ مُنْعِمًا

(۲) وَلٰکِنْ إِذَا مَا اضْطَرَّنِی الضُّرُّ لَمْ أَبِتْ ‏ ‏ أُقَلِّبُ فِکْرِیْ مُنْجِدًا ثُمَّ مُتْهِمًا

اعراب[۱]: (ما) نافیہ (کل) مبتدا، مضاف۔ برق: مضاف الیہ موصوف (لاح لی) صفت (یستفزنی) جملہ خبر۔ واو حرف عطف (کل) مبتدا، مضاف (من) مضاف الیہ موصول، (فی الارض) استقر: فعل محذوف سے متعلق (أرضاہ) خبر۔ أرضا: فعل ھاء ضمیر مفعول بہ ذوالحال (منعما) حال۔

تحقیق لغات[۱]:- برق: بجلی، چمک، مجازاً ہر لبھانے والی چیز ج بروق لاح: واحد مذکر غائب ماضی از لوح (ن) ظاہر ہوا، چمکا۔ یستفز: واحد مذکر غائب مضارع از استفزاز: مادہ (ف۔ ز۔ ز) وہ ڈگمگا دیتا ہے، قدم اکھاڑ دیتا ہے۔ أرضا: واحد متکلم مضارع۔ راضی ہوتا ہوں، پسند کرتا ہوں۔ منعما: اسم فاعل از (انعام) انعام دینے والا، احسان کرنیوالا۔ ترجمہ[۱]:- ہر چمکدار چیز (سیم و زر، دولت) میرے قدم ڈگمگاتی (مجھ بھاتی) نہیں ہے اور نہ ہی روئے زمین پر انعام کرنیوالا شخص مجھے پسند ہے۔

اعراب[۲]:- (لکن) حرف استدراک۔ (إذا) حرف شرط۔ (ما) زائدہ (إضطرنی الضر) فعل شرط لم أبت أقلب الخ: جزا، (أقلب) فعل أنا کی ضمیر مستتر فاعل ذوالحال۔ (منجدا) اور (متہما) معطوف و معطوف علیہ ہوکر حال۔ تحقیق لغات: اضطر: واحد مذکر غائب ماضی از (اضطرار) اسنے مجبور کیا، پریشان کیا، بے بس کر دیا، الضر: بضم ضاد۔ اسم ہے: بدحالی، تکلیف، بیماری، سختی، نقصان، منجدا: اسم فاعل از (انجاد) سرزمین نجد میں جانیوالا۔ متہم: اسم فاعل از (اتہام) تہامہ کے علاقہ میں جانیوالا۔ نجد اور تہامہ ایسی زمین کو کہتے ہیں جسمیں نشیب و فراز ہو۔ چنانچہ نجد و تہامہ میں جانے سے کنایہ ہے۔ پس و پیش میں رہنا، غیر مطمئن ہونا۔

ترجمہ:- مگر جب تنگدستی مجھے مجبور کرتی ہے تو اپنا خیال نجد و تہامہ میں نہیں دوڑاتا ہوں (یعنی پس و پیش اور بیقراری میں نہیں رہتا بلکہ صبر و ضبط کیساتھ اپنی خودداری اور وقار کا دامن تھامے رکھتا ہوں۔

إِلٰی أَنْ أَرَیٰ مَا لَا أَغُصُّ بِذِکْرِہِ ‏ ‏ إِذَا قُلْتُ قَدْ أَسْدَیٰ إِلَیَّ وَأَنْعَمَا

اعراب:- (إلی) حرف جار۔ اقلب سے متعلق (أن أری) أن: مصدریہ۔ أری: فعل أنا کی ضمیر مستتر فاعل (ما لا أغص) ما موصولہ۔ لا أغص: صلہ۔ موصول وصلہ ملکر مفعول۔ فعل و فاعل اور مفعول تاویل میں مصدر کے ہوکر مجرور۔ (بذکرہ) جار مجرور أغص سے متعلق۔ مصرعہ ثانی کا اعراب ظاہر ہے۔

تحقیق لغات:- لا أغص: واحد متکلم مضارع منفی: میرا گلا نہیں گھٹتا ہے، میرا دم نہیں گھٹتا ہے۔ غص (ن) بالطعام أو بالماءِ غصًّا: کھانا یا پانی کا گلے میں اٹکنا، دم گھٹنا۔ قد أسدی: واحد مذکر غائب ماضی قریب۔ اس نے احسان کیا، انعام دیا أسدی إلیہ إسداءً: احسان کرنا، انعام دینا۔ و بینہما: اصلاح کرنا۔ أنعما: واحد مذکر ماضی۔ الف اشباع کا ہے: اسنے انعام کیا، نعمت سے نوازا۔ أنعم علیہ إنعامًا: انعام کرنا، نعمت سے نوازنا۔ خواہ ظاہری نعمت ہو مال و منال کی صورت میں، یا باطنی ہو فضل و کمال کی صورت میں۔

معنیٰ:- لم أبت أقلب فکری حتی أری أمرا لا یحزننی ذکرہ حین أذکرہ و أقول أن فلانا أحسن إلیّ وأنعمنی۔

ترجمہ:- یہانتک کہ میں دیکھ لوں وہ بات کہ جس کے کہنے سے میرا دم نہ گھٹے (یعنی) جب یہ کہوں کہ فلاں نے مجھ پر انعام واکرام کیا ہے (تو اس بات کو کہنے سے میرا گلا نہ رندھے اور رنج و غم سے دم نہ گھٹے، یعنی تنگدستی اور عسرت میں صرف اس شخص کی اعانت قبول کرتا ہوں جو بعد میں اپنا احسان جتا کر مجھے ذلیل نہ کرے)

وقال آخر

وَلَاتَحْسَبَنَّ الْمَجْدَ يُوْرَثُ بِالنَّسَبِ ۔ وَلَاتَتَّكِلْ إِلَّاعَلٰى مَا نَعَلْتَهُ

اعـــراب: ظاہر ہے۔

تحقیق لغات:- لاتتكل: واحد مذکر حاضر نہی: تو بھروسہ نہ کر، اعتماد نہ کر۔ إِتَّكَلَ إِتِّكَالًا فی الأمر علی فلان: بھروسہ کرنا، دوسرے پر اعتماد کرنا و — علی اللہ: خدا پر بھروسہ کرنا، مطیع و فرمانبردار ہونا۔ لاتحسبنّ: واحد مذکر حاضر نہی با نون ثقیلہ: تو ہرگز گمان نہ کر، تو ہرگز خیال نہ کر۔ حسِبَ (س) حِسبانًا و محسبَۃً: گمان کرنا۔ خیال کرنا۔ مادّہ حِسبانٌ ہے حِسبانٌ: بکرجار کا مفہوم یہ ہے کہ دو نقیضوں میں سے ایک کا خیال قلب میں اسطرح جم جائے کہ دوسرے کا خطرہ دل میں نہ گذرے۔ یورث: واحد مذکر غائب مضارع مجہول: وراثت میں دیجاتی ہے، وارث بنایا جاتا ہے۔ أَوْرَثَ إِيرَاثًا: وارث بنانا۔ مادۂ اشتقاق (إرثٌ، وراثۃٌ اور تراثٌ) ہے۔ بلا بیع و شراء اور بلا ہبہ و نذرانہ جو ملکیت دوسرے کی طرف منتقل ہوتی ہے وہ وراثت کہلاتی ہے۔ علم و ہنر اور فضل و کمال جو ایک قوم سے دوسری قوم کی طرف یا ایک فرد سے دوسرے فرد کی طرف منتقل ہوتا ہے اسکو بھی وراثت کہتے ہیں، یہی دوسری صورت یہاں پر مراد ہے۔ النسب: رشتہ داری، قرابت، خاندان ج انساب۔

ترجمہ :- تو صرف اپنے کردار پر بھروسہ کر اور خوب سمجھ لے کہ بزرگی کوئی موروثی چیز نہیں کہ خاندان کی طرف سے حاصل ہو۔ (قیادت و سیادت اور عزت و وقار کی عمارت ذاتی صلاحیت اور فضل و کمال کی بنیاد پر کھڑی ہوتی ہے۔ جو آدمی کھوکھلا ہوا اور پدرم سلطان بود کا نعرہ لگائے تو اس نعرے کی حیثیت صدائے بازگشت سے زیادہ نہیں جو فضا میں تحلیل ہو کر رہ جاتی ہے)

۵

پ کا علم نہ بیٹے کو اگر از بر ہو ۔ پھر پسر قابل میراث پدر کیوں کر ہو

(۱) فَلَيْسَ يَسُوْدُ الْمَرْءُ إِلَّا بِنَفْسِهِ ۔ وَإِنْ عَدَّ آبَاءً كِرَامًا ذَوِي حَسَبْ

(۲) إِذَا الْغُصْنُ لَمْ يُثْمِرْ وَإِنْ كَانَ شُعْبَةً ۔ مِنَ الْمُثْمِرَاتِ، إِعْتَدَّهُ النَّاسُ فِي الْحَطَبِ

اعراب[1] :- (فلیس) فا ر تعلیلیہ (لیس) فعل ناقص (یسود) فعل ہو کی ضمیر مستتر فاعل ذوالحال، (المرء) اسم۔ (إلا) حرف استثناء لغو۔ (بنفسہ) یسود سے متعلق۔ (إن) حرف شرط (عدّ) فعل شرط ھو کی ضمیر مستتر فاعل (آباءً) موصوف (کرامًا) صفت اول (ذوی حسب) صفت ثانی۔ موصوف صفت ملکر مفعول بہ۔ إن: شرطیہ کی جزا محذوف ہے جس پر مصرعہ اولیٰ دلالت کر رہا ہے۔ إنْ اور اس کا ما بعد حال واقع ہے یسود کی ضمیر سے۔

تحقیق لغات[1]:- یسود: واحد مذکر مضارع: سرداری کرتا ہے۔ ساد (ن) سیادۃً و سودًا قومَہ: قوم کا سردار ہونا۔ عدّ (ن) عدًّا و تعدادًا — الشیٔ: شمار کرنا، گننا۔ کرام: مفرد ہا کریم۔ شریف، باکمال۔ حسب: ذاتی بزرگی، شرافت بالفعل۔

ترجمہ[1] :- انسان صرف اپنی ذات (ذاتی فضل و کمال) سے سرداری پاتا ہے، اگرچہ وہ اپنے شریف اور صاحب فضل و کمال آباء و اجداد کا شمار کرتا رہے (مگر کچھ کام نہیں آئے گا جبتک ذاتی لیاقت و صلاحیت اور کردار و عمل کی بلندی سے آراستہ نہ ہو)

تحقیق لغات[2] :- الغصن: درخت کی ٹہنی ج غصون و أغصان۔ لم یثمر: واحد مذکر غائب مضارع مجزوم بلم: پھل نہیں دیا۔ أثمر إثمارًا از (افعال) پھل دینا۔ شعبۃ: درخت کی شاخ، ہر شئ کا ٹکڑا، براغ۔ الحطب: خشک لکڑی، ایندھن۔

ترجمہ :- جب شاخ پھل دار نہ ہو تو لوگ اسکو ایندھن سمجھتے ہیں، خواہ وہ (شاخ پھل دار درختوں کا ایک حصہ ہو۔

وقال عبد الله بن معاویة بن عبد الله بن جعفر الهاشمی

لَسْنَا وَإِنْ كَرُمَتْ أَوَائِلُنَا ... يَوْمًا عَلَى الْأَحْسَابِ نَتَّكِلُ

نَبْنِي كَمَا كَانَتْ أَوَائِلُنَا ... تَبْنِي وَنَفْعَلُ مِثْلَ مَا فَعَلُوا

اعراب(۱) :- (لسنا) فعل ناقص۔ نا ضمیر متکلم اسم۔ (وإن) وصلیہ (کرمت) فعل (أوائلنا) مضاف ومضاف الیہ ملکر فاعل۔ پورا جملہ حال واقع ہے (لسنا) کی ضمیر سے (یومًا) ظرف (علی الاحساب) نتکل سے متعلق۔ (نتکل) (لسنا) کی خبر۔

تحقیق لغات(۱) :- أوائل: مفردہا أوّل: ابتدار، آغاز، پہلے، اگلے، مراد اسلاف ہیں۔ أوّل: کا مادہ اشتقاق أَوْلٌ ہے جس کے معنی ہیں اصل کی طرف رجوع کرنا۔ اور أوّل کی اصل أَوَلُ ہے، أَوْ کو ادغام کرکے أوّل کر لیا گیا ہے۔ یہ اصل میں صفت ہے، یعنی وہ جس پر اس کا غیر مرتب ہو جب اول کا استعمال بطور صفت ہو تو غیر منصرف ہوتا ہے جیسے: لقیتُهٗ عامًا أوّلَ اور اس کے علاوہ صورتوں میں منصرف رہتا ہے جیسے: (ما رأیتُ له أوّلًا وآخِرًا) وغیرہ جب اسکو اللہ کی صفت میں استعمال کیا جائے تو اس کے معنیٰ اس ذات کے ہوں گے جس پر کسی چیز کو سبقت نہیں۔ أحساب: مفردہا حَسَبٌ خاندانی شرافت۔ ترجمہ(۱) :- کسی دن ہم خاندانی شرافت پر تکیہ نہیں کرتے گو ہمارے اسلاف معزز اور باکمال رہے ہوں۔ تحقیق لغات(۲) :- نبني: جمع متکلم مضارع: ہم بناتے ہیں، تعمیر کرتے ہیں۔ بنی (ض) بناءً وبنیانا: البیت: تعمیر کرنا۔

ترجمہ(۲) :- ہمارے اسلاف جس طرح (بزرگی کی تعمیر) کرتے تھے ہم بھی کرتے ہیں اور جیسے کام وہ کرتے تھے ہم بھی کرتے ہیں (یعنی اگر وہ کردار کے غازی تھے تو ہم بھی کردار کے غازی ہیں، محض انکے نام پر ہم اپنی ۔۔۔دت کا سکہ نہیں چلاتے ہیں۔

وقال: عامرُ بنُ الطُّفَيْلِ العامريُّ وكانَ سيِّدَ قومِهِ جاهليٌّ أدركَ الإسلامَ ولم يُسْلِمْ وهو الذي غدرَ بأصحابِ بئرِ معونةَ، وكانَ أتى النبيَّ صلى اللهُ عليه وسلم هو وأربدُ بنُ قيسٍ أخو لبيدٍ الشاعرِ لأمِّهِ[۱] يريدُ أنِ الفَتْكَ[۲] به واتَّفقا على[۳] أن يَشْغَلَهُ[۴] أربدُ ويضربَهُ عامرٌ فلم يستطعْ عامرٌ ذلك ورجعا وبلغَ النبيَّ صلى اللهُ عليه وسلم أمرُهما فدعا عليهما[۵]، فأمّا أربدُ فأصابتْهُ الصاعقةُ[۶] فماتَ وفيهِ نزلتْ ويُرْسِلُ الصواعقَ فيُصيبُ بها[۷] مَنْ يشاءُ وأمّا عامرٌ فرجعَ إلى منزلِهِ وكانَ نزولُهُ على امرأةٍ سلوليّةٍ فغُدَّ[۸] فماتَ وهو يقولُ أغُدّةً[۹] كغُدّةِ البعيرِ وموتًا[۱۰] في بيتِ السلوليّةِ.

---

[۱] أخو لبید الشاعر لأمّه: لبید شاعر کا ماں جایا بھائی۔ [۲] الفتك به: غفلت میں اچانک قتل کرنا۔ [۳] اتفقا علی: ان دونوں نے طے کیا۔ [۴] أن یشغله أربد: نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو اربد حقیقت حال سے غافل کردے۔ [۵] فدعا علیهما: تو ان دونوں پر بددعا فرمادی۔ [۶] فاصابته الصاعقة: اس پر بجلی گر پڑی۔ [۷] فیصیب بها: تو ان بجلیوں کو جس پر چاہتا ہے گرا دیتا ہے۔ [۸] فغُدَّ: ماضی مجہول۔ تو وہ طاعونی گلٹی میں مبتلا ہو گیا۔ [۹] أغدّةً یعنی أأُقاسي غُدّةً: کیا میں اونٹ کی گلٹی کی طرح طاعونی گلٹی میں مبتلا ہوں گا۔ [۱۰] وموتًا ای أموتُ موتًا: اور میں مروں گا سلولیہ کے گھر میں۔

وقال آخر

(۱) لعمرك ما الرزيّة فقدُ مال   ولا فرسٌ يموتُ ولا بعيرُ

(۲) ولكنّ الرزيّة فقدُ حُرٍّ   يموتُ لموتِه خلقٌ كثيرُ

---

(۱) اعراب:- (لعمرك) لام ابتدائیہ، (عمرك) مضاف مضاف الیہ ملکر مبتدا (قسمی) محذوف اسکی خبر یعنی لعمرك قسمی. (ما الرزية) ما: نافیہ (الرزية) مبتدا (فقد مال) خبر (ولا فرس الخ) خبر پر معطوف ہے.

(۲) اعراب:- (لکن) حرف استدراک. (الرزية) اسم (فقد حر) خبر (حر) موصوف (یموت) صفت (لموته) یموت سے متعلق (خلق کثیر) موصوف صفت یمُوت کا فاعل۔

(۲-۱) تحقیق لغات:- لَعَمْرُكَ یالعمری: اس کا استعمال بطور قسم کے ہوتا ہے اور عین ہمیشہ مفتوح ہوتا ہے. بمعنی تیری زندگی کی قسم. الرزيّة: بڑی مصیبت، تکلیف. ج رزایا. مادّہ (رزأ) ہے. فقد: مصدر: گم کرنا، محروم ہونا، کھونا. فقد کا (ض) فقداً و فِقداناً و فُقداناً: کھونا، محروم ہونا، گم کرنا:

معنیٰ:- لیست المصيبة العُظمىٰ فقدان مال ولا موت فرس ولا بعير بل المصيبة العظمىٰ أن يموت رجل حر كريم فيموت لموته خلق عظيم لأن موته أمرٌ عظيمٌ.

(۲-۱) ترجمہ:- تیری زندگی کی قسم مال کھو دینا، گھوڑے اور اونٹ کا مر جانا کوئی مصیبت نہیں ہے لیکن بڑی مصیبت کسی ایسے شریف انسان کا مرجانا ہے کہ جس کی موت سے عظیم مخلوق مرجاتی ہے۔

وما كان قيسٌ هُلكُهٗ هُلكُ واحدٍ   ولكنّهٗ بُنيانُ قومٍ تهدّما

وقال أبو داؤد الإيادي الجاهلي

(۱) لا أعُدُّ الاقتارَ عُدماً ولكن   فقدُ مَن قد رُزِئتُهُ الإعدامُ

(۲) مَن رِجالٌ مِنَ الاقاربِ بادُوا   مِن حُذاقٍ هُمُ الرؤُوسُ العِظامُ

---

(۱) اعراب:- (لا أعد) فعل. أنا کی ضمیر مستتر فاعل (الاقتار) مفعول اوّل (عدما) مفعول ثانی (ولکن) واو حرف عطف (لکن) حرف استدراک. (فقد) مبتدا مضاف (من) مضاف الیہ موصول (قد رُزئته) صلہ (الاعدام) خبر.

(۲) اعراب:- (من رجال) بیان ہے من قد رزئته کا (من) موصوف (من الاقارب) صفت. موصوف وصفت ملکر مبتدا ثانی (بادوا) خبر (من حذاق) بادوا سے متعلق. مبتدا ثانی اپنے خبر سے ملکر مبتدا اوّل کی خبر (هم) مبتدا. (الرؤوس) خبر.

(۱) تحقیق لغات:- (الاقتار) تنگدستی، مال کی قلت، محتاج ہونا. اقتر اقتاراً: مال کا کم ہونا. — علیٰ عیاله: اہل وعیال پر نان ونفقہ میں تنگی کرنا. — الله رزقه: خدا کا رزق تنگ کرنا. عدما: محتاجگی، فقر وفاقہ. رزئته: ھاء ضمیر کا مرجع مَن ہو رزئت: واحد متکلم ماضی: میں نے حاصل کیا، کم کیا. رزأ (ف) رزءً — الرجل ماله: کچھ حاصل کرنا، کم کرنا. الاعدام: فقیری، محتاجگی.

(۱) ترجمہ:- میں مال کی قلت کو، محتاجی نہیں سمجھتا ہوں اور لیکن اس آدمی کی موت محتاجی ہے جس سے میں بھلائی حاصل کرتا تھا۔

(۲) تحقیق لغات:- الاقارب: مفرد اقرب: قریبی رشتہ دار. حذاق: شاعر کے قبیلہ کا نام الرؤس: سردار. العظام: مفرد عظیم. بڑے، باوقار.

(۲) ترجمہ:- یعنی قبیلہ حذاق کے لوگ جو رشتہ دار تھے ہلاک ہوگئے، دراصل وہی لوگ بڑے سردار تھے۔

(۱) فِيهِمْ لِلْمُلَائِنِيْنَ أَنَاةٌ　　وعُرَامٌ إِذَا يُرَادُ عُرَامٌ

(۲) فَعَلٰى إِثْرِهِمْ تَسَاقَطُ نَفْسِي　　حَسَرَاتٍ، وَذِكْرُهُمْ لِي سَقَامٌ

(۱) تحقیق لغات:- (فیهم) هم: کا مرجع رجالٌ ہے (ملائنین) مفرد ہا ملائن. سنجیدہ لوگ، نرمی برتنے والے لاینهٔ ملائنةً دِیاناً: نرمی برتنا، ملاطفت کرنا، مہربانی سے پیش آنا، چاپلوسی کرنا (أناة) سنجیدگی، متانت، بردباری، وقار، صبر، مہلت، مادّہ (أنیٌ) ہے. تأنیٌ تانیاً — فی الأمر وبه: انکساری سے سلوک کرنا، انتظار کرنا، غور و فکر کرنا. و — الرجلَ: مہلت دینا. (عرام) بضم عین. بدخلقی، سخت مزاجی. عرم (ن) عَرْماً — فلاناً: بدخلقی سے پیش آنا، شوخی کرنا. (یراد) واحد مذکر مضارع مجہول: ارادہ کیا جاتا ہے.

(۱) ترجمہ:- ان میں سنجیدہ لوگوں کے لئے سنجیدگی ہے، اور ان کے ساتھ جب بدخلقی کا معاملہ کیا جائے تو پھر ان میں بدخلقی ہے. (۲) اعراب:- (فعلی) فار تعلیلیہ (علی إثرهم) تساقط سے متعلق (تساقط) فعل (نفسی) فاعل (حسرات) تمیز (وذکرهم) واو حرف عطف (ذکرهم) مبتدار (لی) (سقام) سے متعلق (سقام) خبر.

(۲) تحقیق لغات:- إثرَ: پیچھے، نقش قدم ج آثار. تساقط: واحد مؤنث غائب مضارع: وہ گرتی ہے، تساقط تساقطاً از (تفاعل) مسلسل گرنا، پے در پے گرنا. حسرات: مفرد ہا حسرة: افسوس، بیقراری، بے چینی — سقام: مرض، دکھ، ایسا مرض جو بدن میں ہوتا ہے ج أسقام سقُم (ک) سقماً و سُقْماً: مریض ہونا، دکھی ہونا.

(۲) ترجمہ:- حسرت و افسوس سے میری جان ان کے پیچھے ہلکان ہو رہی ہے اور ان کی یاد میرے لئے ایک لاعلاج مرض ہے.

وقال ابو الطمحان القینی

(۱) وإنِّی مِنَ الْقَوْمِ الَّذِیْنَ هُمْ هُمْ　　إِذَا مَاتَ مِنْهُمْ سَیِّدٌ قَامَ صَاحِبُهٗ

(۲) نُجُوْمُ سَمَاءٍ، كُلَّمَا انْقَضَّ كَوْكَبٌ　　بَدَا كَوْكَبٌ تَأْوِیْ إِلَیْهِ كَوَاكِبُهٗ

(۱) اعراب:- (إنی) إنَّ: حرف تاکید یار ضمیر متکلم اسم (من) حرف جار متعلق خبر محذوف کائنٌ سے (القوم) مجرور موصوف (الذین) اسم موصول (هم) اول مبتدار (هم ثانی) خبر. مبتدار خبر ملکر صلہ. موصول صلہ ملکر صفت. دوسرے مصرعہ کا اعراب ظاہر ہے

(۱) تحقیق لغات:- قامَ: واحد مذکر غائب ماضی: مادّہ (قوم) مصدر (قیام) باب (ن) کھڑا ہونا. قامَ قیاماً: کھڑا ہونا، کھڑا رہ جانا، ایک جگہ گڑ جانا یا جم جانا و — علیه: نگرانی کرنا و — له: تعظیم کرنا. و — به: ادا کرنا، انجام دینا. و — الیه: ارادہ کرنا، استقبال کرنا. و — عنه: ہٹ جانا. اعراض کرنا. (۱) ترجمہ:- بیشک میں اس قوم کا ایک فرد ہوں کہ وہ لوگ وہی ہیں (آپ اپنی نظیر ہیں) کہ جب ان میں کا کوئی سردار مر جاتا ہے تو اس کا ساتھی اسکی جگہ سنبھال لیتا ہے. (۲) اعراب:- (نجوم سماء): خبر مبتدار محذوف کی یعنی هم نجوم سماء (کلما) برائے ظرف کل: مضاف ما مصدریہ ظرفیہ (انقضّ) فعل (کوکب): فاعل. فعل و فاعل تاویل میں مصدر کے ہو کر مضاف الیہ. تقدیر عبارت: کلّ وقت انقضاضِ کوکب. (بدا): کلما کا جواب. بدا: فعل. کوکب: فاعل. موصوف (تأوی الیه الخ) صفت. (۲) تحقیق لغات:- انقضّ: واحد مذکر غائب ماضی. مادّہ (قض) ہے. ٹوٹا. تأوی: واحد مؤنث غائب مضارع: وہ پناہ لیتی ہے، ٹھکانہ پکڑتی ہے. أوَی الیه إیواءً: پناہ اور ٹھکانہ پکڑنا. (۲) ترجمہ:- وہ لوگ آسمان کے تارے ہیں، جب بھی کوئی تارہ ٹوٹتا ہے (کوئی سردار مر جاتا ہے) تو دوسرا ستارہ (سردار) جلوہ گر ہو جاتا ہے جسکی پناہ میں تمام دوسرے ستارے آجاتے ہیں. (یعنی قوم کا ہر فرد قیادت و سیادت کی صلاحیت رکھتا ہے)

(۱) أَضَاءَتْ لَهُمْ أَحْسَابُهُمْ وَوُجُوهُهُمْ دُجَى اللَّيْلِ حَتَّى نَظَّمَ الْجَزْعَ ثَاقِبُهْ

(۲) وَمَازَالَ مِنْهُمْ حَيْثُ كَانُوا مُسَوَّدٌ تَسِيرُ الْمَنَايَا حَيْثُ سَارَتْ كَتَائِبُهْ

(۱) اعراب :- (أضاءت): فعل. (لهم) فعل سے متعلق. (احسابہم): فاعل معطوف علیہ (ووجوھھم) واؤ حرف عطف. (وجوہہم) معطوف. (دجی اللیل): مضاف و مضاف الیہ ہوکر مفعول لہ (حتی). برائے غایت. (نظم): فعل (الجزع): مفعول. (ثاقبہ): فاعل.

(۱) تحقیق لغات :- اضارت : واحد مؤنث غائب ماضی از (اضارۃ) روشن کیا. أحساب: مفرد ہا حَسَبٌ: ذاتی لیاقت، خاندانی شرافت. دجی: مفرد ہا دُجْيَةٌ: سخت تاریکی، نَظَّم: واحد مذکر ماضی: پرو دیا، ترتیب دیا، درست کیا. نَظَّمَ تنظیماً— اللولوَ: پرونا، و— الشعرَ: موزون کرنا. و— الأمرَ: درست کرنا— الجزع: مہرۂ یمانی. جو سیاہ و سفید (چتکبرا) ہوتا ہے، اس لئے کبھی اس سے آنکھ مراد لیتے ہیں. ثاقب: اسم فاعل: سوراخ کرنیوالا۔ (۱) ترجمہ :- ان کی ذاتی شرافت اور چہروں نے ان کے لئے رات کی تاریکیوں کو اس قدر روشن کر دیا کہ مہرۂ یمانی کو سوراخ کرنیوالے نے پرو دیا (یعنی وہ بدر کامل ہیں اور اپنی عزت و شہرت کی بدولت غیر یقینی حالت میں بھی ان ستم ظریفوں کیلئے منارۂ روشنی ہیں جو زندگی کی راہوں میں بھٹک رہے ہیں.

(۲) اعراب :- (مازال) فعل ناقص. (منہم) خبر مقدم. (حیث) برائے ظرف. (کانوا): تامہ. (مسود) مازال کا اسم موصوف. (تسیر) فعل. (المنایا): فاعل. (حیث) برائے ظرف تسیر سے متعلق. (سارت): فعل (کتائبہ): فاعل. تسیر المنایا الخ مسود کی صفت. (۲) تحقیق لغات: مسوَّد: سردار. المنایا: مفرد ہا مَنِيَّةٌ: موت. کتائب: مفرد ہا كَتِيبَةٌ: فوجی دستہ. (۲) ترجمہ:- وہ جہاں کہیں بھی ہوں ان کا سردار انھیں میں سے ہوتا ہے، اسکی (سرداری) فوجیں جہاں کہیں چلتی ہیں ساتھ ساتھ موتیں بھی چلتی ہیں (یعنی ہماری بہادر قوم دشمن کے پرخچے اڑا دیتی ہے)

وقال آخر

(۱) لَا يُبْعِدِ اللّٰهُ قَوْمًا إِنْ سَأَلْتَهُمُ أَعْطَوْا وَإِنْ قُلْتَ يَا قَوْمُ انْصُرُوا نَصَرُوا

(۲) وَإِنْ أَصَابَتْهُمْ نَعْمَاءُ سَابِغَةٌ لَمْ يَبْطَرُوهَا، وَإِنْ فَاتَتْهُمُ صَبَرُوا

(۱) اعراب :- (لا یبعد) فعل (اللّٰہ) فاعل. (قوما) مفعول. (إن) حرف شرط (سألتھم) فعل شرط (یا قوم انصروا) قول کا مقولہ ہے اور محلاً منصوب ہے. (انصروا) فعل جزاء (إن سألتھم الخ) قوما کی صفت ہے. (۱) تحقیق لغات :- لا یبعد : واحد مذکر غائب مضارع نہی: نہ دور کرے، نہ ہلاک کرے. (لا یبعد اللّٰہ) جملہ دعائیہ ہے. خدا اپنی رحمت سے دور نہ کرے (سألت) واحد مذکر حاضر ماضی: تم نے مانگا، تم نے پوچھا. سأل (ف) سؤالا و مَسْئَلَةً : پوچھنا، مانگنا. سؤال دو معنی میں مستعمل ہو (۱) کسی چیز سے آگاہی حاصل کرنے کے لئے. (۲) طلب مال کیلئے. جب آگاہی حاصل کرنے کے لئے استعمال ہو تو اسکا تعدیہ مفعول ثانی کی طرف کبھی بنفسہ ہوتا ہے جیسے سألتہ کذا. اور کبھی عن یا باء کے ساتھ ہوتا ہے جیسے سألتہ بکذا لیکن عن کے ساتھ زیادہ ہے جیسے (یسئلونک عن الروح) اور (یسئلونک عن الأنفال) وغیرہ. اور جب طلب مال کے لئے ہو تو متعدی بنفسہ ہوتا ہے جیسے (واسئلوا ما أنفقتم) اور (لیسئلوا ما أنفقوا) وغیرہ.

(۱) ترجمہ :- خدا ان لوگوں کو اپنی رحمت سے دور نہ کرے کہ اگر تم ان سے مانگو تو وہ دیتے ہیں اور اگر ان سے کہو کہ لوگو! مدد کرو تو مدد کرتے ہیں. (۲) تحقیق لغات :- نعماء سابغة : نعمت کاملہ، کثیر دولت : لم یبطروا : جمع مذکر غائب ماضی : اتراتے نہیں. بطر (ن) بطراً : اترانا، غرور کرنا.

(۲) ترجمہ :- اگر انھیں کثیر دولت حاصل ہو جائے تو گھمنڈ نہیں کرتے، اور اگر دولت جاتی رہے تو صبر و ضبط سے کام لیتے ہیں.

الكَاسِرُوْنَ عِظَامًا لاجُبُوْرَ لَهَا وَالجَابِرُوْنَ فَأَعْلَى النَّاسِ مَنْ جَبَرُوْا

اعراب :- (الكاسرون) خبر مبتدار محذوف کی یعنی: هم الكاسرون: اسم فاعل، هم: ضمیر مستتر فاعل (عظامًا) مفعول بہ موصوف (لاجبور) صفت (لها) جبور کے متعلق۔ جملہ معطوف علیہ۔ (والجابرون) واو حرف عطف۔ الجابرون: معطوف۔ (فأعلى الناس) فار: استینافیہ۔ أعلى الناس: مضاف و مضاف الیہ ہو کر خبر مقدم۔ (من) موصولہ۔ (جبروا) صلہ۔ موصول و صلہ ملکر مبتدار مؤخر۔

تحقیق لغات :- الكاسرون: جمع مذکر اسم فاعل: توڑنے والے۔ کسر (ض) کسرًا العودَ: توڑنا — العسكرَ: فوج کو شکست دینا، و — من طَرْفه: نظر نیچی کرنا۔ وفلانًا عن مراده: کسی کو مقصد سے پھیرنا۔ عظام: بکسر عین۔ مفرد ہا عَظْمٌ: (مص) ہڈی۔ عظم (ن) عظمًا — الكلبَ: کتے کو ہڈی کھلانا۔ و — الرجلَ: ہڈی پر مارنا۔ (جبور) (مص) ٹوٹنے کے بعد جڑنا۔ جبر (ن) جبورًا وجبرًا۔ العظمُ: ٹوٹی ہوئی ہڈی کا جُڑنا۔ و — جَبَارةً العظمَ: ٹوٹی ہوئی ہڈی کا جوڑنا۔ الجابرون: جمع مذکر اسم فاعل: جوڑنے والے۔ جبروا: جمع مذکر غائب ماضی: ان لوگوں نے جوڑا۔ اصلاح کی۔

معنیٰ :- هم الكاسرون العظام بحيث لا تلتئمُ ولا تقبلُ البرءَ وهم يقيمون العظام المنكسرة ويصلحونها۔ ومن يقوم بالجبور والاصلاح فهو أعلى مقامًا من الناس۔

ترجمہ :- وہ ہڈیوں کو اس طرح توڑنے والے ہیں کہ جُڑنے والی نہیں ہیں، اور وہی ان ٹوٹی ہوئی ہڈیوں کو جوڑنے والے ہیں، لہٰذا جو جوڑ دے وہی لوگوں میں بلند مرتبہ ہے

وقال علی بن الجهم

(۱) هِيَ النَّفْسُ مَاحَمَّلْتَهَا تَتَحَمَّلُ وَلِلدَّهْرِ أَيَّامٌ تَجُوْرُ وَتَعْدِلُ

(۲) وَعَاقِبَةُ الصَّبْرِ الجَمِيْلِ جَمِيْلَةٌ وَأَكْمَلُ أَخْلَاقِ الرِّجَالِ التَّحَمُّلُ

(۱) اعراب :- (هی) مبتدار اول (النفس) مبتدار ثانی۔ (ما) مفعول مقدم موصول (حملتها) صلہ۔ حملت: فعل أنت کی ضمیر مستتر فاعل۔ هاء: ضمیر مفعول مرجع النفس ہے (تتحمل) فعل، هی: کی ضمیر مستتر فاعل مرجع النفس ہے۔ فعل و فاعل اور مفعول ملکر خبر (وللدهر) واو استینافیہ۔ للدهر: خبر مقدم (أیام) مبتدار مؤخر موصوف (تجور وتعدل) صفت

(۱) تحقیق لغات :- حمّلت: واحد مذکر حاضر: تو نے بوجھ ڈالا۔ بوجھ اٹھوایا۔ ماحمّلت: جتنا تم نے لادا، بار اٹھوایا، قوت برداشت پیدا کی، از (تفعیل) مادّہ (حَمْلٌ) ہے۔ وہ چیزیں جو باطن میں اٹھائی جاتی ہیں ان کے لئے (حَمْلٌ) بفتح حار استعمال ہوتا ہے۔ اور جو چیزیں پیٹھ پر لادی جاتی ہیں ان کے لئے (حِمْلٌ) بکسر حار استعمال ہوتا ہے۔ تتحمّل: واحد مؤنث غائب مضارع از (تفعّل) برداشت کریگی، اٹھائیگی۔ تجور: واحد مؤنث غائب مضارع: وہ ڈھلتی ہے، بدلتی ہے، ظلم کرتی ہے۔ جار (ن) جورًا — عن الطریق: راستہ سے ہٹنا۔ و — علیہ ظلم کرنا۔ تعدل: واحد مؤنث غائب ماضی: انصاف کرتی ہے، الگ ہو جاتی ہے۔ عدل (ض) عدلًا وعدالةً: انصاف کرنا۔ ترجمہ(۱) :- تم نفس پر جو بار ڈالوگے، وہ اٹھالیگا، اور زمانہ کے کچھ ایسے دن ہیں جو ظلم بھی کرتے ہیں اور انصاف بھی (لہٰذا غم روزگار کو انگیز کرنے کے لیے نفس کو خوگر بنانا چاہیے کیونکہ زمانہ میں بڑے نشیب و فراز ہیں جو برابر گردش کرتے رہتے ہیں۔

(۲) ترجمہ :- صبر جمیل کا انجام نیک ہے، اور مردوں کا کامل ترین اخلاق قوت برداشت ہے

(١) وَلَا عَارَ إِنْ زَالَتْ عَنِ الْمَرْءِ نِعْمَةٌ ۞ وَلٰكِنَّ عَارًا أَنْ يَزُوْلَ التَّجَمُّلُ

(٢) وَمَا الْمَالُ إِلَّا حَسْرَةٌ إِنْ تَرَكْتَهُ ۞ وَغُنْمٌ إِذَا قَدَّمْتَهُ مُتَعَجَّلُ

(١) اعراب :- (لا) نفی جنس (عار) اسم. خبر محذوف ہے. یعنی لاعار فیہ (إن) حرف شرط (زالت) فعل شرط (عن المرء) زالت سے متعلق (نعمة) فاعل. فعل شرط کی جزار محذوف ہے. جس پر لاعار دلالت کر رہا ہے. (ولکن) حرف استدراک (عارًا) اسم (أن یزول) أن: مصدریہ. یزول: فعل. (التجمل) فاعل جملہ تاویل میں مصدر کے ہو کر لکنّ کی خبر. یعنی: ولکنّ عارًا زوالُ التجمّل. (١) تحقیق لغات :- عار: رسوائی، شرم، عیب، غیرت، ننگ، گالی، ہر ایسا قول یا فعل جو انسانیت کیلئے معیوب ہو. مادّہ (عَیْرٌ) ہے. عار (ض) عَیْرًا۔ فلانًا: عیب لگانا، شرم دلانا. نعمة: ناز ونعمت، دولت. ج نِعَمٌ. التجمّل: زیبائش، شان وشوکت، مصائب زمانہ پر صبر کرنا اور حرف شکایت زبان پر نہ لانا. (١) ترجمہ :- انسان کی اگر دولت چھن جائے تو کوئی عیب کی بات نہیں، ہاں حسن صبر کا زوال عیب کی بات ہے

(٢) تحقیق لغات :- حسرة: افسوس، بیقراری. غنم: غنیمت. قدّمت: واحد مذکر حاضر ماضی تم نے آگے بھیجا، آگے کر دیا، پیش کر دیا. قدّم تقدیمًا: پیش کرنا، آگے بڑھانا، و- یمینًا: حلف اٹھانا۔ و- بین یدیہ: کسی کے آگے آنا. و- الیہ بکذا: کسی کو کوئی کام کرنیکا حکم دینا. متعجّل: اسم مفعول از (تفعّل) یہ غُنْمٌ کی صفت ہے. بمعنی: ایسی غنیمت جس کے حاصل کرنے میں جلدی کی گئی ہو

(٢) ترجمہ :- اگر تم (مر کر) مال چھوڑ گئے تو سوائے حسرت وافسوس کے کچھ نہیں ہے، اور جب تم اسے پہلے (زندگی) خرچ کر دو گے تو یہ ایک ایسی غنیمت ہے جو جلد حاصل کر لی گئی ہے (کیونکہ جو مال پسندیدہ راہوں میں خرچ کر دیا وہ آخرت کا بہترین سرمایہ ہو گیا اور جو ترکہ بن گیا وہ نہ جانے کن راہوں میں خرچ ہو)

وَلَمَّا أَنْشَدَ[١] إِبْنُ الْجَهْمِ هٰذِهِ الْأَبْيَاتِ الْمُتَوَكِّلَ كَانَ فِيْ يَدَيْهِ جَوْهَرَتَانِ فَأَعْطَاهُ الَّتِيْ فِيْ يَمِيْنِهِ، فَأَطْرَقَ متفكرًا فِيْ شَيْءٍ يَقُوْلُهُ لِيَأْخُذَ الَّتِيْ فِيْ يَسَارِهِ فَقَالَ مَا لَكَ مُفَكِّرًا إِنَّمَا تُفَكِّرُ فِيْمَا تَأْخُذُ بِهِ الْأُخْرٰى خُذْهَا لَا بُوْرِكَ لَكَ فِيْهَا.

[١] اور جب ان اشعار کو ابن جہم نے متوکل کو سنایا اس حال میں کہ اس کے (متوکل) دونوں ہاتھوں میں دو گوہر تھے، چنانچہ اس کے داہنے ہاتھ میں جو گوہر تھا اس کو (ابن جہم) بخش دیا. پھر ابن جہم سر جھکا کر کسی ایسی چیز کے بارے میں سوچنے لگا جس کو پیش کر کے اس گوہر کو بھی حاصل کرلے جو اس کے (متوکل) بائیں ہاتھ میں تھا. تو متوکل نے کہا کہ کیا سوچ رہے ہو؟ یہی نہ کہ دوسرا گوہر بھی تم حاصل کرلو، اچھا اسے بھی لے جاؤ، اس میں تمھیں برکت نہ دی جائے.

وقال عبید بن العرندس الکلابی

وَكَانَ قَصَدَ[٢] ثَلٰثَةَ إِخْوَةٍ مِنْ غِنَيٍّ مُقِلِّيْنَ فَامْتَدَحَهُمْ فَجَعَلُوْا لَهُ عَلَيْهِمْ فِيْ كُلِّ سَنَةٍ ذَوْدًا فكان يَأْتِيْ وَيَأْخُذُ الذَّوْدَ.

[٢] عبید غطفانی قبیلہ غنی کے تین تنگدست بھائیوں کے پاس گیا اور ان کی مدح سرائی کی، تو ان لوگوں نے عبید کے لئے ہر سال چند اونٹ دینے کا ذمہ لے لیا، چنانچہ وہ آتا تھا اور اونٹوں کو لے لیتا تھا.

(۱) بَلْ أَيُّهَا الرَّاكِبُ الْمُفْنِيْ شَبِيْبَتَهُ ... يَبْكِيْ عَلٰى ذَاتِ خَلْخَالٍ وَّأَسْوَارٍ

(۲) حَبِّرْ ثَنَاءَ بَنِيْ عَمْرٍو فَإِنَّهُمْ ... أُولُوْ فُضُوْلٍ وَّأَنْفَالٍ وَّأَخْطَارٍ

(۱) اعراب :- (بل) حرف اضراب (أيّها) أيّ: موصوف لفظی ھا: حرف تنبیہ۔ (الراکب) موصوف منادیٰ (المفنی شبیبته) صفت اول۔ (یبکی علیٰ ذات خلخال وأسوار) صفت ثانی۔

(۱) تحقیق لغات :- الراکب: صیغہ اسم فاعل، سوار۔ ج رکاب۔ المفنی: اسم فاعل، فنا کرنیوالا ہلاک کرنیوالا۔ شبیبته: جوانی، بلوغ سے لیکر تقریباً تیس۳۰ تک شبیبته کا اطلاق ہوتا ہے، ہر چیز کا ابتدائی حصہ جیسے (شباب النہار) ج شبیبات۔ ذات: والی، صاحب۔ ذو کا مؤنث ہے۔ خلخال: پازیب، چھاگل۔ ج خلاخیل۔ أسوار: بضم ہمزہ: کنگن۔ ج أسورة وأساورة۔

(۱) ترجمہ :- اے وہ سوار جو پازیب وکنگن والی پر آنسو بہاکر اپنی جوانی برباد کر رہا ہے (یعنی عورتوں کے عشق میں اپنی بیش قیمت جوانی گھلا رہے ہو، چھوڑ دو اس بیہودہ چیز کو کہ اس کا انجام سوائے حسرت کے اور کچھ نہیں ہے) (۲) اعراب :- (حبّر) جواب ندا۔ فعل أنت کی ضمیر مستتر فاعل، (ثناء بنی عمرو) مفعول (فإنّهم) فاء تعلیلیہ۔ إنّ: حرف تاکید (ھم) اسم۔ (أولو فضول وأنفال وأخطار) معطوف ومعطوف علیہ ملکر خبر اول۔ (۲) تحقیق: حبّر: فعل واحد مذکر امر: تم آراستہ کرو، سجاؤ، مزین کرو۔ حبّر تحبیراً: الکلام أو الشعر: کلام یا شعر کا عمدہ بنانا، فضول: مفرد ہا فضل: بخشش، بزرگی، دانائی، مہربانی، زیادتی۔ أنفال: مفرد ہا: نَفَلٌ: بفتح فاء جس کے معنی اصل میں زیادتی کے ہیں اسی لئے فرض سے زائد نماز کو نافلہ کہتے ہیں۔ پھر یہ لفظ عطیہ اور بخشش کے معنی میں حقیقت بنکر استعمال ہونے لگا۔ کیونکہ بخشش بھی ایک تبرع اور احسان ہی ہے کوئی لازمی چیز نہیں ہے۔ أخطار۔ مفرد ہا خطر: بفتح طاء: قدر، جاہ، عظمت، بزرگی

ترجمہ :- بنو عمرو کی تعریف کرو کیونکہ وہ فضل وکمال، داد ودہش اور جاہ وحشمت کے مالک ہیں۔

هَيْنُوْنَ لَيْنُوْنَ أَيْسَارٌ ذَوُوْ كَرَمٍ ... سُوَّاسُ مَكْرُمَةٍ أَبْنَاءُ أَيْسَارِ

اعراب :- (ھینون) إنّ کی خبر ثانی۔ (لینون) خبر ثالث (أیسار) خبر رابع (ذو کرم) خبر خامس (سوّاس مکرمة) خبر سادس، (أبناء أیسار) خبر سابع۔

تحقیق لغات :- ھینون: مفرد ہا ھینٌ: نرم مزاج، سنجیدہ، باوقار، کمزور، ذلیل، آسان۔ مادّہ (ھون) (لینون) مفرد ہا لینٌ: نرم اخلاق۔ أیسار: مفرد ہا یَسَرٌ: بفتح یاء وسین: جوا کھیلنے والے یسر (ض) یَسْراً: جوا کھیلنا۔ ذوو: مفرد ہا ذو: صاحب، والا، اسمائے ستہ مکبرہ میں سے ہے جب اسکی تصغیر نہ ہو اور یاء متکلم کی طرف مضاف نہ ہو تو حالت رفع میں واؤ کے ساتھ اور حالت نصب میں الف کے ساتھ اور حالت جر میں یاء کے ساتھ ہوگا جیسے ذو، ذا، ذی۔ اور ہمیشہ اسم ظاہر کی طرف مضاف ہوتا ہے اسم ضمیر کی طرف نہیں۔ ذو اور صاحب ہم معنی ہیں لیکن ذو کے وصف میں صاحب کے وصف کی بہ نسبت زیادہ بلاغت ہے، اور اس کے ذریعہ اضافت میں زیادہ شرف ہے، کیونکہ ذو تابع کی طرف مضاف ہوتا ہے اور صاحب متبوع کی طرف، چنانچہ ابو هریرہ، صاحب النبی بولتے ہیں النبی صاحب ابی هریرہ نہیں بولتے ہیں۔ اور ذو المال اور ذو العرش میں اضافت تابع کی طرف ہے متبوع کی طرف نہیں۔ سُوّاس: مفرد ہا سائس: انتظام کرنیوالا، نظم ونسق چلانیکی تدبیر کرنیوالا۔ مادہ (سوس) ہے ساس (ن) سیاسةً — القوم: قوم کے امور کی تدبیر کرنا و— الامر: انتظام کرنا — مکرمة: بفتح میمین وضم راء: اچھے کردار، بزرگی۔ أیسارٌ اور أبناء أیسار سے کنایۃً مالدار اور دولت مند مراد لیا ہے

ترجمہ :- وہ سنجیدہ فکر، نرم مزاج، جواباز، اہل سخا، اچھے کردار کو رواج دینے والے اور جواباز کے بیٹے ہیں۔ (یعنی ظاہری وباطنی خوبیوں سے آراستہ ہیں)

(١) فِيهِمْ وَمِنْهُمْ يُعَدُّ الْمَجْدُ مُتَّلِدًا — وَلَا يُعَدُّ ثَنَا خِزْيٍ وَلَا عَارِ

(٢) لَا يَظْعَنُونَ عَلَى الْعَمْيَاءِ إِنْ ظَعَنُوْا — وَلَا يُمَارُوْنَ إِنْ مَارُوْا بِإِكْثَارِ

(١) اعراب :- (فيهم) يعدّ کا متعلق اوّل۔ (ومنهم) متعلق ثانی۔ (يُعَدُّ) فعل (المجدُ) نائب فاعل (متّلدًا) مفعول۔ فعل اپنے نائب فاعل ومفعول اور متعلقات سے ملکر جملہ فعلیہ۔

(١) تحقیق لغات :- يعدّ : صیغہ واحد مذکر غائب مضارع مجہول : سمجھا جاتا ہے، شمار کیا جاتا ہے عدّ (ن) عدًّا وتَعْدَادًا : سمجھنا، شمار کرنا۔ جب شمار کرنے کا معنی ہو تو اس کا تعدیہ ایک مفعول کی طرف ہوگا، اور جب سمجھنا اور گمان کرنے کا معنی ہو تو تعدیہ دو مفعول کی طرف ہوتا ہے جیسے (عَدَدْتُ خَالِدًا فَاضِلًا) میں نے خالد کو فاضل سمجھا۔ متّلدًا : اسم فاعل از (افتعال) مادّہ وَلدٌ ہے۔ پیدا ہونیوالی۔ ثَنَاء : مدح، تعریف، خیر ج أثنية۔ خِزْي : رسوائی، بدنامی۔ ج خزایا۔ عار : شرم، حیا، عیب، رسوائی۔

(١) ترجمہ :- سمجھا جاتا ہے کہ شرافت و بزرگی انھیں میں ہے اور انھیں سے جنم لیتی ہے اور ان میں ذلت و خواری کی کوئی بات نہیں پائی جاتی۔

(٢) تحقیق لغات :- لا يظعنون : جمع مذکر غائب مضارع : وہ سفر نہیں کرتے ہیں۔ ظعن (ف) ظعنا وظُعونا : چلنا، سفر کرنا بولا جاتا ہے (ظعنوا عن ديارهم) اپنے علاقوں سے کوچ کر گئے۔ العمياء : ناقة : محذوف کی صفت ہے۔ اندھی اونٹنی۔ لا يمارون : جمع مذکر غائب مضارع منفی : وہ جھگڑا نہیں کرتے ہیں۔ ماری مماراةً ومراءً از (مفاعلة) باہم جھگڑنا، جھگڑنے میں ضد کرنا۔ اِكثار : بمعنی کثیر، زیادہ۔

(٢) ترجمہ :- اگر وہ سفر کرتے ہیں تو اندھی اونٹنی پر سفر نہیں کرتے (انجام سے بے خبر ہو کر قدم نہیں اٹھاتے) اور اگر باہم الجھتے ہیں تو زیادہ نہیں الجھتے (یعنی بازاری اور گرے پڑے لوگوں میں سے نہیں ہیں)

فَإِنْ تَلَيَّنْتَهُمْ لَانُوْا وَإِنْ شُتِمُوْا — كَشَفْتَ أَذْمَارَ حَرْبٍ غَيْرَ أَغْمَارِ

(١) اعراب :- تَلَيَّنْتَ : واحد مذکر حاضر ماضی : تم نے نرمی اختیار کی، خوشامد کی۔ از (تفعّل) مادّہ (لين) تليّن تليُّنًا ـــ الشيءُ : نرم ہونا۔ و ـــ لِفُلَانٍ : خوشامد کرنا، چاپلوسی کرنا۔ لانوا : جمع مذکر غائب ماضی : انھوں نے نرمی اختیار کی، ڈھیلے پڑ گئے۔ لان (ض) لِيْنًا ولِيَانًا : نرم پڑنا و ـــ له : نرمی سے پیش آنا۔ شُتِموا : جمع مذکر غائب ماضی مجہول گالی دیئے گئے۔ إِنْ شُتِمُوْا : اگر ان کی غیرت للکاری گئی۔ کشفت : واحد مذکر حاضر ماضی : تو نے کھولا، ظاہر کیا۔ کشف (ض) کشفًا ـــ الشيء وعن الشيء : کھولنا، واضح کرنا، پردہ اٹھانا، ننگا کرنا، دور کرنا۔ أذمار : مفرد ہا ذَمِرٌ : بفتح ذال وبکسر میم و ذِمْرٌ : بکسر ذال وسکون میم و ذِمِرٌّ : بکسر ذال ومیم وتشدید راء و ذمير : بمعنی تجربہ کار بہادر۔ أغمار : مفرد ہا غُمْرٌ : بتثلیث غین وسکون میم۔ ناتجربہ کار، نادان، جاہل، اناڑی، بیوقوف۔ غَمُرَ (ک) غمارةً وغُمُورةً ـــ الرجل نادان اور جاہل ہونا۔

(١) ترجمہ :- اگر تو ان کی خوشامد کریگا تو وہ تیرے لئے نرم ہیں اور اگر ان کی مذمت کی جائے (یعنی اگر تو ان کی غیرت للکارے گا) تو ایسے آزمودہ کار بہادروں کو کھولیگا جو اناڑی نہیں ہیں (یعنی نرمی کا جواب نرمی سے اور سختی کا جواب سختی سے دیتے ہیں)

معنیٰ :- إن أظهرت لهم التملق تجد اللين والخضوع وإن شتمتهم وأثرت حفيظتهم تبيّن لك أنهم من الشجعان الذين مارسوا الحروب وداوموا فيها.

(۱) إن يسألوا العرفَ يعطوا وإن جُهِدُوا — فالجُهدُ يكشِفُ منهم طِيبَ أخيارِ
(۲) مَن تلقَ منهم تقُل لاقيتُ سيّدهم — مثل النجوم التي يَسري بها السَّاري

(۱) تحقیق لغات:- إن یسألوا: جمع مذکر غائب مضارع مجہول مجزوم بإنْ: اگر ان سے مانگا جائے۔ العرف: بخشش، بھلائی، عطیہ، نیکی، احسان۔ کہا جاتا ہے (له عليَّ ألف عُرْفٍ) اسکے میرے اوپر ہزار احسان ہیں۔ یعطوا: جمع مذکر مضارع مجزوم بجزاء إن: عطا کرتے ہیں، دیتے ہیں از (افعال) جهدوا: جمع مذکر غائب ماضی مجہول، مشقت میں پڑ گئے، رنج و غم میں مبتلا ہو گئے۔ جُهِدَ جهداً: جبکہ مجہول ہو۔ مشقت میں پڑنا، غمگین ہونا۔ الجهد: رنج و غم، مشقت، کوشش، طیب: عمدہ، خوشگوار، اچھی، پاکیزہ۔

(۱) ترجمہ: اگر ان سے بخشش مانگی جائے تو عنایت کرتے ہیں، اور اگر وہ مشقت میں (تنگدستی میں) ہوں تو مشقت بھی ان سے اچھی باتوں کو ظاہر کرتی ہے (یعنی باوجود عسرت و تنگدستی کے سائل کو جھڑکتے نہیں بلکہ (وأمّا السّائل فلا تنهر) پر عمل کرتے ہوئے بڑی خوش اسلوبی سے کوئی میٹھی بات کہکر سائل کو ٹال دیتے ہیں۔

(۲) تحقیق لغات:- تلق: واحد مذکر حاضر مضارع مجزوم بمَنْ شرطیہ: تم ملوگے، ملاقات کروگے۔ از (س) یسری: واحد مذکر غائب مضارع: وہ چلتا ہے، رات میں چلتا ہے سری (ض) سُرًى و سرية: رات میں چلنا۔ السارى: اسم فاعل۔ رات میں چلنے والا ج سُراة۔

(۲) ترجمہ: ان میں سے جس کسی سے بھی تو ملے گا تو یہی کہے گا کہ میں ان کے سردار سے ملا ہوں (اس لئے کہ وہ لوگ) ان ستاروں کی مانند ہیں جن کی مدد سے رات کا مسافر چلتا ہے (راستہ پاتا ہے، غرضیکہ ان میں کا ہر فرد رہنما اور قائد کی حیثیت رکھتا ہے)

(۱) قد عِشتُ في النّاس أطواراً على طُرُقٍ — شتّى وقاسيتُ فيها اللّين والفَظَعا
(۲) كُلّاً بلوتُ فلا النَّعماءُ تُبطِرُني — ولا تخشّعتُ من لأوائها جَزَعا

(۱) تحقیق لغات:- قد عشتُ: واحد متکلم ماضی قریب۔ میں نے زندگی بسر کی۔ عاش (ض) عيشة وعيشاً: زندگی گذارنا۔ أطواراً: مفرد طور: ڈھنگ، وضع، طریقہ، ایک مرتبہ۔ طرق: مفرد طریق: راستہ۔ شتّى: مفرد شتيت۔ طرح طرح، جدا جدا، مختلف، متفرق، پراگندہ۔ طرق شتّى: موصوف وصفت۔ مختلف راستے۔ قاسیتُ: واحد متکلم ماضی۔ میں جھیلا، سامنا کیا۔ قاسى مقاساةً از (مفاعلة) رنج والم جھیلنا، تکلیف و مصیبت اٹھانا، دکھ سہنا۔ الفظعا: الف اشباع کا ہے: سختی، کرختگی، درشتی۔

(۱) ترجمہ:- میری زندگی کے احوال لوگوں میں مختلف طریقے گذرے، اور اسمیں مجھے نرمی و سختی دونوں ہی اٹھانی پڑی۔

(۲) تحقیق لغات:- بلوتُ: واحد متکلم ماضی۔ میں نے آزمایا۔ بلى (ن) بَلْواً و بَلاءً: آزمائش کرنا، تجربہ کرنا، امتحان لینا۔ النعماء: نعمت، دولت، خوشحالی۔ تبطر: واحد مؤنث غائب مضارع: گھمنڈ پیدا کرتی ہے۔ از (افعال) تخشّعتُ: واحد متکلم ماضی۔ میں عاجز ہوا، میں نے فروتنی اختیار کی۔ تخشّع تخشّعاً: از (تفعل) عاجزی خاکساری اور فروتنی ظاہر کرنا۔ لأواء: اسم ہے۔ رنج و غم، سختی۔ ألأى إلاءً: از (افعال) رنج و غم میں مبتلا ہونا۔ جزع بفتح جیم و زاء: گھبراہٹ، خوف، بیقراری۔

(۲) ترجمہ: - میں نے ہر ایک (نرمی اور سختی) کی آزمائش کی تو نہ نعمت مجھ میں گھمنڈ پیدا کرتی ہے اور نہ ہی رنج و غم سے گھبرا کر کمزور پڑتا ہوں (یعنی ناداری اور تونگری دونوں حالتوں میں اپنی اخلاقی سطح سے نیچے نہیں اترتا ہوں)

وَلَا أَضِيقُ بِهِ ذَرْعًا إِذَا وَقَعَا

لَا يَمْلَأُ الْهَوْلُ صَدْرِي قَبْلَ مَوْقِعِهِ

تحقیق لغات :- لا یملأ : واحد مذکر غائب مضارع منفی : نہیں بھرتا ہے۔ ملأہ (ف) ملأً وملأۃ : بھرنا، پُر کر دینا۔ و ـــ الاناءَ ماءً و بالماء : برتن کو مکمل پُر کر دینا۔ بولا جاتا ہے (نظرتُ الیه فملأت منه عینی) میں نے اسکو دیکھا تو اس کا منظر بھلا معلوم ہوا۔ ملأ علیه الارض : اس پر زمین تنگ کر دی۔ الهول : خوف، ڈر۔ ج أهوال۔ صدر : سینہ، چھاتی، ہر چیز کا شروع، ہر چیز کا سامنے سے اوپر کا حصہ۔ صدر القوم : قوم کا سردار، ج صدور۔ موقع : مصدر میمی : گرنا، واقع ہونا، پڑنا۔ وقع (ف) وقوعاً ـــ الشیءَ من الید : گرنا و ـــ الحق : ثابت ہونا و ـــ القول علیهم : واجب ہونا۔ لا أضیق : واحد متکلم مضارع منفی : میں تنگ نہیں ہوتا ہوں۔ ضاق (ض) ضیقًا : تنگ ہونا۔ مادہ (ضیق) ہے ضیق : وسعت کی ضد ہے اور عموماً فقر و فاقہ، رنج و غم اور بخل وغیرہ کے معنوں میں استعمال ہوتا ہے جیسے ارشاد باری ہے (ضاق بهم ذرعًا) ان سے عاجز ہو گیا اور (وضائقٌ به صدرك) اور تنگ ہو گا اس سے تیرا جی (ویضیق صدری) اور رک جاتا ہے میرا جی (ضاقت علیهم الارض بما رحبت) تنگ ہو گئی ان پر زمین باوجود کشادہ ہونے کے (لا أضیق به ذرعًا) میں تنگ نہیں ہوتا ہوں، عاجز نہیں ہوتا ہوں۔

ترجمہ :- خطرہ اپنے وقوع سے پہلے میرا سینہ نہیں بھرتا ہے، اور جب خطرہ واقع ہو جاتا ہے تو میں اس سے عاجز نہیں ہوتا ہوں (بلکہ مردانہ وار اس کا مقابلہ کرتا ہوں)

وقال الحسین بن المطیر الأسدی

(۱) وَقَدْ تَغْدِرُ الدُّنْيَا فَيُضْحِي غَنِيُّهَا فَقِيرًا وَيَغْنَى بَعْدَ بُؤْسٍ فَقِيرُهَا

(۲) فَلَا تَقْرَبِ الْأَمْرَ الْحَرَامَ فَإِنَّهُ حَلَاوَتُهُ تَفْنَى وَيَبْقَى مَرِيرُهَا

(۱-۲) اعراب :- (قد) حرف تحقیق۔ (تغدر) فعل۔ (الدنیا) فاعل (فاء) تعلیلیہ (یضحی) فعل ناقص (غنیها) اسم۔ (فقیرًا) خبر۔ (واؤ) حرف عطف (یغنی) فعل۔ (بعد بؤس) یغنی سے متعلق (فقیرها) فاعل۔ (لا تقرب) فعل۔ أنت کی ضمیر مستتر فاعل (الأمر) مفعول بہ موصوف۔ (الحرام) صفت (فإنه) فاء تعلیلیہ۔ إنّ : حرف تاکید۔ هاء : ضمیر اسم۔ (حلاوته) مبتدا (تفنی) خبر۔ جملہ إنّ کی خبر ہے (ویبقی) واؤ : حرف عطف یبقی فعل (مریرها) فاعل۔

(۱) تحقیق لغات :- تغدر : واحد مؤنث غائب مضارع : دھوکہ دیتی ہے، بیوفائی کرتی ہے۔ غدر (ن ض) غدرًا وغدرانًا ـــ الرجلَ وبه : خیانت کرنا، بیوفائی کرنا۔ یضحی : واحد مذکر غائب مضارع۔ افعال ناقصہ میں سے ہے : ہو جاتا ہے۔ یغنی : واحد مذکر غائب مضارع : مالدار ہوتا ہے۔ غنی (س) غنیً وغناءً وغُنیانًا : مالدار ہونا۔ و ـــ بالشیءِ من غیرہ : اکتفا کرنا۔ بؤس : محتاجی، رنج، شدت، دکھ، فقر و فاقہ ج أبؤس، بُؤسیٰ۔ (۱) ترجمہ :- دنیا خیانت کرتی ہے چنانچہ اسکا (دنیا کا) مالدار محتاج ہوتا ہے، اور اس کا محتاج فقر و فاقہ کے بعد مالدار ہو جاتا ہے (یہ زمانے کے نشیب فراز ہیں جو برابر گردش کرتے رہتے ہیں اسلئے دنیا کی کسی حالت پر تکیہ نہ کر کے اپنے حقیقی انجام کو خوشگوار بنانے کیلئے اپنی ساری توانائی مرکوز کر دینی چاہئے) (۲) تحقیق لغات :- لا تقرب : واحد مذکر حاضر نہی : تو قریب جا۔ حلاوۃ : مٹھاس، شیرینی، مزہ، لطف۔ مریر : تلخی، کڑواپن۔ (۲) ترجمہ :- لہذا حرام کام کے قریب نہ پھٹکو (اگرچہ) اسمیں حظ نفس ہے مگر عارضی ہے اور انجام خراب ہے) کیونکہ اسکی مٹھاس ختم ہو جاتی ہے اور تلخی باقی رہ جاتی ہے

فَكَمْ قَدْ رَأَيْنَا مِنْ تَكَدُّرِ عِيْشَةٍ　　وَأُخْرَىٰ صَفَا بَعْدَ اكْدِرَارٍ غَدِيْرُهَا

اعراب :- (فکم) فا: تفصیلیہ. کم: ممیز مبتدا، (قد رأینا) خبر. (من تکدر عیشۃ) تمیز. (و أخریٰ) واؤ: حرف عطف. أخریٰ: اصل میں عیشۃ أخریٰ ہے، موصوف وصفت ملکر کے مبتداء. (صفا) فعل (بعد اکدرار) فعل سے متعلق (غدیرھا) فاعل. فعل اپنے فاعل اور متعلق سے ملکر خبر.

تحقیق لغات:- تکدّر: مصدر از (تفعّل) مادّہ (کدر) ہے: گدلا ہونا، مکدّر ہونا، دھندلا ہونا، میلا ہونا، پراگندہ ہونا، کرکرا ہونا، تاریک ہونا. تکدر العیش: زندگی کی پراگندگی، کرکراپن. صفا: واحد مذکر غائب ماضی: صاف ہوا. صفا (ن) صفواً وصفاءً: صاف ہونا. إکدرار: مصدر از (افعال) مادّہ (کدر) ہے: میلا ہونا، گدلا ہونا غدیر: تالاب، جھیل، حوض. ج غُدْران.

معنیٰ :- نکثیرا ما رأینا من عِيشَةٍ مُكَدَّرَةٍ وَتَلَقَّيْنَا مَا يُكَدِّرُ حَيَوتَنَا مِنَ الْفَقْرِ وَالْبُؤْسِ وَلٰكِنْ صَبَرْنَا عَلَيْهَا حَتّٰى تَغَيَّرَتْ أَوْضَاعُنَا ثُمَّ رَأَيْنَا أَنَّ غَدِيْرَهَا الَّذِيْ كَانَ مَاءُهُ كَدِرًا، قد صَفَا وَخَلُصَ عَنِ الموادِّ الْمُتَكَدِّرَةِ، أَيْ طَابَتْ حَيَوتُنَا.

ترجمہ :- زندگی کی کتنی پراگندگی کو میں نے دیکھا، اور پھر اس کا (زندگی کا) حوض پراگندگی کے بعد صاف ہوگیا (یعنی زندگی خوشگوار ہوگئی، لہذا زندگی کی خوشحالی اور پراگندگی یہ کوئی مسئلہ نہیں ہے، جبتک زندگی ہے اس انقلاب سے دوچار ہونا ہے، نگاہ ہمیشہ اصل مقصد پر مرکوز ہونی چاہیے)

(۱) وَمَنْ يَتَّبِعْ مَا يُعْجِبُ النَّفْسَ لَمْ يَزَلْ　　مُطِيْعًا لَهَا فِيْ فِعْلِ شَيْءٍ يُضِيْرُهَا

(۲) فَنَفْسَكَ أَكْرِمْ عَنْ أُمُوْرٍ كَثِيْرَةٍ　　فَمَا لَكَ نَفْسٌ بَعْدَهَا تَسْتَعِيْرُهَا

(۱) اعراب : (ومن) واؤ: استینافیہ. من: شرطیہ مبتدا، (یتبع) فعل. ھو: کی ضمیر مستتر فاعل (ما) مفعول بہ موصول. (یعجب النفس) صلہ. (لم یزل) جزا. ھو: کی ضمیر مستتر اسم (مطیعًا) خبر (لہا) اور (فی) مطیعاً سے متعلق (فعل) مضاف (شئ) مضاف الیہ موصوف. (یضیرھا) صفت. (۱) تحقیق لغات: - یتبع: واحد مذکر غائب مضارع. وہ پیروی کرتا ہے، اتباع کرتا ہے. إتبع إتباعًا از (افتعال) مادّہ (تبع) ہے: پیروی کرنا، اتباع کرنا، قدم بہ قدم چلنا. یعجب: واحد مذکر غائب مضارع: وہ بھلا لگتا ہے، اچھا لگتا ہے. از (افعال) أعجبه إعجاباً: بھلا لگنا، تعجب میں ڈالنا. أعجب بالشئ: خوش ہونا. یضیر: واحد مذکر غائب مضارع: نقصان پہونچاتا ہے. ضارهٗ ضيرًا ـ الأمرُ: نقصان پہونچانا. (۱) ترجمہ :- جو شخص خواہشات نفس کی پیروی کرتا ہے وہ ہمیشہ اس کام کو کرنے میں نفس کا فرمانبردار ہوتا ہے جو خود اسی (نفس) کو نقصان پہنچاتا ہے. (۲) تحقیق لغات: - أکرم: واحد مذکر حاضر امر: تو عزت کر، تعظیم کر. از (افعال) جب اسکا صلہ عن ہو تو معنی ہوگا، بچانا، پرہیز کرنا. جیسا اس شعر میں استعمال ہوا ہے. تستعیر: واحد مذکر حاضر مضارع: تم عاریت پر لیتے ہو، اُدھار لیتے ہو. از (استفعال) مادّہ (عور) ہے إستعارَ الشيءَ مِنْ فُلانٍ، و إستعارَ فُلانًا الشيءَ: کسی سے عاریت پر طلب کرنا، ادھار مانگنا. (۲) ترجمہ :- بہت سی چیزوں سے اپنے نفس کو بچاؤ کیونکہ اس نفس کے بعد کوئی دوسرا نفس تم کو عاریت پر نہیں مل سکتا. (کہ تم ماضی کی سہل انگاریوں، کوتاہیوں اور خرابیوں کی تلافی کرسکو)

قال عبد الصمد بن المعذل

(۱) تکلّفنی إذلالَ نفسِی لِعِزِّھا وَھَانَ علیھا أنْ أُھانَ لِتُکْرَمَا

(۲) تقولُ سَلِ المعروفَ یحیی بنَ أکثمٍ فقلتُ سَلِیْہِ رَبَّ یحیی بنِ أکثَمَا

(۱) تحقیق لغات:- تکلّفنی: واحد مؤنث غائب مضارع: وہ مجبور کرتی ہے، تکلیف دیتی ہے، ایسے کام کی طرف تکلیف دینا جو نفس پر گراں اور دشوار ہو۔ تکلّفنی: میں ھی کی ضمیر مستتر کا مرجع شاعر کی بیگم کو مان لو یا اس کے نفس کو، معنیٰ دونوں صورت میں صحیح ہوگا۔ إذلال: ذلیل کرنا۔ از (افعال) أذلّہٗ إذلالاً: ذلیل کرنا، توہین کرنا۔ مادّہ (ذُلّ) ہے۔ ھانَ: واحد مذکر غائب ماضی: از (ن)، مادّہ (ھون) پر ذلیل ہوا، ہلکا ہوا۔ أھان: واحد متکلم مضارع مجہول منصوب بأن۔ از (افعال) میں ذلیل کیا جاؤں، میری توہین کی جائے۔ تکرما: واحد مؤنث غائب مجہول منصوب بتقدیر أنْ بعد لام۔ وہ معزز ہوجائے، اسکی تعظیم کیجائے۔ الف: اشباع کا ہے۔

(۱) ترجمہ:- وہ (نفس) اپنی عزّت کیلئے مجھے اپنی ذات کو ذلیل کرنے پر مجبور کرتا ہے، اور اسکے لئے یہ معمولی بات ہے کہ اس کی تعظیم کے لئے میں ذلیل کیا جاؤں۔ (نفس کا تقاضا ہمیشہ ذلّت کی طرف لیجاتا ہے)

(۲) تحقیق لغات:- تقول: واحد مؤنث غائب مضارع۔ اسمیں ضمیر مستتر کا مرجع وہی ہے جو تکلّفنی کا ہے۔ سَل: واحد مذکر امر: تو مانگ۔ المعروف: بخشش، مال، بھلائی، احسان۔ یحیی بن أکثم: ہارون رشید کا وزیر جو علوم و معارف سے مزیّن اور بڑے فضل و کمال اور جود و سخا سے آراستہ تھا۔ سَلِیْہِ: واحد مؤنث حاضر امر

(۲) ترجمہ:- چنانچہ کہتا ہے کہ یحییٰ ابن اکثم سے بخشش مانگ، تو میں اس سے کہتا ہوں کہ یحییٰ بن اکثم کے رب سے مانگ (کیونکہ وہ سب کا پالنہار ہے اس سے مانگنے میں کوئی ذلت نہیں، اسی نے تو یحییٰ ابن اکثم کو بھی دیا ہے)

وقال آخر

(۱) إذا ضَیَّقْتَ أمراً ضاقَ جِدّاً وإنْ ھَوَّنْتَ ما قَدْ عَزَّ ھَانَا

(۲) فلا تَھْلِكْ لِشَیءٍ فاتَ یأساً فَکَمْ أمرٍ تَصَعَّبَ ثُمَّ لانَا

(۲) اعراب:- (فلا تھلك) فا تعلیلیہ۔ لا تھلك: فعل، أنتَ کی ضمیر مستتر فاعل (لشیء) لام: حرف جار فعل سے متعلق۔ شیء: موصوف۔ فات: صفت (یأساً) مفعول بہ۔ مصرعِ ثانی کا اعراب ظاہر ہے۔

(۱) تحقیق لغات:- ضیقت: واحد مذکر حاضر ماضی: تم نے تنگ کیا، دشوار بنایا۔ از (تفعیل) مادّہ (ضیق) ہے۔ ضَیَّقَہٗ تضییقاً: دشوار بنانا، تنگ کرنا۔ ضُیِّقَ علیہ: اس پر تنگی اور سختی کیگئی۔ ھونت: واحد مذکر حاضر ماضی: تم نے آسان بنایا، معمولی سمجھا۔ از (تفعیل) مادّہ (ھون) ہے۔ عزّ: واحد مذکر غائب ماضی: دشوار ہوا۔ عزّ (ض) عِزّاً وعزازۃً: قوی ہونا، عزیز ہونا و — الشیءُ: دشوار ہونا، کم یاب ہونا۔ ھانا: واحد مذکر غائب ماضی۔ الف: اشباع کا ہے۔ (۱) ترجمہ:- جب تم کسی آسان کام کو دشوار سمجھوگے تو دشوار ہوجائے گا، اور جو کام دشوار ہے اسکو آسان سمجھوگے تو آسان ہوجائے گا۔

(۲) تحقیق لغات:- فلا تھلك: واحد مذکر حاضر نہی: تو ہلاک نہ ہو، اپنی جان ہلکان نہ کر۔ یأساً: ناامیدی، مایوسی۔ یَئِسَ (س) یأساً ویَأْسَۃً — منہ: ناامید ہونا، مایوس ہونا۔ اور کبھی (یأس) علم کے معنیٰ میں آتا ہے جیسے (ألَمْ تَیْأَسُوا أنّی ابنُ فارسِ زَھْدَمِ) کیا تمھیں معلوم نہیں کہ میں زہدم کے شہسوار کا بیٹا ہوں۔ تصعب: واحد مذکر غائب ماضی: وہ دشوار ہوا، سخت ہوا، مشکل ہوا۔ از (تفعّل) مادّہ (صعب) ہے۔ لانا: واحد مذکر غائب ماضی: الف: اشباع کا ہے۔ وہ نرم ہوا، آسان ہوا۔ از (ض) مادّہ (لین)۔

(۲) ترجمہ:- لہذا جو چیز تمہیں حاصل نہ ہوسکی اس کے ناامید ہوکر اپنی جان ہلکان نہ کر کیونکہ بہت سے ایسے کام جو دشوار تھے پھر وہ آسان ہوگئے۔

(۱) سَأَصْبِرُ مِنْ رَفِيقِي إِنْ جَفَانِيْ عَلَىٰ كُلِّ الْأَذَىٰ إِلَّا الْهَوَانَا
(۲) فَإِنَّ الْمَرْءَ يَجْزَعُ فِي خَلَاءٍ وَإِنْ حَضَرَ الْجَمَاعَةَ أَنْ يُّهَانَا

(۱) اعراب :- (فإنّ) فاء: تعليليه. إنّ: حرف تاکید (المرء) اسم. (یجزع) خبر (فی خلاء) یجزع سے متعلق. اصل میں مِنْ أن یتھانَ ہے. (وإن) واؤ: حالیہ إنْ: حرف شرط (أن یُّهان) یجزع سے متعلق. (۱) تحقیق لغات :- أصبر: واحد متکلم مضارع: میں برداشت کرتا ہوں، صبر کرتا ہوں، گوارہ کرتا ہوں. صبر (ض) صبراً — علی الأمر: بہادری اور جرأتمندی سے انگیز کرنا، سخت جان ہونا. جفا: واحد مذکر ماضی: ظلم کیا، ستم ڈھایا. جفا (ن) جفواً وجفاءً — صاحبہ: اعراض کرنا، بدسلوکی، بداخلاقی اور بے رُخی سے پیش آنا.
الأذی: تکلیف، ایذا، بڑی آفت، ہر وہ ضرر جو کسی جاندار کی روح یا جسم کو پہونچے خواہ دنیوی ہو یا اُخروی. الھوان: ذلت وخواری، بے عزتی، رسوائی

(۱) ترجمہ :- اگر میرا دوست مجھ پر ستم رانی کرے تو اس کی ہر تکلیف میں گوارہ کروں گا. بجز ذلت وخواری کے (اگر وہ ذلیل کرنا چاہے تو اس کو گوارہ نہیں کر سکتا)

(۲) اعراب :- (أصبر) فعل (من رفیقی) فعل سے متعلق. (إن) حرف شرط (جفانی) فعل شرط (علی کل الأذی) فعل سے متعلق (إلا) حرف استثنار (الھوانا) مستثنیٰ (إن جفانی) کی جزار پر جملہ ماسبق دلالت کرتا ہے

(۲) تحقیق لغات :- یجزع: واحد مذکر غائب مضارع: وہ گھبراتا ہے، جزع فزع کرتا ہے. جزع (س) جزعاً وجزدعاً — منه: بے صبری کے ساتھ رنج وغم اور تکدر کا اظہار کرنا. خلاء: تنہائی. یھان: واحد مذکر غائب مضارع مجہول منصوب بأن. از (افعال)

(۲) ترجمہ :- آدمی تنہائی میں اپنی اہانت پر تلملا اٹھتا ہے، گو وہ محفل احباب میں شرکت کرے (یعنی انسان اپنی معاشرتی بیچینیوں کو محسوس کرتے ہوئے بھی سوسائٹی سے اپنے کو وابستہ رکھتا ہے اور سوسائٹی کے ناروا سلوک پر دو دو آنسو بہا کر دل کے پھپھولوں کو ٹھنڈا کر لیتا ہے)

وقال عمرو بن مالك الحارثي

(۱) أَلْحِرْصُ لِلنَّفْسِ فَقْرٌ وَالْقُنُوْعُ غِنًى وَالْقُوْتُ إِنْ قَنِعَتْ بِالْقُوْتِ مُجْزِيْهَا
(۲) وَالنَّفْسُ لَوْ أَنَّ مَا فِي الْأَرْضِ حِيْزَ لَهَا مَا كَانَ إِنْ هِيَ لَمْ تَقْنَعْ بِكَافِيْهَا

(۱) اعراب :- (الحرص) مبتدا. (للنفس) فقر سے متعلق (فقر) خبر (والقنوع غنی) واؤ: حرف عطف القنوع: مبتدا. غنی: خبر (والقوت) واؤ حرف عطف. القوت: مبتدا (إن) حرف شرط (قنعت) فعل شرط (بالقوت) قنعت سے متعلق. إنْ کی جزار محذوف ہے جس پر جملہ ماسبق دلالت کر رہا ہے. (مجزیھا) خبر ہے والقوت مبتدا کی. (۱) تحقیق لغات :- الحرص: لالچ، بخل، طمع، آرزو، امید. فقر: ناداری، غربت، محتاجی، افلاس. فقر: چار معنوں میں مستعمل ہے (۱) ضرورت کے لائق روزی نہ ہونا (۲) صرف ضرورت کے لائق ہونا اندوختہ نہ ہونا (۳) فقر نفس. کتنا ہی مال ہو مگر نفس حریص رہے (۴) اللہ کی طرف احتیاج. ایسا فقر ہر آدمی ہر جانور بلکہ کائنات کی ہر چیز میں ہے.
القنوع: قناعت، جو میسر آجائے اس پر راضی ہو جانا. قنع (س) قناعۃ: اپنے حصہ پر راضی ہونا.
غنی: بکسر غین: تونگری، مالداری، بے نیازی. غنی: تین معنوں میں مستعمل ہے (۱) بالکل محتاج اور ضرورتمند نہ ہونا. یہ غنی صرف خدا کو حاصل ہے (۲) کم ضرورتمند ہونا یہ ہر قانع کی صفت ہے. (۳) مالدار ہونا. القوت: ایسا رزق جو بقدر ضرورت ہو. مجزی: اسم فاعل از (افعال) کفایت کرنیوالا، کافی ہونیوالا.

(۱) ترجمہ :- حرص، نفس کے لئے مفلسی ہے اور قناعت، تونگری ہے. اور بقدر ضرورت رزق پر اگر نفس قناعت کرے تو وہ اس کو کافی ہو جائے گا.

(۲) تحقیق لغات :- حیز: واحد مذکر غائب مجہول: جمع کیا جائے، اکٹھا کیا جائے. حاز (ن) حوزاً: جمع کرنا

(۲) ترجمہ :- اگر کائنات کی ساری دولت نفس کیلئے اکٹھا کر دی جائے تو وہ اسکے لئے کافی نہیں ہوگی اگر وہ (نفس) اس پر قناعت نہ کرے.

وقال آخر

(۱) سَأُعْمِلُ نَصَّ العِيْسِ حَتّٰى يَكُفَّنِي ... غِنَى المَالِ يَوْمًا أَوْ غِنَى الحِدْثَانِ

(۲) فَلَلْمَوْتُ خَيْرٌ مِنْ حَيَاةٍ يُرَى لَهَا ... عَلَى المَرْءِ ذِي العَلْيَاءِ مَسُّ هَوَانِ

(۱) اعراب :- (أعمل) فعل. أنا کی ضمیر مستتر فاعل. (نص العیس) مفعول بہ (حتی) برائے غایت معنی میں إلیٰ کے (یکفنی) اصل میں أن یکفنی ہے أن: مصدریہ یکفّ: فعل. نون: وقایہ یآر: ضمیر متکلم کی مفعول بہ (غنی المال) فاعل (یومًا) ظرف. أوْ: حرف عطف (غنی الحدثان) معطوف. (۱) تحقیق لغات :- سأعمل : واحد متکلم مضارع : میں کروں گا، کام میں لگاؤں گا، عمل میں لاؤں گا، استعمال کروں گا. أعملہٗ إعمالاً: عامل بنانا، کام پر لگانا. و۔ الرأی أو الآلۃَ : استعمال کرنا. نصّ : مصدر: تیز دوڑانا. نصّ (ن) نصًّا ۔ الناقۃ: تیز ہانکنا. و۔ الشیٔ: واضح کرنا. و۔ الحدیث : حدیث کی سند بیان کرنا. العیس: بکسر عین مفرد ہا أعْیَسُ: سفید سیاہی مائل اونٹ، عمدہ اور اچھے اونٹ. یکفّنی: واحد مذکر غائب مضارع : روکتا ہے. کفّ (ن) کفًّا : روکنا. کفّہ عن الأمر: روک دینا. الحدثان بکسر حاء و فتحہا : مصائب، حوادثات.

(۱) ترجمہ :- میں عمدہ اونٹوں کو تیزی سے ہنکاتا رہوں گا (تلاش معاش میں) یہانتک کہ مال کی فراوانی اور حوادثات زمانہ سے بیفکری مجھے روک دے (یعنی تلاش معاش میں اسوقت تک سرگرداں رہوں گا جبتک کہ معاشی حیثیت سے اطمینان اور فقر و فاقہ کی طرف سے بیفکری نہ ہوجائے)

(۲) اعراب :- (فللموت) فآء: تعلیلیہ (الموت) مبتدا (خیر) خبر (من) حرف جار (حیاۃ) موصوف (یری) فعل. صفت (لہا) یری سے متعلق. (علیٰ) حرف جار (المرء) مجرور موصوف (ذی العلیاء) صفت (مسّ ہوانٍ) یری کا نائب فاعل. (۲) تحقیق لغات :- ذی : والا، صاحب. حالت جر میں. العلیاء : بلند مقام، بزرگی. مسّ : اسم مصدر : چھو دینا، دُکھ پہنچانا، لاحق ہونا، لگ جانا. مسُّ ہوانٍ : ذلت و خواری کا لاحق ہونا. (۲) ترجمہ :- کیونکہ اس زندگی سے موت بہتر ہے جس میں بلند مقام آدمی پر ذلت و خواری کا اثر دیکھا جائے.

(۱) [illegible] مقالِهِ ... وَإِنْ لَمْ يَقُلْ قَالُوا عَدِيمُ بَيَانِ

(۲) كَأَنَّ الغِنَى فِي أَهْلِهِ بُورِكَ الغِنَى ... بِغَيْرِ لِسَانٍ نَاطِقٌ بِلِسَانِ

(۱) اعراب :- (متی) اسم شرط (تیکلم) فعل شرط. (یلغ) فعل جزاء (حکم مقالہ) فاعل. (وإن) واؤ : استینافیہ. إنْ : حرف شرط. (لم یقل) فعل شرط. (قالوا) إنْ کی جزاء (عدیم بیان) مضاف و مضاف الیہ ہوکر مبتدا، محذوف کی خبر. تقدیر عبارت: ھو عدیم بیان.

(۱) تحقیق لغات :- یلغ : واحد مذکر غائب مضارع مجزوم بجزاء متیٰ : لغو ہوجاتا ہے، بے ویلو ہوجاتا ہے. لغیٰ (ن) لغواً ۔ الشیءُ: باطل ہونا. و۔ عن الطریق : راستے سے ہٹجانا. حکم : فرمان، فتویٰ، فیصلہ، زور، قوت، استحکام. مقال : اسم مصدر. بات، قول، گفتگو. عدیم : معدوم، فقیر، دیوانہ. بیان : قوت گویائی، وضاحت کرنا، کھولنا.

(۱) ترجمہ :- (اسلئے کہ) جب وہ بولتاہے تو اسکی بات بے اثر ہوجاتی ہے، اور اگر نہ بولے تو لوگ کہتے ہیں کہ وہ قوت گویائی سے محروم ہے (گونگا ہے)

(۲) اعراب :- (کأنّ) حرف مشبہ بہ فعل. (الغنی) اسم. (فی أہلہ) ناطق سے متعلق (بورک الغنی) جملہ دعائیہ. (بغیر لسان) ناطق سے متعلق (ناطق) کأن : کی خبر (بلسان) ناطق سے متعلق. (۲) معنی : الغِنیٰ ناطقٌ بلسانٍ وإن لم یکُنْ لَہٗ لسانٌ بارك الله الغِنیٰ فِی الأغنیاء (ای حکم النطق لاینفذُ ولایَعمَلُ فی النُّفُوسِ ولایَقُومُ لہٗ وَزْنٌ بحیث أنَّہٗ نُطْقٌ بَلِ النُّطقُ یؤثّر بالغِنیٰ کما نری انّ النَّاطِقَ المفْلِسَ غیرُ ناطِقٍ والغَنِیُّ الَّذِی ھُوَ غیرُ ناطِقٍ ناطقٌ.

(۲) ترجمہ : مبارک ہو تونگری دولتمندوں کو اسلئے کہ دولت بلا زبان کے بولتی ہے (اور افلاس باوجود زبان کے گونگا ہے)

وقال آخر

وَمَا طَالِبُ الْحَاجَاتِ فِي كُلِّ وِجْهَةٍ مِنَ النَّاسِ إِلَّا مَنْ أَجَدَّ وَشَمَّرَا

اعراب :- (وماطالب الحاجات) واؤ: استینافیہ (طالب الحاجات) مبتدا (فی کل وجھۃ) طالب کا متعلق اوّل (من الناس) متعلق ثانی (إلّا) حرف استثنار لغو (مَنْ) اسم موصول (اجد) معطوف علیہ (وشمّرا) واؤ: حرف عطف (شمرا) معطوف. معطوف و معطوف علیہ ہوکر صلہ. موصول وصلہ ملکر خبر.

تحقیق لغات :- طالب : اسم فاعل: طلب کرنیوالا، ڈھونڈھنے والا، جستجو کرنیوالا. از (نصر) طلب: کا اصل معنی ہے کسی شئ کو پانے کے لئے جستجو کرنا، خواہ وہ شئ اعیان میں سے ہو یا معانی میں سے. الحاجات : مفرد ہا: حاجۃ: وہ چیز جس کی ضرورت ہو، خواہش، خطرہ، کام، غرض. وِجھۃ : بفتح واؤ وکسرِا: اسم مکان، وہ سمت جدھر رخ کیا جائے، نظریہ، نقطۂ نظر، تھیوری. یا وجھۃ کو مصدر مانا جائے تو معنی ہوگا: سامنے کا رُخ، وہ چیز جو منہ کے سامنے ہو. لیکن اس صورت میں واؤ کا موجود ہونا غیر قیاسی ہے. بہر حال دونوں صورتوں میں مراد ایک ہی ہے. یعنی وہ سمت جدھر رُخ کیا جائے.

أجدّ: واحد مذکر ماضی. از (افعال) کوشش کیا.

أجدّ فی الأمر: کسی کام میں کوشش کرنا، سنجیدگی اختیار کرنا. شمّرا: واحد مذکر غائب ماضی. الف: اشباع کا ہے: کمربستہ ہوگیا، مستعد ہوا. شمّر تشمیراً: تیزی سے گذرنا، شمّر عن ساقیہ: مستعد ہونا: کمربستہ ہونا. و- فی الأمر: چُستی کرنا. وللأمر: کام کا ارادہ کرنا.

معنے :- لایطلب الحاجات فی کل وجھۃ من الناس الا من یجتھد ویھتم. ترجمہ :- لوگوں میں سے اپنی ضروریات کا متلاشی وہی شخص ہوسکتا ہے جو کوشش کرے اور کمربستہ ہوجائے.

(۱) سِرْ فِي بِلَادِ اللهِ وَالْتَمِسِ الْغِنَىٰ تَعِشْ ذَا الْيَسَارِ أَوْ تَمُوْتَ فَتُعْذَرَا

(۲) وَلَا تَرْضَ فِي عَيْشٍ بِدُوْنٍ وَلَا تَنَمْ وَكَيْفَ يَنَامُ اللَّيْلَ مَنْ بَاتَ مُعْسِرَا

(۱) تحقیق لغات :- سِرْ: واحد مذکر امر: چل، سفر کر. سار (ض) سیرًا: چلنا. سفر کرنا. اِلْتمس: واحد مذکر امر: تلاش کر، ڈھونڈھ. از (افتعال) تعش: واحد مذکر حاضر مضارع مجزوم بجواب امر: تو زندگی بسر کر، زندہ رہ. از (ض) یسار: دولتمندی، تونگری. ج یُسُرٌ. تُعذرا: واحد مذکر حاضر مضارع مجہول منصوب بتقدیر أَنْ بعد فار. الف: اشباع کا ہے: تمہارا عذر قبول کرلیا جائے گا. تم سے الزام دور کردیا جائے گا. از (ض) (۱) ترجمہ :- لہٰذا خدا کی زمین میں سفر کر اور دولت تلاش کر اور دولتمند ہوکر زندگی بسر کر یا تو مرجائے گا تو معذور سمجھا جائے گا (یعنی دو ہی صورت ہوگی جاہے، تونگری حاصل ہوجائے گی یا جد وجہد کی راہ میں موت آجائیگی تو سستی اور کاہلی کا الزام رفع ہوجائے گا.

(۲) اعراب :- (ولاترض) واؤ: استینافیہ (لاترض) فعل. أنت کی ضمیر مستتر فاعل. (فی) فعل کا متعلق اوّل (بدون) متعلق ثانی. (ولاتنم) واؤ: حرف عطف. لاتنم: فعل. أنت کی ضمیر مستتر فاعل (وکیف) واؤ استینافیہ کیف: اسم مبہم مبنی برائے ظرف. (ینام) فعل. (اللیل) مفعول فیہ (مَنْ) فاعل (بات) فعل ناقص. ھو کی ضمیر مستتر اسم ذوالحال (معسرا) حال. (۲) تحقیق لغات :- دُون: سوائے، معمولی، تھوڑا، جو کسی سے نیچے ہو دُوْنَ کہلاتا ہے. دون ظرف ہے فوق کی نقیض کے طور پر استعمال ہوتا ہے اور اسم بھی واقع ہوتا ہے. بمعنی غَیر جیسے: (إتخذ وا من دونہ آلھۃ) لوگوں نے اسکے غیر کو معبود بنایا. (کیف) کیسے، کس طرح، کبھی شرطیہ ہوتا ہے تو معنی ہوتا ہے: جیسے، جس طرح. کبھی سوالیہ ہوتا ہے تو معنی ہوتا ہے کیسے، کس طرح. لیکن کیف سے کبھی سوال مقصود نہیں ہوتا بلکہ استعجاب یا توبیخ ہوتا ہے جیسے (کیف تکفرون باللہ) اللہ کے ساتھ کیسے کفر کرتے ہو. یہاں شعر میں استعجاب کیلئے آیا ہے. معسرا: اسم فاعل از (افعال) مادہ (عسر) تنگدست (۲) ترجمہ :- اور زندگی میں معمولی چیز پر راضی نہ ہو اور نہ سو، اور جو تنگدست ہو وہ کسطرح رات میں سوئیگا.

وقال آخر

(۱) وَمَنْ يَحْمَدُ الدُّنْيَا لِشَيْءٍ يَّنَالُهُ ... فَسَوْفَ لَعَمْرِي عَنْ قَرِيْبٍ يَلُوْمُهَا

(۲) إِذَا أَدْبَرَتْ كَانَتْ عَلَى الْمَرْءِ حَسْرَةً ... وَإِنْ أَقْبَلَتْ كَانَتْ كَثِيْرًا هُمُوْمُهَا

(۱) اعراب :- (مَنْ) شرطیہ مبتدا، (یحمد) فعل ھو: کی ضمیر مستتر فاعل (الدنیا) مفعول بہ (لشئ) لام حرف جار شئ: مجرور موصوف (ینالہ) صفت. موصوف اپنی صفت سے ملکر مجرور. اور یحمد سے متعلق (لعمری) لام ابتدائیہ. عمر: مضاف. یا: ضمیر مضاف الیہ. مضاف اپنے مضاف الیہ سے ملکر مبتدا، (قسمی) خبر (عن قریب) یلومہا سے متعلق (یلومہا) فعل جزا۔.

(۱) تحقیق لغات :- یحمد: واحد مذکر غائب مضارع: وہ تعریف کرتا ہے، سراہتا ہے، خوبی بیان کرتا ہے. حمد (س) حمداً و محمداً: تعریف کرنا. مادّہ (حمد) ہے. حمد: مدح سے خاص اور شکر سے عام ہے. کیونکہ مدح افعال حسنہ پر ہوتی ہے جو انسان کے اختیار سے سرزد ہوتے ہیں اور ان اوصاف حمیدہ پر بھی ہوتی ہے جو بہ تسخیر الٰہی اسمیں موجود ہیں. اور شکر وہ ہے جو صرف نعمت کے مقابلہ میں ہو. اور حمد صرف ان امور پر ہے جو بہ تسخیر الٰہی ہو. لعمری: میری زندگی کی قسم. یلوم: واحد مذکر غائب مضارع: ملامت کرتا ہے، بُرا بھلا کہتا ہے. لَامَ (ن) لَوْمًا و مَلَامَةً: ملامت کرنا. (۱) ترجمہ :- اور جو شخص کہ کسی چیز کے حاصل ہونے پر دنیا کی تعریف کرتا ہے، تو قسم ہے میری زندگی کی کہ وہ جلد ہی اس کی ملامت کرے گا (کیونکہ دنیا کی حالت میں یکسانیت نہیں ہے نشیب و فراز کا ایک تسلسل ہے)

(۲) تحقیق لغات :- أدبرت: واحد مؤنث غائب ماضی: اس نے پیٹھ پھیرلی، پیٹھ پھیر کر چلی گئی. از (افعال) مادّہ (دبر) ہے. ہی ضمیر مستتر کا مرجع (الدنیا) ہے. أقبلت: واحد مؤنث غائب ماضی: وہ سامنے آئی، وہ متوجہ ہوئی. از (افعال) مادّہ (قبل) ہے. ہموم: مفرد ہا ہَمٌّ رنج و غم، افکار. (۲) ترجمہ :- دنیا جب پیٹھ پھیرے (اس سے محرومی ہو جائے) تو انسان کیلئے صرف ایک حسرت ہوتی ہے (یعنی دنیا سے محرومی کی) اور اگر آجائے (ملجائے) تو اسکے ہزار رنج

(۱) إِذَا انْقَطَعَتْ عَنِّيْ مِنَ الْعَيْشِ مُدَّتِيْ ... فَإِنَّ بُكَاءَ الْبَاكِيَاتِ قَلِيْلُ

(۲) سَيُعْرَضُ عَنْ ذِكْرِيْ وَتُنْسٰى مَوَدَّتِيْ ... وَيَحْدُثُ بَعْدِيْ لِلْخَلِيْلِ خَلِيْلُ

(۱) اعراب :- إذا: حرف شرط. انقطعت: فعل شرط دونوں جار مجرور فعل سے متعلق. مدتی: فاعل. فاء: حرف جواب. إنّ: حرف تاکید (بکاء الباکیات) اسم (قلیل) خبر. تحقیق :- انقطعت: واحد مؤنث غائب ماضی: وہ کٹ گئی، وہ ٹوٹ گئی، وہ ختم ہوگئی. از (انفعال) مادّہ (قطع) ہے. انقطع انقطاعاً — الحرُّ أو البردُ: گرمی یا سردی کا زمانہ گذرنا — السیف: تلوار کی دھار گرنا. و — ماء البیر: کنویں کا پانی ختم ہوجانا. و — لسانُہٗ: زبان کی طلاقت و روانی کا زائل ہونا. و — إلی فلانٍ: کسی کا حلقہ بگوش ہونا. انقطعت مدتی: میری مدت تمام ہوئی. بکاء: مصدر از (ض) گریہ وزاری. الباکیات: مفرد ہا باکیۃٌ: رونے والیاں. (۱) ترجمہ :- جب میری زندگی کی مدت تمام ہوجائیگی (مرجاؤں گا) تو رونے والیوں کا رونا کم ہوجائے گا (کیونکہ لیل و نہار کی گردش بہت جلد ماضی کے نقوش کو دھندلا اور پھر مٹا دیتی ہے. شعر: ثم انقضت تلک السنون و أھلہا. فکأنہا وکأنہم أحلامُ) (۲) تحقیق لغات : سیعرض: واحد مذکر غائب مستقبل قریب مجہول: وہ اعراض کیا جائے گا، منہ پھیر لیا جائے گا. از (افعال) مادّہ (عرض) ہے. أعرض عنہ اعراضاً: منہ پھیرنا، اعراض کرنا. ذکر: تذکرہ، یاد، شہرت، بلندی، بزرگی، نصیحت، بیان. تنسی: واحد مؤنث غائب مضارع مجہول: بھلا دی جائے گی، ترک کر دی جائیگی. از (سمع) نسی نسیاناً: بھولنا. کسی چیز کے فراموش ہو جانے کے بعد اس کا ترک ہوجانا لازم ہے اس لئے معنی: ترک کردینے کا بھی ہوتا ہے. یحدث: واحد مذکر غائب مضارع: پیدا ہوجاتا ہے. از (ضرب) مادّہ (حدث) حدث کے معنی میں ظہور، جدت، نوپیدگی داخل ہے. الخلیل: وہ دوست جس کی محبت دل کی گہرائیوں میں اتری ہو.

(۲) ترجمہ :- جلد ہی میرے تذکرے سے منہ پھیر لیا جائے گا، اور میری محبت بھلا دیجائیگی، اور میرے بعد دوست کے لئے کوئی نیا دوست پیدا ہوجائے گا

(۱) أَجَلَّكَ قَوْمٌ حِيْنَ صِرْتَ إِلَى الْغِنٰى ۔۔۔ وَكُلُّ غَنِيٍّ فِي الْعُيُوْنِ جَلِيْلُ

(۲) وَلَيْسَ الْغِنٰى إِلَّا غِنًى زَيَّنَ الْفَتٰى ۔۔۔ عَشِيَّةَ يَقْرِيْ أَوْ غَدَاةَ يُنِيْلُ

(۱) اعراب :- (أجل) فعل (ک) ضمیر مفعول بہ (قوم) فاعل (حین صرت إلی الغنی) ظرف. (وکل) واؤ: حرف عطف (کل غنی) مبتدا، (فی العیون) جلیل سے متعلق (جلیل) خبر.

(۱) تحقیق لغات:- أجلّ: واحد مذکر غائب ماضی: تعظیم کیا، عظمت بخشی. أجلّه اجلالاً: تعظیم کرنا، بڑائی کرنا، عظمت بخشنا. حین: وقت، زمانہ، مدت. ج أحیان. حین: ہمیشہ ظرف ہوکر استعمال ہوتا ہے اور اس کے معنی میں جو ابہام ہوتا ہے اس کی تخصیص مضاف الیہ سے ہوجاتی ہے. جیسے (ولاتَ حِيْنَ مَنَاصٍ) اور چھٹکارہ کا وقت نہیں تھا. مناص: مضاف الیہ ہے اس سے حین کی تخصیص ہوگئی، یعنی چھٹکارہ کا وقت حین: کئی معنوں میں مستعمل ہے. (۱) موت کے لئے، جیسے (ومَتَّعْنٰهُمْ إِلٰى حِيْنٍ) (۲) برس اور سال کے لئے، جیسے (تُؤْتِيْ أُكُلَهَا كُلَّ حِيْنٍ) (۳) مطلق وقت کے لئے، جیسے (هَلْ أَتٰى عَلَى الْإِنْسَانِ حِيْنٌ مِّنَ الدَّهْرِ) جلیل: عظیم، بڑا، بزرگ، قابل قدر.

(۱) ترجمہ :- جب تو مالدار ہو جائے گا تو لوگ تیری عزت کریں گے، اور ہر مالدار نگاہوں میں معظم ہوتا ہے.

(۲) اعراب :- (ولیس) واؤ: حرف استینافیہ (لیس) فعل ناقص. (الغنی) اسم (الا) حرف استثناء لغو (غنی) خبر موصوف (زین الغنی) صفت (عشیۃ یقری) معطوف علیہ (أو غداۃ) أو: حرف عطف (غداۃ ینیل) معطوف. معطوف علیہ اپنے معطوف سے ملکر ظرف. (۲) تحقیق لغات :- زیّن: واحد مذکر غائب ماضی از (تفعیل) مادّہ (زینۃ) ہے: آراستہ کیا، سنوارا، زینت دی. یقری: واحد مذکر غائب مضارع: وہ مہمان نوازی کرتا ہے. قری (ض) قِرًا وقِراءً۔ الضیفَ: مہمان نوازی کرنا. ینیل: واحد مذکر غائب مضارع: وہ بخشش کرتا ہے. (۲) ترجمہ:- دولتمندی وہی ہے جو نوجوان کو آراستہ کرے اس شام کو جبکہ کسی کی مہمان نوازی کرے، یا اس صبح کو جب کسی کو کچھ عنایت کرے.

(۱) وَلَمْ يَفْتَقِرْ يَوْمًا وَإِنْ كَانَ مُعْدِمًا ۔۔۔ جَوَادٌ، وَلَمْ يَسْتَغْنِ قَطُّ بَخِيْلُ

وله ایضًا

(۲) أَيَا مَنْ عَاشَ فِي الدُّنْيَا طَوِيْلًا ۔۔۔ وَأَفْنَى الْعُمُرَ فِي قِيْلٍ وَقَالِ

(۱) اعراب :- (لم یفتقر) فعل (یومًا) ظرف (وإن) واؤ: حالیہ. إن: حرف شرط (کان معدمًا) فعل شرط جزاء محذوف پر جملہ ماسبق دلالت کر رہا ہے (جواد) فاعل (ولم یستغن) واؤ: حرف عطف (لم یستغن) فعل (قط) ظرف (بخیل) فاعل. (۱) تحقیق لغات :- لم یفتقر: واحد مذکر غائب مضارع منفی مجزوم بلم: محتاج نہیں ہوا، نادار نہیں ہوا. از (افتعال) مادّہ (فقر) ہے. (معدما) محتاج، نادار، مفلس، تنگدست. از (افعال) مادّہ (عدم) ہے. أعدم إعدامًا ۔ الرجلُ: محتاج ہونا، مفلس ہونا. جواد: صیغہ صفت: بہت داد و دہش کرنیوالا. ج أجواد، أجاوِد. لم یستغن: واحد مذکر غائب مضارع منفی مجزوم بلم. مستغنی نہیں ہوا، مالدار نہیں ہوا. قطّ: ہرگز، کبھی. برائے ظرف زمان. ماضی میں نفی کی تاکید کے لئے آتا ہے جیسے (ما فعلتہ قط) اس کو میں نے کبھی نہیں کیا. بخیل: وہ آدمی جو مناسب جگہ پر خود خرچ نہ کرے اور غیر کو بھی خرچ کرنے سے روکے. ج بُخلاء.

(۱) ترجمہ :- سخی آدمی کبھی محتاج نہیں ہوتا اگرچہ تنگدست ہو اور بخیل کبھی غنی نہیں ہوتا (کیونکہ غنی اور فقر کا تعلق قلب سے ہوتا ہے مال کی کثرت اور قلت سے نہیں اور بخیل کی طبیعت فقیر ہوتی ہے.)

(۲) اعراب :- (أیا) حرف ندا بمعنیٰ أدعو (مَن) منادیٰ موصول (عاش) صلہ (فی الدنیا) عاش سے متعلق (طویلًا) صفت مصدر محذوف کی (یعنی عیشًا طویلًا) (وأفنی) واو حرف عطف (أفنی) فعل (العمر) مفعول بہ (فی قیل وقال) أفنی سے متعلق.

(۲) تحقیق لغات:- أفنی: واحد مذکر غائب ماضی: برباد کیا، فنا کیا. از (افعال) مادّہ (فناء) ہے. قیل و قال: بکواس، بحث و مباحثہ، گپ شپ، گفتگو، بات چیت، چون وچرا. (۲) ترجمہ :- اے وہ شخص جس نے دنیا میں طویل زندگی بسر کی اور بحث و مباحثہ میں عمر برباد کر دی.

(۱) وَأَتْعَبَ نَفْسَهُ فِيْمَا سَيَفْنىٰ ‏ وَجَمَّعَ مِنْ حَرَامٍ أَوْ حَلَالِ

(۲) هَبِ الدُّنْيَا تُقَادُ إِلَيْكَ عَفْوًا ‏ أَلَيْسَ مَصِيْرُ ذَالِكَ إِلَى الزَّوَالِ

(۱) اعراب :- (وَأتعب) واؤ : حرف عطف. أتعب : فعل. هو کی ضمیر مستتر فاعل مرجع مَنْ ہے (نفسه) مفعول بہ (فیما سیفنی) فی : حرف جار. فعل سے متعلق. ما : موصول. سیفنیٰ : صلہ. جملہ معطوف علیہ. (وجمع) واؤ : حرف عطف. جمّع : فعل. (مِنْ) حرف جار فعل سے متعلق (حرام و حلال) معطوف و معطوف علیہ ہوکر مجرور. (۱) تحقیق لغات :- أتعب : واحد مذکر غائب ماضی. اس نے تھکایا، مشقت میں ڈالا. از (افعال) سیفنیٰ : واحد مذکر غائب مستقبل قریب. جلد ہی فنا ہوجائے گا. از (س) جمّع : واحد مذکر غائب ماضی : اس نے خوب خوب اکٹھا کیا از (تفعیل) اس میں تشدید مبالغہ کے لئے ہے.

(۱) ترجمہ :- اور اپنی جان اس چیز کے حاصل کرنے) میں ہلکان کی جو جلد ہی فنا ہوجائیگی، اور حرام و حلال کو خوب خوب جمع کیا. (آنکھ بند کرکے دنیا کی دولت پر دونوں ہاتھ مارتے رہی)

(۲) اعراب :- (هب) فعل امر معنی میں إحسب کے. إحسب : فعل. أنتَ کی ضمیر مستتر فاعل. (الدنیا) مفعول اوّل (تقاد) فعل. ضمیر اس میں نائب فاعل ذوالحال (الیك) تقادُ سے متعلق. (عفواً) حال. فعل اپنے نائب فاعل اور متعلق سے ملکر مفعول ثانی. مصرعہ ثانی کا اعراب ظاہر ہے.

(۲) تحقیق لغات :- هب : وهبَ : سے فعل امر : مان لو، فرض کرلو جیسے (هبنی فعلتُ) مان لو میں نے کیا اس سے دوسرا صیغہ نہیں آتا. تقادُ : واحد مؤنث غائب مجہول. وہ کھینچی جاتی ہے، چلائی جاتی ہے. قاد (ن) قیادۃ و قوداً : آگے سے کھینچنا، لے چلنا. و ـــ الجیش : قیادت کرنا، سپہ سالاری کرنا. عفواً : وہ چیز جو بلا سوال کے ہاتھ آجائے. فاضل چیز. مصیر : انجام.

(۲) ترجمہ :- فرض کرو کہ دنیا تمھارے پاس بغیر مانگے آرہی ہے تو کیا اس کا انجام فنا اور زوال نہیں ہے.

وقال محمد بن عبد الرحمٰن العطویُّ

(۱) تَرَى الدُّنْيَا وَزَهْرَتَهَا فَتَصْبُوْ ‏ وَمَا يَخْلُوْ عَنِ الشَّهَوَاتِ قَلْبُ

(۲) وَلٰكِنْ فِيْ خَلَائِقِهَا نِفَارٌ ‏ وَمَطْلَبُهَا بِغَيْرِ الْحَظِّ صَعْبُ

(۱) اعراب : (ترى) فعل أنتَ کی ضمیر مستتر فاعل (الدنیا) مفعول بہ (و زهرتها) واؤ : حرف عطف. زهرتها : معطوف (فتصبو) فاء : تعلیلیہ. تصبو : فعل. أنت کی ضمیر مستتر فاعل مصرعہ ثانی کا اعراب ظاہر ہے. (۱) تحقیق لغات :- زهرة : رونق، خوبی، تازگی، سرسبزی، زینت بہار، اصل میں جب کلی کھل جاتی ہے تو زهرةٌ کہلاتی ہے اور دنیا کی بہار اور زینت کے لئے اسی مناسبت سے زهرةٌ بولا جاتا ہے. تصبو : واحد مذکر حاضر مضارع : تم شوق کرتے ہو، مائل ہوتے ہو، فریفتہ ہوتے ہو. از (ن) مادّہ (صبوۃ) ہے. شهوات : مفرد ہا شهوة : شہوت، للچاہٹ، نفسانی خواہش، جس طرف نفس کا اشتیاق ہو. از (نصر و سمع)

(۱) ترجمہ :- تو دنیا اور اس کی تازگی دیکھکر فریفتہ ہوجاتا ہے اور کوئی دل خواہشوں سے خالی نہیں ہوتا (یعنی ہر دل میں دنیا کی تمنا ہے)

(۲) اعراب :- (ولکن) واؤ : استینافیہ : لکن : حرف استدراک (فی خلائقها) خبر مقدم. (نفارٌ) مبتدا ر مؤخر (ومطلبها) واؤ : حرف عطف مطلبها : مبتدار. (لبغیر الحظ) مطلب سے متعلق. (۲) تحقیق لغات :- خلائق : مفرد ہا : خلیقةٌ. طبیعت، خصلت عادت، وہ مزاج جس پر کسی کی تخلیق ہوتی ہے. نفارٌ : بکسر نون. مصدر. از (ن ض) نفرت، بیزاری، بیتابی، وحشت. مطلب : مصدر میمی : طلب کرنا، جستجو کرنا، پانا. الحظ : قسمت، حصّہ، فائدہ، ثمرہ، لطف. ج حظوظ.

(۲) ترجمہ :- مگر اس کے (دنیا کے) مزاج میں وحشت ہے، اور اسکو پانا بلا نوشتہ تقدیر کے مشکل ہے (دنیا کی طرف جب کوئی ہاتھ بڑھاتا ہے تو اٹکھیلیاں کرتی ہے، ناز نخرے دکھاتی ہے اور اپنے عاشق کو بہت دور غفلت کی وادیوں میں اُلجھا دیتی ہے، یہی اسکا مزاج ہے)

(۱) كَثِيْرًا مَّا نَلُوْمُ الدَّهْرَ فِيْمَا — يَمُرُّ بِنَا وَمَا لِلدَّهْرِ ذَنْبٌ

(۲) وَيَعْتِبُ بَعْضُنَا بَعْضًا وَلَوْلَا — يُقَدَّرُ حَاجَةٌ مَا كَانَ عَتْبٌ

(۱) تحقیق لغات :- نلوم : جمع متکلم مضارع : ہم ملامت کرتے ہیں، بُرا بھلا کہتے ہیں از (نصر) فیما یمر بنا : ما بمعنی الذی۔ یمر : واحد مذکر غائب مضارع : وہ گذرتا ہے۔ اسمیں ہُو کی ضمیر مستتر کا مرجع ما ہے۔ مرّ (ن) مروراً : گذرنا۔ اور اگر مصدر مرارۃ ہو تو کڑوا اور تلخ ہونیکا معنی ہوتا ہے۔ ذنب : گناہ، کوتاہی، قصور، برا انجام۔ ج ذنوب۔

معنیٰ :- ما اکثر لومنا الدّهرَ فیما نواجهه من الاحوال السّیّئة والمصائب والشّدائد ولا ذنب له فیها بل إکتسبناها بأیدینا۔

(۱) ترجمہ :- ہم کس قدر زمانے کو گالیاں دیتے ہیں ان حالات پر جن سے ہم دوچار ہوتے ہیں، حالانکہ زمانے کا کوئی قصور نہیں ہے۔ (۲) اعراب :- واؤ : حرف استیناف (یعتب) فعل (بعضنا) فاعل (بعضًا) مفعول بہ واؤ حرف عطف۔ لولا : برائے شرط (یقدر حاجة) فعل شرط ما کان عتب : فعل جواب۔

(۲) تحقیق لغات :- یعتب : واحد مذکر غائب مضارع : وہ عتاب کرتا ہے، اظہار ناراضگی کرتا ہے، جھڑکتا ہے۔ عتب : (ن ض) عتباً وعتباناً علیه : عتاب کرنا، غصہ کرنا، ڈانٹنا، جھڑکنا، ملامت کرنا۔ یقدر : واحد مذکر غائب مضارع مجہول۔ مقدار متعین کیجائے، اندازہ لگایا جائے۔ حاجة : احتیاج، ضرورت۔ (۲) ترجمہ :- ہم میں کا ہر شخص ایک دوسرے کو ملامت کرتا ہے، اور اگر ضرورت مقدر نہ کی جاتی تو ملامت نہ ہوتی (اس کا دو مفہوم ہو سکتا ہے (۱) اگر لوگوں کو ایک دوسرے کا احتیاج نہ ہوتا تو حرف شکایت زبان پر نہ آتا۔ (۲) اگر اپنی ضرورتوں کی مقدار متعین نہ کیجاتی تو شکایت نہ ہوتی کیونکہ مقررہ مقدار اگر حاصل نہیں ہوگی تو شکایت لازمی ہے)

(۱) فُضُوْلُ الْعَيْشِ أَكْثَرُهَا هُمُوْمٌ — وَأَكْثَرُ مَا يَضُرُّكَ مَا تُحِبُّ

(۲) فَلَا يَغْرُرْكَ زُخْرُفُ مَا تَرَاهُ — وَعَيْشٌ لَيِّنُ الْأَعْطَافِ رَطْبٌ

(۱) اعراب :- مصرعہ اولیٰ کا اعراب ظاہر ہے۔ (واکثر) واؤ : حرف عطف۔ أكثر : مبتدا، مضاف (ما) اسم موصول (یضرك) صلہ۔ موصول وصلہ ملکر مضاف الیہ (ما) اسم موصول خبر (تحب) صلہ۔ (۱) تحقیق لغات :- فضول : مفرد ہا فضلٌ : ضرورت سے زائد چیز، بڑھوتری، زیادتی، بلا استحقاق کے اپنی طرف سے کسی کو کچھ دینا۔ أكثرها : ضمیر کا مرجع فضول ہے۔ هموم : مفرد ہا همٌّ : رنج وغم، فکرمندی، ارادہ۔ یضر : واحد مذکر غائب مضارع : وہ نقصان پہونچاتا ہے۔ از (ن)، مادہ (ضرر) ہے۔

(۱) ترجمہ :- زندگی میں دولت کی فراوانی اکثر رنج وغم (کا باعث) ہے، اور جو چیز تمھیں نقصان پہنچاتی ہے زیادہ تر تم اسی کو پسند کرتے ہو۔ (۲) اعراب :- (فلا یغرر) فاء برائے جزاء۔ (لا یغرر) فعل۔ کاف ضمیر مفعول بہ (زخرف) فاعل مضاف (ما) اسم موصول (تراه) صلہ (وعیش) واؤ : حرف عطف (عیش) موصوف (لین الأعطاف) صفت اول (رطب) صفت ثانی۔ (۲) تَحْقِيْقُ لُغَات :- لا یغرر : واحد مذکر غائب نہی : تمھیں دھوکہ نہ دے، فریب میں نہ ڈالے۔ غرّہ (ن) غروراً : دھوکہ دینا، جھوٹی امید دلانا، سبز باغ دکھانا۔ زخرف : ظاہری آرائش، رونق، چمک، سنگار، زینت، کسی چیز کا کمال حسن، ملمع، سنہری۔ جب اسکا استعمال قول کیلئے ہو تو معنی ہوگا : جھوٹ سے سجایا ہوا کلام۔ لیّن : صیغہ صفت : نرم، لچک، ج لیّنون، ألیناء۔ الأعطاف : مفرد ہا عطفٌ بکسر عین : شانہ پہلو۔ عِطف : کا اصل معنی ہے موڑنا، اسلئے سر سے سرین تک کے حصہ بدن کو عِطف کہتے ہیں۔ کیونکہ انسان اس کو موڑ سکتا ہے۔ بولا جاتا ہے : ثنیٰ عِطفَهٗ : منہ موڑ لیا، سختی برتی۔ عیش لین الاعطاف : نرم پہلوؤں والی زندگی یعنی ناز ونعمت والی زندگی۔ رطب : تر، خوشحال۔ (۲) ترجمہ :- کسی چیز کی ظاہری آرائش اور ناز ونعمت والی خوشحال زندگی تمھیں فریفتہ نہ کرے۔

صَحِيحُ الرَّأْيِ دَاءٌ لَا يُطَبُّ

(۱) فَتَحْتَ صُدُورِ قَوْمٍ أَنْتَ فِيهِمْ

نَخُذْهَا فَالْغِنَىٰ مَرْعًى وَشُرْبُ

(۲) إِذَا مَا بُلْغَةٌ جَاءَتْكَ عَفْوًا

(۱) اعراب :- (فتحت) فاء تعلیلیہ (تحت) ظرف. صحیح سے متعلق. مضاف (صدور) مضاف الیہ مضاف (قوم) مضاف الیہ موصوف (أنت فیهم) صفت (صحیح الرای) مبتدا، (داء) خبر موصوف (لایطب) صفت. (۱) تحقیق لغات :- صحیح الرأی : صفت کی اضافت موصوف کی طرف ہے، اصل میں ہے. (الرأی الصحیح) درست رائے. داءٌ: مرض، روگ، بیماری. ج أدداء. لایطب : واحد مذکر غائب مضارع مجہول. علاج نہیں کیا جائے گا. طبۃ (ن ض) طبًا : علاج کرنا. و — الرجلُ : کاموں میں سستی اور نرمی برتنا. بولا جاتا ہے (من أحبّ طبّ) جو دوست رکھتا ہے نرمی برتتا ہے.

(۱) ترجمہ :- کیونکہ جس قوم میں تم ہو اس کے سینوں (دلوں) کے اندر درست رائے ایک لاعلاج بیماری ہے (کیونکہ ان کی جبلت میں ٹیڑھ ہے اس لئے ہر سیدھی اور درست چیز سے ابار کرتی ہے) (۲) اعراب :- (إذا) شرطیہ. (ما) زائدہ (بلغۃ) فاعل فعل محذوف کا. تقدیر عبارت (إذا جاءت بلغۃ) جملہ فعل شرط. (جاء تلك عفوًا) جملہ تفسیریہ (فخذ) فاء : برائے جواب (خذ) فعل امر أنتَ کی ضمیر مستتر فاعل. ھا : ضمیر مفعول بہ. فاء : تعلیلیہ (الغنی) مبتدا (مرعی) خبر معطوف علیہ (وشرب) واو : حرف عطف. (شرب) معطوف.

(۲) تحقیق لغات : بلغۃ : بقدر کفاف روزی، اتنی روزی جتنے سے ضرورت پوری ہو جائے. عفوًا : وہ چیز جو خود سے بلا مانگے ہاتھ آ جائے. الغنیٰ : دولت، تونگری. مرعی : چراگاہ، جانور اور انسانوں کی خوراک، یعنی گھاس، غلہ، پھل وغیرہ. شرب : بضم شین. مصدر از (سمع) پینا، پانی. (۲) ترجمہ :- جب بلا دشواری کے تمھیں بقدر کفایت روزی مل جائے تو قبول کر لو کیونکہ دولت کھانا اور پانی ہے (انسانی زندگی میں دولت کی اس سے زیادہ کوئی اہمیت نہیں)

وَفِيهِ سِلْمٌ — فَلَا تُرِدِ الْكَثِيرَ وَفِيهِ حَرْبٌ

تحقیق لغات :- اتفق : واحد مذکر غائب ماضی : اتفاق ہوا، اکٹھا ہوا، واقع ہوا، اچانک ملگیا. اصل میں : إوتفق ہے. از (افتعال) مادہ (وفق) ہے. اتفق علیہ : اتفاق کیا، موافقت کی، پروگرام بنایا. القلیل : صفت مشبہ واحد لیکن جمع پر بھی اطلاق ہوتا ہے. بمعنی تھوڑا. حقیر ج قلیلون. سلم : بکسر سین. تسلیمٌ کا اسم ہے، مذکر و مؤنث دونوں طرح استعمال ہوتا ہے. بمعنی صلح و آشتی، اطاعت و فرمانبرداری، سلامتی، محبت، دعا، مذہب اسلام. لاترد : واحد مذکر حاضر نہی : تو ارادہ نہ کر، خواہش نہ کر، فکر نہ کر. از (افعال) مادہ (إرادۃ) ہے یا مجرد سے مانا جائے تو معنی ہوگا : تو تلاش نہ کر، مت ڈھونڈھ. از (نصر) مادہ (رود) ہے. کثیر : صفت مشبہ از (کرُم) لفظ مفرد ہے لیکن معنی میں کثرت ہے اسلئے مفرد کی بھی صفت واقع ہوتا ہے اور جمع کی بھی. بمعنی بہت. حرب : لڑائی ج حروب.

ترجمہ :- وہ تھوڑی چیز جس میں صلح و آشتی ہو بلا مخالفت ہاتھ آ جائے تو اس زیادہ چیز کی تمنا نہ کر جس میں جنگ و پیکار ہو

كَانَ حَاتِمُ الطَّائِيُّ الْمَعْرُوفُ بِالْجُودِ[1] وَالسَّخَاءِ شَاعِرًا مُظَفَّرًا[2] عَلَى الْأَعْدَاءِ إِذَا قَاتَلَ غَلَبَ وَإِذَا غَنِمَ أَنْهَبَ[3] وَإِذَا سُئِلَ وَهَبَ وَإِذَا ضَرَبَ[4] بِالْقِدَاحِ فَازَ وَسَبَقَ وَإِذَا أَسَرَ أَطْلَقَ[5] وَكَانَ أَقْسَمَ أَنْ لَا يَقْتُلَ وَاحِدًا مَهْ[6] وَبَلَغَهُ شِعْرُ الْمُتَلَمِّسِ الضُّبَعِيِّ

[1] الجود والسخاء : داد و دہش [2] مظفرا علی الاعداء : دشمنوں پر فتح پانے والا [3] إذا غنم أنهب : جب غنیمت حاصل کرتا تھا تو لٹا دیتا تھا [4] إذا ضرب بالقداح : جب جوا کھیلتا تھا [5] إذا أسر أطلق : جب گرفتار کرتا تھا تو رہا کر دیتا تھا. [6] مَهْ : اسم فعل. رک جا. یہاں پر مراد ہے : کبھی بھی.

(۱) وأعلمُ علمَ حقٍّ غیرَ ظنٍّ ... وتقویٰ اللهِ من خیرِ العَتَادِ

(۲) لَحِفظُ المالِ خیرٌ من بُغاۃٍ ... وطوفٍ فی البلادِ بغیرِ زادِ

(۳) قلیلُ المالِ تُصلِحُهُ فیَبقی ... ولا یبقی الکثیرُ مع الفسادِ

(۱) اعراب:- واو: حرف استیناف. (أعلم) فعل ضمیر أنا کی فاعل. (علم حق) مفعول مطلق. (غیر ظن) تاکید. مصرع ثانی جملہ معترضہ ہے.

(۱) تحقیق لغات:- علم حق: علم یقینی. غیر ظن: بلاشبہ. العتاد: بفتح عین: رخت سفر، سفر کی تیاری. (۱) ترجمہ:- اور بلاشبہ یقینی طور پر میں جانتا ہوں (اور اللہ کا خوف بہترین سامان ہے)

(۲) اعراب:- لام: ابتدائیہ (حفظ المال) مبتدا، (خیر) خبر (من بغاۃ) خیر سے متعلق معطوف علیہ. واو: حرف عطف. طوف: معطوف. دونوں جار مجرور طوف: سے متعلق. مبتدا اپنی خبر سے ملکر جملہ اسمیہ خبریہ ہو کر اعلم: کے دونوں مفعول کے قائم مقام ہے.

(۲) تحقیق لغات:- حفظ المال: مال کی حفاظت کرنا، نگرانی رکھنا. از (س) بُغاۃ: بضم بار مصدر از (ض) مادّہ (ب-غ-و) ہے: طلب کرنا، تلاش کرنا. طوف: مصدر از (ن) طواف کرنا، گشت کرنا، سرگرداں ہونا. زاد: توشہ، سامان سفر، خوراک. ج أزواد.

(۲) ترجمہ:- کہ مال کی حفاظت کرنا (بچائے رکھنا) اس کی تلاش و جستجو اور ملکوں میں بلا توشہ کے سرگردانی کرنے (دربدر کی ٹھوکریں کھانے) سے بہتر ہے.

(۳) تحقیق لغات:- قلیل المال: یعنی المال القلیل: تھوڑا مال. تصلح: واحد مذکر حاضر مضارع: تم اصلاح کرتے ہو، درست کرتے ہو. از (افعال) أصلحه إصلاحًا: درست کرنا، ٹھیک کرلینا و- بینهم: صلح کرانا. و- الیه: نیکی کرنا. الفساد: اسم فعل و مصدر: بگاڑ، خرابی، تباہی، بگڑجانا، خراب ہوجانا. (۳) ترجمہ:- تھوڑا مال (اگر) تم اسکی اصلاح کرتے رہو (میانہ روی اور تجارت وغیرہ سے) تو باقی رہے گا، اور کثیر مال بگاڑ (شاہ خرچی اور اسراف) کے ساتھ باقی نہیں رہے گا۔

قال ماله قطع الله لسانه حرّض الناس علی البخل أفلا قال

(۱) فلا الجودُ یُفنِی المالَ قبلَ فنائِهِ ... ولا البخلُ فی مالِ الشحیحِ یزیدُ

(۲) فلا تلتمِسْ بُخلًا بعیشٍ مُقَتَّرٍ ... لکلِّ غدٍ رزقٌ یعودُ جدیدُ

(۳) ألم ترَ أنَّ الرزقَ غادٍ ورائحٌ ... وإنَّ الذی یُعطیکَ غیرُ بعیدِ

(۱) اعراب:- (فلا) فاء: حرف عطف (لا) نافیہ (الجود) مبتدا (یفنی المال) خبر (قبل فنائه) یفنی سے متعلق. مصرعہ ثانیہ کا اعراب ظاہر ہے. (۱) تحقیق لغات:- الجود: بخشش، داد و دہش، سخاوت، احسان. جَادَ (ن) بالشی جودًا: سخاوت کرنا، و- علیہ: کرم کرنا، مہربانی کرنا. و- بنفسہ: جان کی بازی لگانا. یفنی: واحد مذکر غائب مضارع: فنا کرتا ہے، معدوم کرتا ہے. از (افعال) الشحیح: خودغرض، کنجوس، حریص، ایسا بخیل جس میں حرص اور بخل عادت بنگیا ہو. ج أشحّاء. (۱) ترجمہ:- داد و دہش مال کو فنا نہیں کرتی اس کے فنا ہونے سے پہلے، اور بخل کنجوس کے مال میں کچھ اضافہ نہیں کرتا. (۲) تحقیق لغات:- لا تلتمس: واحد مذکر حاضر نہی: تو نہ ڈھونڈھ، نہ تلاش کر. مقتّر: اسم مفعول. از (تفعیل) مادّہ (قتر) ہے: جس پر نان و نفقہ تنگ کیا گیا ہو. قتر: کا اصل معنی ہے: کسی لکڑی کا اٹھتا ہوا دھواں. کنجوس آدمی بھی کسی کو مال دینے کی جگہ گویا دھواں دیکر بہلا دیتا ہے. عیش مقتر: تنگ زندگی.

(۲) ترجمہ:- اپنی زندگی کو تنگ کر کے بخل تلاش نہ کرو، (کیونکہ) ہر آنے والے دن میں ایک نیا رزق ہے جو آتا رہتا ہے. (۳) اعراب:- (الم تر) فعل أنت کی ضمیر مستتر فاعل (أنّ) حرف تاکید (الرزق) اسم (غاد و رائح) معطوف و معطوف علیہ ہو کر خبر (و إنّ) واو: حرف عطف (إنّ) حرف تاکید (الذی) اسم موصول. (یعطیک) صلہ (غیر بعید) خبر. جملہ معطوف اپنے معطوف علیہ سے ملکر (الم تر) کے دونوں مفعول کے قائم مقام ہے.

(۳) تحقیق لغات:- غاد و رائح: صبح و شام آنے اور جانے والا. (۳) ترجمہ:- تم دیکھتے نہیں کہ صبح و شام رزق آتا ہے، اور یہ کہ جو ذات تجھے عطا کرتی ہے وہ دور نہیں ہے

اسرار الادب

وقال النمر بن تولب العکلی مخضرم

(١) لَاتَغْضَبَنَّ عَلَى امْرِءٍ فِيْ مَالِهٖ ... وَعَلٰى كَرَائِمِ صُلْبِ مَالِكَ فَاغْضَبِ

(٢) وَإِذَا تُصِبْكَ خَصَاصَةٌ فَارْجُ الْغِنٰى ... وَإِلَى الَّذِيْ يُعْطِي الرَّغَائِبَ فَارْغَبِ

(١) اعراب :- (لاتغضبنّ) فعل اَنت کی ضمیر مستتر فاعل (علی امرء) فعل کا متعلق اول. (فی مالہ) متعلق ثانی (علی کرائم صلب مالک) فاغضب سے متعلق .

(١) تحقیق لغات :- لاتغضبن : واحد مذکر حاضر مستقبل بانون تاکید : تم ہرگز غصہ نہ ہو، غضبناک نہ ہو. غضب (س) غضباً و مَغْضَبَۃً : ناراض ہونا، غضبناک ہونا، منتقمانہ جذبہ کا بھڑکنا اس طرح کی آنکھیں سرخ اور گردن کی رگیں پھول جائیں . غضب لہٗ : کسی زندہ کے سبب غضبناک ہونا ، غضب بہٖ : کسی مردہ کے سبب غضبناک ہونا. کرائم : مفرد ہا : کریمۃٌ : ہر اچھی، شریف، اور بہترین چیز. کرائم المال : عمدہ اور بہترین مال. صلب : ریڑھ ، پیٹھ. اس کا اصل معنیٰ ہے : سخت ہونا. ریڑھ کو صلب اسلئے کہتے ہیں کہ وہ بہت ٹھوس اور سخت ہوتی ہے . اور جسم میں ریڑھ اصل کی حیثیت رکھتی ہے اسلئے. صلب مال : کا مفہوم ہوگا : وہ مال جو اہم اور پسندیدہ ہو. اصلی مال.

(١) ترجمہ :- کسی شخص کے مال پر ہرگز غصہ نہ ہو (حسد نہ کر) ہاں اپنے اہم اور اصلی مال کے عمدہ حصے پر غصہ اتار (خرچ کر)

(٢) اعراب :- (واذا) واو : استینافیہ (اذا) شرطیہ (تصبک خصاصۃ) فعل شرط (فارج الغنیٰ) فعل جواب. مصرع ثانی کا اعراب ظاہر ہے

(٢) تحقیق لغات :- تصب : واحد مؤنث غائب مضارع مجزوم باذا شرطیہ : وہ لاحق ہوجائے، پہونچ جائے. از (افعال) اَصَابَ اِصَابَۃً : پہونچنا، آپڑنا، پالینا، جالگنا، خصاصۃ : سخت احتیاج، بھوک، تنگی، فاقہ خَصَّ یَخُصُّ کا مصدر ہے. فارج : واحد مذکر امر. توامید رکھ . الرغائب : مفرد ہا : رغیبۃٌ : مرغوب شئ، بڑی بخشش، آرزو. فارغب : واحد مذکر امر : تو رغبت کر، خواہش کر.

(٢) ترجمہ :- جب تمھیں رزق کی تنگی لاحق ہو تو وسعت اور فراخی کی امید رکھو، اور اس ذات کی طرف متوجہ ہوجاؤ جو بڑی بخشش دیتی ہے .

يُحْكٰى أَنَّ الْعُطْوِيَّ الشَّاعِرَ سَمِعَ رَجُلًا يُحَدِّثُ أَنَّ رَجُلًا قَالَ لِعُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ أَنَّ فُلَانًا قَدْ جَمَعَ مَالًا فَقَالَ عُمَرُ هَلْ جَمَعَ لَهٗ أَيَّامًا فَأَخَذَ هٰذَا الْمَعْنَى الْعُطْوِيُّ وَنَظَمَهٗ فَقَالَ :-

(١) أَرْفِهْ بِعَيْشِ فَتًى يَغْدُوْ عَلٰى ثِقَةٍ ... أَنَّ الَّذِيْ قَسَمَ الْأَرْزَاقَ يَرْزُقُهٗ

(٢) فَالْعِرْضُ مِنْهُ مَصُوْنٌ لَا يُدَنِّسُهٗ ... وَالْوَجْهُ مِنْهُ جَدِيْدٌ لَيْسَ يُخْلِقُهٗ

(١) اعراب :- (اَرفِہ) صیغہ تعجب (بعیش) بار زائد. عیش : مضاف فاعل (فتی) مضاف الیہ موصوف (یغدو) صفت (علیٰ ثقۃ) یغدو سے متعلق . (اَنّ) اصل میں باَنّ ہے . بار حرف جار ثقۃ سے متعلق (اَنّ حرف تاکید (الذی) اسم موصول (قسم الارزاق) صلہ. (یرزقہ) خبر. اِنّ اپنے اسم اور خبر کے ساتھ مجرور. (١) تحقیق لغات : اَرْفِہْ : فعل تعجب ہے : کتنی اچھی، کیا ہی عمدہ، کتنی خوشحال. رَفَہَ (ف) رفہاً و رَفُوہاً : خوشحال ہونا، رَفُہَ (ک) العیشُ رَفاہاً و رفاہِیَۃً : زندگی کا فراخ اور آسودہ ہونا. یغدو : واحد مذکر غائب مضارع : وہ صبح کرتا ہے از (نصر) مادّہ (غدو) ہے : صبح تڑکے نکلنا، صبح کرنا. ثقۃ : امید، اعتبار بھروسہ . (١) ترجمہ :- کتنی خوشگوار ہے اس نوجوان کی زندگی جو اس امید پر صبح کرتا ہے کہ جو ذات رزق بانٹتی ہے وہ رزق دیگی .

(٢) اعراب :- (العرض) مبتدا (منہ) مصونٌ سے متعلق . (مصونٌ) خبر اوّل (لایدنسہ) خبر ثانی (الوجہ) مبتدا (منہ) جدیدٌ سے متعلق . (جدیدٌ) خبر اوّل (لیس یخلقہ) خبر ثانی .

(٢) تحقیق لغات :- العرض : عزت، آبرو. ج اعراض. مصون : اسم مفعول از (ن) مادّہ (صون) محفوظ ، لایدنس : واحد مذکر غائب مضارع : وہ میلا نہیں کرتا ہے، داغدار نہیں بناتا ہے . از (تفعیل) یخلقہ : واحد مذکر غائب مضارع : وہ پُرانا کرتا ہے، بوسیدہ کرتا ہے . از (افعال) (٢) ترجمہ :- لہذا اسکی عزت محفوظ رہتی ہے (نوجوان) اس کو داغدار نہیں کرتا ہے ، اور اس کا چہرہ نیا اور بارونق ہوتا ہے اسکو پُرانا نہیں کرتا ہے.

(۱) جَمَعْتَ مَالًا فَفَكِّرْ هَلْ جَمَعْتَ لَهُ   يَا جَامِعَ الْمَالِ أَيَّامًا تُفَرِّقُهُ

(۲) اَلْمَالُ عِنْدَكَ مَخْزُوْنٌ لِوَارِثِهٖ   مَا الْمَالُ مَالُكَ إِلَّا حِيْنَ تُنْفِقُهُ

(۱) تحقیق لغات:- جمعت: واحد مذکر حاضر ماضی: تونے جمع کیا، اکٹھا کیا۔ مالاً: وہ چیز جدھر طبیعت کا میلان ہو جیسے سونا اور چاندی، جائداد، دھن، دولت، غرضیکہ وہ تمام مملوکات جسکی وجہ سے آدمی دھنی کہا جاتا ہے مال کہلاتی ہیں اور مال کو مال اس لئے کہتے ہیں کہ اس میں میلان یعنی زوال ہوتا ہے یا اس لئے کہ ایک طرف سے مڑتا ہے اور دوسرے کی طرف جھکتا ہے یا اس لئے کہ ادھر طبیعت کا میلان ہوتا ہے۔ فکر: واحد مذکر غائب امر: غور کر، سوچ۔ از (تفعیل) مادّہ (فکرۃ) ہے۔ تفرق: واحد مذکر حاضر مضارع: تم تقسیم کرتے ہو، تم جدائی پیدا کرتے ہو۔ از (تفعیل) فرّقہ، تفریقًا: جدا کرنا، تفریق کرنا، تقسیم کرنا، منتشر کرنا، برباد کرنا، تیرہ تین کرنا، ڈرانا، و— بینھم: پھوٹ ڈالنا۔

(۱) ترجمہ:- اے مال جمع کرنیوالے تونے تو مال جمع کرلئے لیکن یہ تو سوچ کہ آیا تونے ان دنوں کو بھی جمع کرلیا ہے جن میں تم (مال) کو خرچ کروگے۔ (۲) اعراب:- (المال) مبتدا (عندك) ظرف۔ مخزونٌ سے متعلق (مخزون) خبر (لوارثه) مخزونٌ سے متعلق۔ (ما) نافیہ (المال) مبتدا (مالك) خبر (الا) حرف استثنا لغو (حين) مضاف جملہ (تنفقه) مضاف الیہ۔

(۲) تحقیق لغات:- مخزون: اسم مفعول: جمع کیا ہوا، خزانہ میں رکھا ہوا، پوشیدہ اور راز کی بات، گڑی ہوئی چیز۔ خزن (ن) خزنا و اختزن: جمع کرنا، ذخیرہ کرنا، اسٹاک کرنا، گودام میں رکھنا، و— الطریق: راستہ کو مختصر کرنا، و— السرّ: راز کو محفوظ رکھنا۔ تنفق: واحد مذکر حاضر مضارع: تم خرچ کرتے ہو۔ از (افعال) مادّہ (نفقۃ)

(۲) ترجمہ:- تیرا اکٹھا کیا ہوا مال تیرے ورثا کا ہے، تیرا نہیں ہے، ہاں تیرا اس وقت ہوگا جب اُسے خرچ کردے گا۔

(۱) هِيَ النَّفْسُ إِنْ مَاتَتْ فَقَدْ مَاتَ قَبْلَهَا   كِرَامٌ، وَإِنْ تَسْلَمْ فَلِلْحَدَثَانِ

(۲) إِذَا النَّفْسُ لَمْ تَشْرَهْ إِلٰى طَلَبِ الْعُلٰى   فَتِلْكَ مِنَ الْأَمْوَاتِ فِي الْحَيَوَانِ

(۱) اعراب:- (ھی) مبتدا (النفس) خبر (ان) حرف شرط (ماتت) فعل شرط (فقد مات قبلها كرام) فا جزائیہ (قد مات قبلها كرام) فعل جزا، بقیہ کا اعراب ظاہر ہے۔ تقدیر عبارت: وان تسلم فسلامتها تكون غرضا للحدثان

(۱) تحقیق لغات:- النفس: جان، روح، یہ اصل معنی ہے، لیکن اس سے مراد کبھی متنفس یعنی شخص اور کبھی دل، جی، طبیعت، شخصیت، عقل، شان، خودداری ہوتی ہے۔ کرام: مفرد ہا: کریم: معزز، شریف، اور قابل قدر لوگ۔ تسلم: واحد مؤنث غائب مضارع مجزوم بإنْ: وہ محفوظ رہتی ہے۔ سلم (س) سلامۃ: محفوظ رہنا ظاہری اور باطنی آفات سے محفوظ رہنا، نجات پانا، بچنا۔ حدثان: بفتح حا و کسر یا حوادثات زمانہ، مصائب۔ معنی:- إِنْ مَاتَتِ النَّفْسُ فَقَدْ مَاتَ قَبْلَهَا كِرَامُ النُّفُوْسِ وَإِنْ سَلِمَتْ فَلَا تَأْمَنُ مِنْ حَوَادِثِ الدَّهْرِ وَتَذْهَبُ ضَحِيَّةً لَهَا۔ (۱) ترجمہ:- اگر یہ نفس مر جائے تو اس سے پہلے بھی بہت سے شریف اور معزز لوگ مرچکے ہیں اور یہ (نفس) بچ جائے تو حوادثات زمانہ کو دوچار ہوتا رہے گا (غرضیکہ موت ہے یا مصیبت اس سے کسی کو مفر نہیں)

شعر:- غم ہستی کا اسد کس سے ہو جز مرگ علاج ÷ شمع ہر رنگ میں جلتی ہے سحر ہونے تک

(۲) اعراب:- (اذا) شرطیہ (نفس) فاعل فعل محذوف کا، تقدیر عبارت: إذا لم تشره النفس (لم تشره الى طلب العلى) جملہ تفسیریہ۔ مصرع ثانی جواب ہے اور اعراب ظاہر ہے۔

(۲) تحقیق لغات:- لم تشره: واحد مؤنث غائب مضارع مجزوم بلَمْ: لالچ نہیں کیا، شوق نہیں کیا۔ (۲) ترجمہ:- جب نفس میں حصول شرف کا بے پناہ شوق نہ ہو تو وہ مردہ حیوان ہے یعنی مردہ ہے [illegible]

وقال آخر

(۱) إِذَا أَنْتَ لَا تُرْجَىٰ لِدَفْعِ مُلِمَّةٍ ۔۔۔ وَلَا أَنْتَ فِي الْمَعْرُوفِ عِنْدَكَ مَطْمَعُ
(۲) وَلَا أَنْتَ ذُوْ جَاهٍ يُعَاشُ بِجَاهِهِ ۔۔۔ وَلَا أَنْتَ يَوْمَ الْحَشْرِ مِمَّنْ يُشَفَّعُ
(۳) فَمَوْتُكَ فِي الدُّنْيَا وَعَيْشُكَ وَاحِدٌ ۔۔۔ وَعُوْدُ خِلَالٍ مِنْ نَوَالِكَ أَنْفَعُ

(۱) اعراب :- (إذا) شرطیہ. (أنت) فعل محذوف کے نائب فاعل کی تاکید. تقدیر عبارت: إذا لا ترجی أنت، (لا ترجی لدفع مُلِمَّةٍ) جملہ تفسیریہ. مصرع ثانی کا اعراب ظاہر ہے

(۱) تحقیق لغا: لا ترجی: واحد مذکر حاضر مجہول: تم سے امید نہ کیجائے. از (ن) مادّہ (رجاء) ملمة: سخت، مصیبت. ج ملمات. مطمع: لالچ، غرض، مقصد، لالچ کی جگہ، امید. ج: مطامعُ (۱) ترجمہ :- جب تجھ سے کسی مصیبت کو دفع کرنکی امید نہ کی جائے اور تیرے پاس کسی بھلائی یا خیر کی لالچ نہ ہو.

(۲) اعراب :- (ولا) واو: حرف عطف (لا) نافیہ. (أنت) مبتدا، (ذو جاه) موصوف (یعاش بجاهه) صفت. موصوف وصفت ملکر خبر (ولا) واو: حرف عطف (لا) نافیہ (أنت) مبتدا، (یوم الحشر) ظرف. یشفع: سے متعلق (مِنْ) حرف جار متلق خبر محذوف کائنٌ سے (مَنْ) اسم موصول مجرور (یشفع) صلہ.

(۲) تحقیق لغات :- یعاش: واحد مذکر غائب مضارع مجہول: از (ض) زندگی بسر کیجائے. یشفع: واحد مذکر غائب مضارع مجہول. از (تفعیل) مادّہ (شفاعة) سے شفارش قبول کیجائے. (۲) ترجمہ :- اور نہ ایسا صاحب مرتبہ ہی ہے کہ جس کے زیر اثر زندگی بسر کیجائے اور نہ ان لوگوں میں سے ہے جسکی قیامت کے دن شفارش قبول کیجائے

(۳) اعراب :- اعراب ظاہر ہے. (فموتك الخ) إذا: شرطیہ کا جواب ہے.
(۳) تحقیق لغا :- عود خلال: خلال کا تنکا. نوال: بخشش، عطیہ، تحفہ. (۳) ترجمہ: تو دنیا میں تیری موت اور زندگی دونوں یکساں ہے اور تیرے عطیہ سے زیادہ نفع بخش خلال کا تنکا ہے

وقال آخر

(۱) وَلَا يَنْفَعُ الْفِتْيَانَ حُسْنُ وُجُوْهِهِمْ ۔۔۔ إِذَا كَانَتِ الْأَخْلَاقُ غَيْرَ حِسَانٍ
(۲) فَلَا تَجْعَلِ الْحُسْنَ الدَّلِيْلَ عَلَى الْفَتَىٰ ۔۔۔ فَمَا كُلُّ مَصْقُوْلِ الْحَدِيْدِ يَمَانٍ

(۱) اعراب :- (لا ینفع) فعل. (الفتیان) مفعول بہ (حسن وجوههم) مضاف و مضاف الیہ ہوکر فاعل (إذا) شرطیہ. (کانت) فعل ناقص (الاخلاق) اسم (غیر حسان) خبر

(۱) تحقیق لغا :- لا ینفع: واحد مذکر غائب مضارع: وہ نفع دیتا ہے، فائدہ پہنچاتا ہے. از (ف) مادّہ (نفع نفیعة) الفتیان: مفردہا: فتی: نوجوان. حسن: بضم حار وسکون سین: خوبی، خوبصورتی، بہتری. الأخلاق: مفردہا: خُلُقٌ: بضم خاء ولام: اچھی عادتیں، خصائل، ادب. حِسان: مفردہا: حَسَنٌ وحِسِیْنٌ وحَسَنَةٌ و حَسْنَاء. خوبصورت، عمدہ، حسین، نفیس. (۱) ترجمہ :- جب اخلاق وعادات اچھے نہ ہوں تو چہروں کی خوبصورتی نوجوان کو کوئی فائدہ نہیں پہونچائے گی.

(۲) اعراب :- (لا تجعل) فعل. أنت کی ضمیر مستتر فاعل (الحسن) مفعول اول (الدلیل) مفعول ثانی (علی الفتی) الدَّلِیْلَ سے متعلق (فا) تعلیلیہ (ما) نافیہ (کل) مبتدا، مضاف (مصقول) مضاف الیہ مضاف (الحدید) مضاف الیہ (یمان) خبر.

(۲) تحقیق لغا :- الدلیل: وجہ ثبوت، رہبر، گائڈ، نشانی. دَلَالَةٌ سے بروزن فَعِیْلٌ: صفت مشبہ کا صیغہ بمعنی فاعل ہے. ج أَدِلَّةٌ. مصقول: اسم مفعول: مانجھا ہوا، زنگ دور کیا ہوا، جلا دیا ہوا، پالش کیا ہوا، مراد تلوار ہے. صقل (ن) صقلاً و صقالاً الشیء: پالش کرنا، جلا دینا، صاف کرنا.

(۲) ترجمہ :- حسن کو نوجوان کے حسن اخلاق پر دلیل نہ بنا، کیونکہ لوہے کی ہر چمکدار تلوار یمنی نہیں ہوتی. (مثل مشہور ہے کہ ہر چمکدار چیز سونا نہیں ہوتی. یعنی جس طرح ہر تلوار کے لئے یمنی ہونا ضروری نہیں اسی طرح ہر حسن ظاہری کے لئے حسن باطنی ہونا ضروری نہیں ہے)

وَقَالَ عَمْرُو بْنُ الأَهْتَمِ النَّقَرِي

(۱) ذَرِينِي فَإِنَّ الْبُخْلَ يَا أُمَّ مَالِكٍ — لِصَالِحِ أَخْلَاقِ الرِّجَالِ سَرُوقُ

(۲) لَعَمْرُكِ مَا ضَاقَتْ بِلَادٌ بِأَهْلِهَا — وَلَكِنَّ أَخْلَاقَ الرِّجَالِ تَضِيقُ

(۱) اعراب :- (ذری) فعل. أنت کی ضمیر مستتر فاعل. نوؔن: وقایہ. یاءؔ: ضمیر متکلم مفعول. (فاء) تعلیلیہ (إنّ) حرف تاکید (البخل) اسم (ما) حرف نداء بمعنی ادعو. (أم مالك) منادی (لصالح اخلاق الرجال) سروق سے متعلق (سروق) خبر. یہ جملہ جواب نداء ہے (فإن)

(۱) تحقیق لغات :- ذری: واحد مؤنث حاضر امر: توچھوڑ، رہنے دے، بس کر. از (ض) مادّہ (وذر) ہے. وذر (ض) وذراً: چھوڑنا، اس معنی میں فعل مضارع اور فعل امر کا استعمال ہوتا ہے. اگر اس معنی میں فعل ماضی مقصود ہو تو (ترَكَ) اسم فاعل ہو تو (التارِكُ) اور مصدر ہو تو (الترْكُ) کا استعمال ہوگا۔ سروق: صیغہ مبالغہ: بہت چُرانے والا. سرق (ض) سرقاً وَسَرقةً — عنه: چُرانا، پوشیدہ طریقہ سے نگاہ بچاکر اچک لینا۔ (۱) ترجمہ :- ام مالک! بس کر، رہنے دے، کیونکہ بخل انسان کے اچھے اخلاق کو اچک لیتا ہے۔ (۲) اعراب :- (لعمرك) لاؔم: ابتدائیہ (عمرك) مضاف اپنے مضاف الیہ سے ملکر مبتدا، اور اسکی خبر قسمی محذوف ہے (لكن) حرف استدراک، (اخلاق الرجال) اسم (تضیق) خبر. (۲) تحقیق لغات :- ماضاقت: واحد مؤنث غائب ماضی منفی: وہ تنگ ہوگئی. از (ض) مادّہ (ضیق) ہے. بلاؔد: مفردہا: بلد: شہر، ملک

(۲) ترجمہ :- (ام مالک) تیری زندگی کی قسم، ملک اپنے باشندوں سے تنگ نہیں ہوا، ہاں البتہ لوگوں کے اخلاق تنگ ہوجاتے ہیں. (واقعہ یہی ہے ورنہ "ملک خدا تنگ نیست" اور ہندی کا ایک مثل ہے "من چنگا تو کٹھوتی میں گنگا"، جب اخلاق ومروت، وسعت نظری اور رواداری ختم ہوجائے تو ماحول میں تعفن اور گھٹن محسوس ہوتی ہے)

وقال سعد بن ناشب المازني

تفندني فيما ترى من شراستي — وشدّة نفسي أمّ سعد وما تدري

اعراب :- (تفندنی) فعل. نوؔن: وقایہ. یاءؔ: ضمیر متکلم مفعول بہ (فیما) فیؔ: حرف جار (ما) اسم موصول (تری) صلہ. (من شراستی) ماؔ: کا بیان. (وشدّة نفسي) واؔو: حرف عطف (شدّة نفسي) شراستی: پر معطوف (ام سعد) فاعل ذوالحال (وما تدری) حال.

تحقیق لغات :- تفنّد: واحد مؤنث غائب مضارع: وہ ناقص العقل بناتی ہے، وہ بہکا ہوا کہتی ہے. فنّدهٗ تفنيداً: بڑھاپے کی وجہ سے عقل کی نفی کرنا. کہا جاتا ہے۔: شیخٌ مفنّدٌ: سٹھیا ہوا بڈھا، جس کی عقل میں بڑھاپے کی وجہ سے ضعف پیدا ہوگیا ہو، اور بہکی بہکی باتیں کرتا ہو قرآن میں وارد ہے (لولا أن تفنّدون) اگر تم مجھے ناقص العقل نہ قرار دو، اگر تم مجھے نہ جھٹلاؤ، غرضکہ ضعف عقل، جھوٹ، کمزوری، عاجزی، جہالت اور غم کی طرف منسوب کرنیکے معنی اسمیں پائے جاتے ہیں. شراسة: بدخلقی، بدخوئی، تنگ مزاجی. شرس (س) شراسة: بدخلق ہونا. صفت شرس، وشریس، وأشرس. شدّة النفس: سخت مزاجی، تندی.

معنیٰ :- تفند نی ام سعد علیٰ ما تشاهد من عسر الخلق وإباء النفس جاهلة بأحوال الرجال والفصل بين أوقات الهزل والجد.

ترجمہ :- میری بدخلقی اور سخت مزاجی کو دیکھکر ام سعد کہتی ہے کہ تم سٹھیا گئے ہو حالانکہ حقیقت حال سے واقفیت نہیں ہے. (اگر صورت حال کا صحیح علم ہوجاتا تو ایسی بات نہ کہتی یا اپنا قول واپس لیتی)

(۱) نَقُلْتُ لَهَا إِنَّ الْكَرِيْمَ وَإِنْ حَلَا ۔۔۔ لَيُلْفَى عَلٰى حَالٍ أَمَرَّ مِنَ الصَّبْرِ

(۲) وَفِى اللِّيْنِ ضَعْفٌ وَالشَّرَاسَةُ هَيْبَةٌ ۔۔۔ وَمَنْ لَا يُهَبْ يُحْمَلْ عَلٰى مَرْكَبٍ وَعِرٍ

(۱) تحقیق لغات :۔ حلا : واحد مذکر غائب ماضی : میٹھا ہوا، شیریں ہوا۔ حلا (ن ک ص) حُلوۃً وحُلواً میٹھا ہونا۔ و ـــ الثمر : پکنا۔ و ـــ فی عینی : نگاہوں میں بھلا لگنا۔ حلا الکریم : کریم کا میٹھا ہونا۔ یہ کنایہ ہے : نرم مزاج اور خوش اخلاق ہونے سے۔ یُلفٰی : واحد مذکر غائب مضارع مجہول : وہ پایا جاتا ہے۔ از (افعال) أمرّ : اسم تفضیل : زیادہ کڑوا۔ مرّ (ن) مرارۃ : کڑوا ہونا۔ الصبر : بفتح صاد و سکون با ر ناپسندیدہ حالات کو انگیز کرنا اور خواہشاتِ نفسانی سے طبیعت کو روکنا۔ یا الصَّبِر : بفتح صاد و کسر با رمانا جائے بمعنی ایلوا، ایک کڑوا پھل۔

(۱) ترجمہ :۔ تو (اس کے جواب میں) میں نے کہا کہ شریف آدمی اگرچہ خوش اخلاق ہوتا ہے مگر (بعض اوقات) وہ پایا جاتا ہے ایسے حال پر جو صبر یا ایلوا سے زیادہ کڑوا ہوتا ہے (یعنی سخت مزاجی اور بدخلقی کا ہونا ضروری ہے ورنہ کمزور سمجھکر ذلیل کیا جائے گا)

(۲) اعراب : (وفی اللین) واو : استینافیہ (فی اللین) خبر مقدم (ضعف) مبتدا ر مؤخر (والشراسۃ) واو : حرف عطف۔ (الشراسۃ) مبتدا ر (ھیبۃ) خبر۔ مصرعہ ثانیہ کا اعراب ظاہر ہے۔

(۲) تحقیق لغات :۔ اللین : نرمی۔ ھیبۃ : رعب، دبدبہ، خوف، دہشت، بزرگی ـــ، لا یُہَبْ : واحد مذکر غائب مضارع مجہول منفی : نہ ڈرا جائے۔ ھاب (س) ھیبۃً : ـــ ڈرنا، خوف کھانا، مرکب : سواری۔ ج مراکب۔ وعر : بفتح واو و کسر عین : دشوار گذار، دشواری، سختی، غصہ، کینہ، حسد۔

(۲) ترجمہ :۔ نرمی میں کمزوری ہے اور بدخلقی میں رعب و دبدبہ ہے اور جس سے نہ ڈرا جائے (جس کا رعب و دبدبہ نہ ہو) وہ دشوار گذار سواری پر سوار کیا جاتا ہے (یعنی اسکو لوگ ذلیل کرتے ہیں)

(۱) وَمَا بِىْ عَلٰى مَنْ لَانَ لِىْ مِنْ فَظَاظَةٍ ۔۔۔ وَلٰكِنَّنِىْ فَظٌّ أَبِىٌّ عَلَى الْقَسْرِ

(۲) أُقِيْمُ صَغَا ذِى الْمَيْلِ حَتّٰى أَرُدَّهُ ۔۔۔ وَأَخْطِمُهُ حَتّٰى يَعُوْدَ إِلَى الْقَدْرِ

(۱) اعراب :۔ (ما) نافیہ۔ (بی) جار مجرور متعلق ہے خبر محذوف کائنۃ سے۔ تقدیر عبارت : وما فظاظۃ کائنۃ بی۔ (علی) حرف جار، آنے والے فظاظۃ : سے متعلق۔ (لان) فعل (لی) فعل سے متعلق۔ (من) زائدہ۔ (فظاظۃ) مبتدا ر مؤخر۔ دوسرے مصرعہ کا اعراب ظاہر ہے۔

(۱) تحقیق لغات :۔ لان : واحد مذکر غائب ماضی : وہ نرم ہوا، نرمی برتی۔ لان لی : نرم برتاؤ کیا، مہربانی سے پیش آیا۔ فظاظۃ : بدخوئی، بدکلامی، مزاج کا کھردراپن، سختی۔ فظ : صیغہ صفت : سخت دل، درشت سخن، بدزبان ج أفظاظ۔ أبیّ : بتشدید یا ر : خوددار، ناک والا ضمیر کے خلاف امور کا انکار کرنے والا، سرکش، باغی، مغرور أبیٰ (ض س) إباءً : رد کرنا، ناپسند کرنا۔ القسر : جبر کرنا، دباؤ ڈالنا۔ از (ض)۔

(۱) ترجمہ :۔ جو مجھ پر مہربانی کرتا ہے اس سے میں سنگدلی سے پیش نہیں آتا، مگر (ضمیر کے خلاف) جبر پر میں سخت دل اور خوددار ہوں (یعنی) ضمیر کے خلاف کوئی چیز برداشت نہیں کر سکتا)

(۲) اعراب :۔ (أقیم) فعل أنا کی ضمیر مستتر فاعل (صغا) مفعول بہ مضاف۔ (ذی المیل) مضاف الیہ (حتی) حرف غایت معنی میں إلیٰ کے (أردہ) فعل أنا کی ضمیر مستتر فاعل ھاء ضمیر مفعول بہ۔ حتی کے بعد بتقدیر أنْ جملہ تاویل میں مصدر کے ہوکر مجرور اور فعل سے متعلق۔ مصرعِ ثانیہ کا اعراب ظاہر ہے۔ (۲) تحقیق لغات : أُقِیْمُ : واحد متکلم مضارع : میں سیدھا کرتا ہوں۔ از (افعال) صغا : ٹیڑھ، کجی۔ صغی (س) صغواً وصغیً : مائل ہونا، ٹیڑھا ہونا۔ أخطم : واحد متکلم مضارع : میں نکیل دیتا ہوں، لگام لگاتا ہوں۔ از (ض) القدر : بسکون دال : درجہ، حیثیت، قیمت، مرتبہ ج اقدار۔

(۲) ترجمہ :۔ میں ٹیڑھے آدمی کا بَل نکال کر سیدھا کر دیتا ہوں، اور اسکی ناک میں نکیل دیتا ہوں یہانتک کہ وہ اپنی حیثیت اور مرتبہ پر آجاتا ہے۔

وقال صالح بن عبد القدوس

(۱) رَأَيْتُ صَغِيرَ الأَمْرِ تَنْمِي شُؤُونُهُ ۔۔۔ فَيَكْبُرُ حَتَّى لَا يُحَدُّ وَيُعْظَمُ

(۲) وَإِنَّ عَنَاءً أَنْ تُفَهِّمَ جَاهِلًا ۔۔۔ وَيَحْسَبُ جَهْلًا أَنَّهُ مِنْكَ أَفْهَمُ

(۱) اعراب :- (رأیت) فعل أنا کی ضمیر مستتر فاعل (صغیر) مفعول بہ مضاف (الامر) مضاف الیہ ذوالحال (تنمی شؤونہ) حال. (فیکبر) فاء: عاطفہ یکبر: فعل ھو کی ضمیر مستتر فاعل (حتی) برائے ابتداء، (لایحد ویعظم) جملہ فعلیہ.

(۱) تحقیق لغات :- صغیر الأمر: صفت کی اضافت موصوف کی طرف ہے اصل میں الأمر الصغیر ہے: چھوٹی چیز، معمولی واقعہ. تنمی: واحد مؤنث غائب مضارع: نشو ونما پاتی ہے، بڑھتی ہے. نمی (ض) نمیًا ونمیًّا ونماءً ــ المالُ وغیرہ: نشو ونما پانا، زیادہ ہونا، بڑھنا. شؤون: مفردہا: شأن: حالت، کیفیت، ضرورت، درجہ، مرتبہ، اہمیت، تعلق. لا یُحَدُّ: واحد مذکر غائب مضارع مجہول منفی: مقرر نہیں کی جاتی ہے. (۱) ترجمہ :- میں ایک معمولی واقعہ دیکھتا ہوں جسکی اہمیت بڑھتی رہتی ہے پھر وہ اتنا بڑا ہو جاتا ہے کہ کوئی حد وحساب نہیں ہوتا.

(۲) اعراب :- (إنّ) حرف تاکید. (عناءً) اسم. (أنْ تفهم جاهلا) تاویل میں مصدر کے ہوکر خبر. تقدیر عبارت: تفهیمك جاهلا. (یحسب) فعل ھو کی ضمیر مستتر فاعل (جاهلا) مفعول لہ جملہ إنه منك أفهم: یحسب کے دونوں مفعول کے قائم مقام ہے. (۲) تحقیق لغات :- عناء: دشواری، تھکن، الجھن، تکلیف، دکھ، رنج، سختی. تفهم: واحد مذکر حاضر مضارع منصوب بأن: تم سمجھاتے ہو. از (تفعیل) أفهم: اسم تفضیل: زیادہ سمجھدار (۲) ترجمہ :- تمہارا کسی ایسے جاہل کو سمجھا لینا دشوار ہے جو اپنی جہالت سے سمجھ رہا ہو کہ وہ تجھ سے زیادہ سمجھدار ہے (یہ جہل مرکب ہے:

آنکس کہ نہ داند و بداند کہ بداند ۔۔۔ در جہل مرکب ابد الدھر بماند

(۱) مَتَى يَبْلُغُ الْبُنْيَانُ يَوْمًا تَمَامَهُ ۔۔۔ إِذَا كُنْتَ تَبْنِيهِ وَغَيْرُكَ يَهْدِمُ

وقال طرفة بن العبد البكري

(۲) قَدْ يَبْعَثُ الأَمْرَ الْعَظِيمَ صَغِيرُهُ ۔۔۔ حَتَّى تَظَلَّ لَهُ الدِّمَاءُ تَصَبَّبُ

(۱) تحقیق لغات :- یبلغ: واحد مذکر غائب مضارع: وہ پہنچتا ہے، بلغ (ن) بلوغًا: الثمرُ: پھل کا پکنا. وــ الغلامُ: لڑکے کا بالغ ہونا وــ البنیانُ: عمارت کا مکمل ہونا. البُنیان: مفرد ہے بمعنی عمارت. تبنی: واحد مذکر حاضر مضارع: تم بناتے ہو، تعمیر کرتے ہو. بنی (ض) بناءً وبنیانًا: تعمیر کرنا. والارض: زمین کو آباد کرنا وــ علی کلامه: کسی کے کلام کی نقل اُتارنا. یهدم: واحد مذکر غائب مضارع: وہ ڈھاتا ہے، توڑتا ہے. هدم (ض) هدمًا ــ البناءَ: توڑنا، ڈھانا. کہا جاتا ہے (ضربه فهدمه) اسکی کمر توڑ دی. (۱) ترجمہ: عمارت اپنے کمال کو کب پہونچے گی؟ (یعنی کبھی نہیں پہنچیگی) جبکہ تم تعمیر کرتے رہو اور دوسرا اُسے ڈھاتا ہے.

(۲) اعراب :- (قد) حرف تحقیق. (یبعث) فعل. (الأمر العظیم) مفعول بہ. (صغیرہ) فاعل (حتی) حرف غایت معنی میں إلی. أنْ کے (تظل) فعل ناقص (له) تصبب سے متعلق (الدماء) اسم (تصبب) خبر.

(۲) تحقیق لغات :- یبعث: واحد مذکر غائب مضارع: اُبھارتا ہے، بھیجتا ہے، زندہ کرتا ہے. بعث (ف) بعثًا ــ الشیءَ وبه: بھیجنا، نکال پھینکنا. وــ من النوم: بیدار کرنا. وــ من الموت: زندہ کرنا. وــ علیٰ: آمادہ کرنا، مجبور کرنا وــ بِعثةً: کمیشن روانہ کرنا. الدماء: مفردہا: دمٌ: خون. تصبب: واحد مؤنث غائب مضارع: وہ بہتی ہے. از (تفعّل) ایک تاء حذف کردیگئی ہے جوازًا. تصبب الماءُ وغیرہ تصببًا: بہنا.

(۲) ترجمہ :- ایک معمولی واقعہ بڑے حادثہ کو جنم دیتا ہے، یہاں تک کہ اسکے لئے خونریزیاں ہونے لگتی ہیں.

(۱) وَالظُّلْمُ فَرَّقَ بَيْنَ حَيَّيْ وَائِلٍ ‎ ‎ بَكْرٌ تُسَاقِيهَا الْمَنَايَا تَغْلِبُ

(۲) وَالصِّدْقُ يَأْلَفُهُ الْكَرِيمُ الْمُرْتَجِي ‎ ‎ وَالْكِذْبُ يَأْلَفُهُ الدَّنِيُّ الْأَخْيَبُ

(۱) تحقیق لغات:- الظلم: ستم، بے انصافی، زبردستی، ستمگاری، شرک، گناہ، تقصیر. ظلم کے اصل معنی ہیں غیر کی ملک میں تصرف کرنا اور حد سے گذرنا. حیّی: صیغہ تثنیہ ہے اصل میں حیّین ہے اضافت کی وجہ سے نون تثنیہ ساقط ہوگیا. بمعنی قبیلہ، خاندان. ج أحیاء. وائل: بانی قبیلہ کا نام. بکر و تغلب: دو قبیلے کے نام. تساقی: واحد مؤنث غائب مضارع: وہ ایک دوسرے کو پلاتی ہے، سیراب کرتی ہے. از (مفاعلة) مادّہ (سَقْيٌ) ہے. المنایا: مفرد ہا مَنِيَّةٌ: موت (۱) ترجمہ:- ظلم نے وائل کے دونوں قبیلوں میں اختلاف پیدا کر دیا (چنانچہ) قبیلہ بکر و تغلب ایک دوسرے کو موت کا جام پلا رہے ہیں.

(۲) اعراب: (الصدق) مبتدا، (یألف) فعل (ھاء) ضمیر مستتر مفعول بہ. (الکریم) فاعل موصوف. (المرتجی) صفت. جملہ خبر. مصرعہ ثانیہ کا اعراب ظاہر ہے.

(۲) تحقیق لغات: یألف: واحد مذکر غائب مضارع: وہ محبت رکھتا ہے، اُنسیت رکھتا ہے، پسند کرتا ہے. الف (س) ألفاً — الشیٔ: پسند کرنا، مانوس ہونا، عادی ہونا. المرتجی: اسم فاعل. از (افتعال) مادّہ (رجاء) امید لگانے والا، آرزو رکھنے والا. الدنی: کمینہ، اوچھا، ذلیل، چھوٹی طبیعت کا، تنگ ظرف، خسیس، گھٹیا درجہ کا، نالائق، پست ہمت. ج أدنیاء. أخیب: صیغہ صفت: ناکام، نامراد، جس کی امید پر پانی پھر گیا ہو. خاب (ض) خَيْبَةً: ناکام و نامراد ہونا، فیل ہونا. و— الأمل: امید پر پانی پھرنا. و— سَعْيُهُ: کوشش کا ناکام ہونا.

(۲) ترجمہ:- شریف آرزومند انسان سچائیوں سے محبت رکھتا ہے، نالائق اور نامراد آدمی جھوٹ کا عادی ہوتا ہے.

وقال مسكينُ الدارمي

(۱) أُقِيمُ بِدَارِ الْحَزْمِ مَا لَمْ أُهَنْ بِهَا ‎ ‎ فَإِنْ خِفْتُ مِنْ دَارٍ هَوَانًا تَرَكْتُهَا

(۲) وَأُصْلِحُ جُلَّ الْمَالِ حَتَّى تَخَالَنِي ‎ ‎ شَحِيحًا وَإِنْ حَقٌّ عَرَانِي أَهَنْتُهَا

(۱) اعراب: (أقیم) فعل. (بدار الحزم) فعل سے متعلق (ما) مصدریہ ظرفیہ أقیم سے متعلق (لم أھن) فعل أنا کی ضمیر مستتر فاعل (بھا) فعل سے متعلق. دوسرے مصرعہ کا اعراب ظاہر ہے.

(۱) تحقیق لغات:- أقیم: واحد متکلم مضارع: میں اقامت اختیار کرتا ہوں، ٹھیرتا ہوں، رہتا ہوں. از (افعال) أقام إقامةً:— بالمکان: اقامت کرنا، وطن بنا لینا. الحزم: احتیاط، استقلال، ہوشیاری، استواری، عزم و ارادہ، دوراندیشی، انجام بینی. دار الحزم: مستقل مزاجی کی جگہ. لم أھن: واحد متکلم مضارع مجہول مجزوم بلَمْ: میں ذلیل نہ کیا جاؤں، میری اہانت نہ کی جائے. مالم أھن: جب تک میں ذلیل نہ کیا جاؤں. از (افعال) ھوانًا: ذلت، رسوائی، حقارت.

(۱) ترجمہ:- کسی جگہ مستقل مزاجی اور اطمینان سے اس وقت تک رہتا ہوں جب تک مجھے ذلیل نہ کیا جائے، چنانچہ اس جگہ کو میں خیرباد کہتا ہوں جہاں کسی ذلت یا رسوائی کا اندیشہ ہو جائے

(۲) تحقیق لغات: أصلح: واحد متکلم مضارع: میں اصلاح کرتا ہوں، درست کرتا ہوں. از (افعال) إصلاح المال: مال کی اصلاح کرنا، یعنی اسراف نہ کرنا، واجبی اور واقعی ضرورت میں خرچ کرنا. جُلَّ المال: مال کا اکثر حصہ. تخالنی: واحد مذکر حاضر مضارع. از (تفاعل) مادّہ (خیال) ہے: تم مجھے سمجھو گے، میرے بارے میں تمہارا خیال ہوگا. حق: واجبی ضرورت. عرا: واحد مذکر غائب ماضی: طاری ہوا، پیش آیا، لاحق ہوا. (۲) ترجمہ:- میں اپنے سارے مال کی حفاظت کرتا ہوں (کفایت شعاری سے کام لیتا ہوں) یہانتک کہ تم سمجھو گے کہ میں کوئی بخیل آدمی ہوں (حالانکہ بات ایسی نہیں ہے کیونکہ) اگر کوئی واقعی ضرورت مجھے درپیش ہو جائے تو میں اسکی توہین کر دیتا ہوں (یعنی مال کو ایک معمولی چیز سمجھ کر اسے بیدریغ خرچ کر دیتا ہوں)

وَلٰكِنْ إِذَا اسْتَغْنَيْتُ ...

(۱) وَلَسْتُ بِوَلَّاجِ الْبُيُوْتِ لِفَاقَةٍ ... وَلٰكِنْ إِذَا ...

(۲) أَبِيْتُ عَنِ الْإِدْلَاجِ فِي الْحَيِّ نَائِمًا ... وَأَرْضٍ بِإِدْلَاجٍ وَهَمٍّ قَطَعْتُهَا

(۱) اعراب : (لست) فعل ناقص أنا کی ضمیر مستتر اسم. (بولاج) بار زائدہ (ولاج) خبر مضاف (بیوت) مضاف الیہ. (لفاقۃ) فعل سے متعلق. مصرعہ ثانیہ کا اعراب ظاہر ہے.

(۱) تحقیق لغات : ولّاج : صیغہ صفت : بہت داخل ہونے والا، گھسنے والا. ولج (ض) ولوجًا :ــ البیتَ : گھر میں داخل ہونا، گھسنا. فاقۃ : بھوک، مفلسی، فقیری
إستغنیت : واحد متکلم ماضی : بے نیاز ہوگیا، بے فکر ہوگیا، مستغنی ہوگیا. ولجت : میں داخل ہوا. عنہا : اور ولجتہا : میں ضمیر مؤنث کا مرجع البیوت ہے

(۱) ترجمہ :- میں فقر و فاقہ کی وجہ سے گھروں میں گھسنے والا نہیں ہوں، ہاں جب ان گھروں سے مستغنی ہوجاتا ہوں تب ان میں گھستا ہوں (یعنی افلاس کی حالت میں درویشوں کی طرح گھوم کر دستِ سوال نہیں پھیلاتا البتہ جب میں لوگوں سے بے نیاز ہوجاتا ہوں تب ان سے ملتا ہوں)

(۲) اعراب :- (أبیت) فعل (عن الادلاج) نائمًا سے متعلق. (فی الحی) أبیتُ سے متعلق (نائما) حال. أبیت کی ضمیر فاعل سے. نثر یوں ہوئی : أبیت فی الحیِّ نائمًا عن الادلاج. مصرعہ ثانیہ کا اعراب ظاہر ہے.

(۲) تحقیق لغات :- أبیت : واحد متکلم مضارع : میں رات گذارتا ہوں، شب باشی کرتا ہوں از (ض) الادلاج : اخیر شب میں چلنا، یا مطلقًا رات میں چلنا، سفر کرنا. از (افعال).
نائمًا : اسم فاعل : سونیوالا. وــ عن الادلاج : شب روی سے غفلت برتنے والا و
أرض : واو : بمعنی رُبَّ ہے. ھمّ : غم، رنج و فکر، ارادہ

(۲) ترجمہ :- میں شب روی سے غافل ہوکر قبیلہ میں سو کر رات گذارتا ہوں اور بہتیری زمینوں میں نے شب روی اور رنج و غم میں طے کیا ہے.

(۱) إِذَا قَصُرَتْ أَيْدِي الرِّجَالِ عَنِ الْعُلٰى ... مَدَدْتُ لَهَا بَاعًا عَلَيْهَا فَنِلْتُهَا

وقال ایضًا

(۲) وَلَسْتُ إِذَا مَا سَرَّنِي الدَّهْرُ ضَاحِكًا ... وَلَا خَاشِعًا مَا عِشْتُ مِنْ حَادِثِ الدَّهْرِ

(۱) اعراب :- (إذا) حرف شرط (قصرت) فعل شرط (أیدی الرجال) فاعل (عن العلی) قصرت سے متعلق (مددت) فعل جواب (لہا) مددت سے متعلق (باعًا) مفعول بہ علیہا : مددت : سے متعلق. (فنلتہا) فعل جزار

(۱) تحقیق لغات :- قصرت : واحد مؤنث غائب ماضی : کوتاہ ہوگئی، چھوٹی رہ گئی، ناقص ہوگئی. قصر (ن) قصرًا : سست ہونا، ناقص ہونا. وــ عن الشئ : عاجز رہ جانا
مددت : واحد متکلم ماضی : میں نے پھیلایا، بڑھایا، لمبا کیا. باعًا : دونوں ہاتھوں کے پھیلاوٹ کی مقدار

(۱) ترجمہ :- جب لوگوں کے ہاتھ حصول شرف سے عاجز رہ جاتے ہیں تو میں اسکی (شرف و بلندی) کی طرف اپنے ہاتھ بڑھا دیتا ہوں تو اسے حاصل کرلیتا ہوں

(۲) اعراب :- واو : حرف استیناف. لست : فعل ناقص أنا کی ضمیر مستتر اسم (اذا) حرف شرط (ما) زائدہ (سرنی الدھر) فعل شرط. اسکی جزار محذوف ہے جس پر جملہ اولیٰ دلالت کرتا ہے. ضاحکًا : خبر اول. واو : حرف عطف (لا) نافیہ. خاشعًا : خبر ثانی (ما) مصدریہ ظرفیہ (عشتُ) فعل با فاعل جملہ تاویل میں مصدر کے ہوکر مضاف الیہ تقدیر عبارت : مدۃ حیاتی (من حادث الدھر) خاشعا سے متعلق.

(۲) تحقیق لغات : سرّ : واحد مذکر غائب ماضی : اس نے خوش کیا. از (ن) خاشعا : اسم فاعل فروتنی کرنیوالا، ڈھیلا پڑنے والا، جھکنے والا. از (ض)، مادّہ (خشوع) ہے.

(۲) ترجمہ :- جب زمانہ خوشی و مسرت سے نوازے تو میں مسکراتا نہیں ہوں (کہ یہ بھی خفتِ عقل کی دلیل ہے) اور میں تا زندگی حوادثات زمانہ سے ڈھیلا پڑنے والا نہیں ہوں (بلکہ کوہ وقار بنکر سردی و گرمی سہتا رہتا ہوں)

(۱) وَلَاجَاعِلاً عِرْضِي لِمَالِي وِقَايَةً ۔ وَلٰكِنْ أَقِي عِرْضِي فَيُحْرِزُهُ وَفْرِي
(۲) أَعِفُّ لَدَى عُسْرِي وَأُبْدِي تَجَمُّلاً ۔ وَلَاخَيْرَ فِيمَن لَا يَعِفُّ لَدَى الْعُسْرِ

(۱) اعراب :- (ولا) واؤ: عاطفہ. لا: نافیہ. (جاعلا) خبر ثالث. (جاعلا) اسم فاعل.
أنا کی ضمیر مستتر فاعل. (عرضی) مفعول اوّل. (لمالی) جار مجرور آنیوالے وقایۃ سے متعلق.
(وقایۃ) مفعول ثانی. مصرعہ ثانیہ کا اعراب ظاہر ہے.

(۱) تحقیق لغات :- العرض : عزت، آبرو، نیک عادت. ج أعراض. وقایۃ : مصدر از (ض) ڈھال، وہ چیز جس سے دوسری چیز کو محفوظ رکھ سکیں، حفاظت، نگہبانی. أقی : متکلم مضارع: میں حفاظت کرتا ہوں، بچاتا ہوں، وقی (ض) وقایۃً ووَقْیًا وواقیۃً: حفاظت کرنا اور تکلیف سے بچانا. یحرز : واحد مذکر غائب مضارع: وہ بچاتا ہے، جمع کرتا ہے، فراہم کرتا ہے، حاصل کرتا ہے، مضبوط کرتا ہے. الوفر : کثیر مال، ہر شئی کی کثرت، زیادتی ــــــ

(۱) ترجمہ :- اور نہ ہی میں اپنی آبرو کو اپنے مال کے لئے ڈھال بناتا ہوں، ہاں میں اپنی عزت اور آبرو کی حفاظت کرتا ہوں. تو میرا کثیر مال میری آبرو کو اور مضبوط کر دیتا ہے. (یعنی مال کی حفاظت کے لئے اپنی آبرو کو داؤ پر نہیں لگاتا ہوں بلکہ آبرو بچانے کے لئے بے دریغ مال کو صرف کر دیتا ہوں)

(۲) تحقیق لغات :- أعف : واحد متکلم مضارع : میں عفت اختیار کرتا ہوں، اپنے کو بچاتا ہوں عف (ض) عفًّا وعِفّۃً : پاک دامن ہونا، حرام یا غیر مستحسن کام سے بچنا. عسر : تنگدستی، فقر و فاقہ. تجملا : حسن صبر.

(۲) ترجمہ :- تنگدستی کے وقت پاک دامنی اختیار کرتا ہوں (دست سوال پھیلا کر قبائے عزت کو داغدار نہیں کرتا) اور حسن صبر کو ظاہر کرتا ہوں اور اس شخص کی زندگی میں کوئی بھلائی نہیں جو تنگدستی کے وقت پاکدامنی نہیں اختیار کرتا ہے ۔

(۱) وَإِنِّي لَأَسْتَحْيِي إِذَا كُنْتُ مُعْسِرًا ۔ صَدِيقِي وَإِخْوَانِي بِأَنْ يَعْلَمُوا فَقْرِي
(۲) وَأَقْطَعُ إِخْوَانِي وَمَا حَالَ عَهْدُهُمْ ۔ حَيَاءً وَأَعْرَاضًا وَمَا بِي مِنْ كِبْرِ

(۱) تحقیق لغات :- أستحی : واحد متکلم مضارع : مجھے حیا آتی ہے، میں شرم کرتا ہوں ــ معسر: اسم فاعل: تنگدست. از (افعال) الفقر: مفلسی، غربت، افلاس.

(۱) ترجمہ :- جب میں تنگدست ہوتا ہوں تو مجھے حیا آتی ہے کہ میرے دوستوں اور شناساؤں کو میرے افلاس کی خبر ہو

(۲) اعراب :- (وأقطع) واؤ: حرف عطف (أقطع) فعل با فاعل (اخوانی) مفعول بہ (وما) واؤ: حالیہ (ما) نافیہ (حالَ) فعل. (عہدہم) فاعل جملہ حال ہے (حیاءً وأعراضًا) معطوف ومعطوف علیہ ملکر مفعول لہ (وما) واؤ: حرف عطف. ما: نافیہ (بی) خبر محذوف سے متعلق (من) زائدہ (کبر) مبتدا مؤخر.

(۲) تحقیق لغات :- أقطع : واحد متکلم مضارع : میں کاٹ دیتا ہوں، قطع تعلق کرلیتا ہوں. ماحال : واحد مذکر غائب ماضی منفی: نہیں بدلا، نہیں پلٹا. حال (ن) حولاً ـــ الشیٔ: ایک حالت سے دوسری حالت میں بدلنا. عہد: قول وقرار، عہد وپیمان، نصیحت، قسمت، نگہداشت، حرمت ج عہود. أعراض : مفرد ہا عرض : عزت وآبرو. کبر: بزرگی، بڑائی، تکبر، گھمنڈ، غرور

(۲) ترجمہ :- (تنگ دستی کی حالت میں) حیا اور آبرو کی وجہ سے اپنے احباب سے الگ رہتا ہوں حالانکہ ان کا عہد وپیمان بدلا نہیں ہے. اور نہ ہی مجھ میں غرور وتکبر ہے. (یعنی احباب کی بے وفائی اور اپنے تکبر کی بنا پر الگ نہیں رہتا ہوں بلکہ محض شرم وحیا اور عزت وآبرو کی حفاظت کے لئے ایسا کرتا ہوں)

(۱) فَإِنْ يَكُ عَارًا مَا أَتَيْتُ فَرُبَّمَا ۔۔۔ أَتَى الْمَرْءَ يَوْمُ السُّوْءِ مِنْ حَيْثُ لَا يَدْرِيْ

(۲) وَمَنْ يَفْتَقِرْ يَعْلَمْ مَكَانَ صَدِيْقِهٖ ۔۔۔ وَمَنْ يَحْيٰى لَا يَعْدِمْ بَلَاءً مِنَ الدَّهْرِ

(۱) اعراب :- (فإن) فاء: حرف عطف (إن) حرف شرط (يكُ) فعل ناقص (عاراً) خبر مقدم (ما) اسم موصول اسم مؤخر (أتيت) صلہ (فربّ) فاء: برائے جزاء (رب) للتکثیر (ما) کافہ (أتى) فعل (المرء) مفعول بہ (يوم السوء) فاعل (من حيث لا يدري) إلى سے متعلق.

(۱) تحقیق لغات :- عار: شرم، رسوائی، عیب، غیرت، ننگ، گالی۔ أتيت : واحد متکلم ماضی: میں آیا۔ ما أتيت : میں جس پر آیا، میں نے جس کو کیا۔ یا فعل کو مجہول مانا جائے تو معنی ہوگا: وہ جو مجھ پر آئی۔ يوم السوء : بُرے دن، مصیبت کے دن۔

(۱) ترجمہ :- وہ چیز (تنگ دستی، فقر و فاقہ) جو مجھ پر آئی اگر شرم کی بات ہے (تو کرنا کیا ہے) اس واسطے کہ کبھی انسان پر بُرے دن اس طرح آجاتے ہیں کہ اُسے علم نہیں ہو پاتا (اور وہ گردشِ زمانہ کا شکار ہو جاتا ہے)

(۲) تحقیق لغات :- يفتقر: واحد مذکر غائب مضارع: وہ محتاج ہوتا ہے، ضرورتمند ہوتا ہے۔ مكان: اسم ظرف: جگہ، مقام، مرتبہ، منزلت۔ ج أمكنة۔ يحيى : واحد مذکر غائب مضارع: وہ زندہ رہتا ہے۔ حَيِيَ (س) حَيَاةً : زندہ رہنا۔ و ــــ منہ شرمانا۔ لا يعدم: واحد مذکر غائب ماضی منفی؛ نہیں معدوم کرتا ہے، نہیں ختم کرتا ہے، نہیں روکتا ہے، بلاء: آزمائش، زحمت، گردش زمانہ۔

(۲) ترجمہ :- جو محتاج ہوتا ہے وہ اپنے دوست کے مرتبہ کو جان لیتا ہے (کہ مخلص ہے یا منافق) اور جو زندہ رہے گا وہ گردشِ زمانہ کو روک نہیں سکتا (اس لئے اس سے دوچار ہونا ہی پڑے گا)

وقال الحكم بن معمر الخضري

وَبَعْضُ الْهَوَاءِ دَاءٌ، وَفِي الْيَأْسِ رَاحَةٌ ۔۔۔ إِذَا انْبَتَّ وَصْلٌ أَوْ نَبَا بِكَ مَنْزِلُ

(اعراب :- مصرعۂ اولیٰ کا اعراب ظاہر ہے۔ (إذا) حرف شرط۔ (انبت) فعل (وصلٌ) فاعل۔ فعل اپنے فاعل سے ملکر معطوف علیہ۔ (أو) حرف عطف۔ (نبا) فعل (بك) سے متعلق۔ (منزلٌ) فاعل جملہ معطوف۔ معطوف علیہ اپنے معطوف سے ملکر فعل شرط جزاء محذوف ہے۔ جس پر مصرعہ اولیٰ دلالت کر رہا ہے۔

تحقیق لغات : الهواء : خواہش دل، آرزو، تمنا، محبت، فضا، آسمان و زمین کا درمیانی خلا۔ اليأس : مایوسی، ناامیدی۔ راحة : آرام و سکون، اطمینان۔ أنبت : واحد مذکر غائب ماضی : ٹوٹ گیا، منقطع ہوگیا۔ از (انفعال) مادہ (بت) ہے۔ وصل : تعلق، رشتہ۔ نبا: واحد مذکر غائب ماضی : ناموافق ہوا، راس نہیں آیا۔ نبا: (ن) نبوة و نبُوّاً ــــ المكانُ بفلان : جگہ کا ناموافق ہونا۔

معنیٰ :- إذا وقع لك الفراق من الحبيب أو لم يوافقك المنزل فأخرج من قلبك هوى حبيبك واستيأس منه فإن الهوى داء يقع به المرء في الأذى. واليأس راحة.

ترجمہ :- بعض خواہش بیماری ہے، اور ناامیدی میں راحت ہے، جب تعلق ٹوٹ جائے یا منزل تجھے راس نہ آئے (جب محبوب سے فراق ہوجائے تو اس کی محبت دل سے جھٹک دے کیونکہ محبت مرض ہے اور اس کی کسک مسلسل ایک عذاب ہے اگر دل ادھر سے موڑ لیا جائے تو سکون و اطمینان حاصل ہوجائے)

(۱) ذُو الْعَقْلِ لَا يَأْسیٰ عَلیٰ وَصْلِ خُلَّةٍ　　إِذَا لَمْ يَكُنْ يَوْمًا عَلَيْهَا مُعَوَّلُ
(۲) فَلَا تَرْضَ بِالْأَمْرِ الَّذِیْ لَيْسَ بِالرِّضیٰ　　إِذَا كُنْتَ تَعْتَامُ الْأُمُوْرَ وَتَفْصِلُ

(۱) اعراب :- مصرعِ اولیٰ کا اعراب ظاہر ہے (إذا) حرف شرط (لم یکن) فعل ناقص (یوما) ظرف (علیھا) جار مجرور خبر محذوف کائنا سے متعلق (مُعَوَّل) اسم مؤخر.

(۱) تحقیق لغات :- لا یاسیٰ : واحد مذکر غائب مضارع منفی : وہ غم نہیں کرتا ہے، مایوس نہیں ہوتا ہے: أَسِیَ (س) أَسیً : رنجیدہ ہونا، غم کرنا. و ـــ علیٰ مصیبۃٍ : مصیبت پر غم کرنا. لا یأسی علیٰ وصلٍ : وصال نہ ہونے پر ماتم نہیں کرتا. خلّۃ : بضم خاء، دوستی صداقت، دوست. معوّل : اسم مفعول : جس پر بھروسہ اور اعتماد کیا گیا ہو. از (تفعیل) مگر اس کا مصدر تعویلاً نہیں آتا بلکہ کہا جاتا ہے : عوّل معوَّلاً : گریہ وزاری کرنا، واویلا مچانا و ـــ علیٰ : بھروسہ کرنا اعتماد کرنا.

(۱) ترجمہ :- عقلمند آدمی محبوب کا وصل نہ ہونے پر ماتم نہیں کرتا، جبکہ اس پر (محبوب پر) کسی دن بھروسہ نہ رہا ہو (یعنی اگر محبوب کی محبت کا اعتبار اول دن ہی سے نہ رہا ہو تو اس کے ختم ہونے سے کوئی غم نہیں ہوتا. شعر :-
تیرے وعدے پہ جئے ہم میری جان جھوٹ جانا　　کہ خوشی سے مر نہ جاتے اگر اعتبار ہوتا

(۲) تحقیق لغات :- الرضیٰ : خوشی، رضامندی. تعتام : واحد مذکر حاضر مضارع : تم انتخاب کرتے ہو، چنتے ہو، پسند کرتے ہو. از (افتعال) مادہ (عیمۃ) ہے. تفصل : واحد مذکر حاضر مضارع : تم فیصلہ کرتے ہو، جدا کرتے ہو، الگ کرتے ہو. فصل (ض) فصلاً : جدا کرنا، الگ کرنا. و ـــ فی امر : فیصلہ کرنا. (۲) ترجمہ :- جب چیزوں کا انتخاب اور فیصلہ تمہارے ہاتھ میں ہو تو اس چیز پر راضی نہ ہو جو تمہاری مرضی کے خلاف ہو.

(۱) إِذَا الْمَرْءُ لَمْ يُحْبِبْكَ إِلَّا تَكَرُّهًا　　فَدَعْهُ، وَلَا يُعْجِزْ عَلَيْكَ التَّحَوُّلُ
(۲) وَفِی الْأَرْضِ أَكْفَاءٌ، وَفِيهَا لِمَرْءٍ　　عَرِيْضٌ لِمَنْ خَافَ الْهَوَانَ وَمَزْحَلُ

(۱) اعراب :- (إذ) حرف شرط (المرء) فاعل فعل محذوف کا. فعل فاعل ملکر جملہ فعل شرط لم یحبب : فعل. کاف، ضمیر مفعول بہ (الا) حرف استثناء لغو (تکرھا) مفعول (فدعه) فعل جزاء. مصرعِ ثانیہ کا اعراب ظاہر ہے.

(۱) تحقیق لغات :- لم یحبب : واحد مذکر غائب مضارع مجزوم بلَم : محبت نہیں کیا، پسند نہیں کیا. أَحَبَّهٗ إِحْبَابًا : محبت کرنا، پسند کرنا. تکرھا : مصدر : زبردستی، جبرًا، کردہ اور ناگوار سمجھنا. دَعْ : واحد مذکر امر حاضر : چھوڑ دے. خیرباد کہہ دے ودع (ف) ودعا : چھوڑنا. التحول : مصدر : بدلنا، پھرنا، ایک جگہ سے دوسری طرف منتقل ہونا.

(۱) ترجمہ :- جب کوئی آدمی تم سے محبت نہ کرے مگر ناگواری اور زبردستی سے (نہ دلی اور بلا خلوص کے) تو اسے خیرباد کہہ دو، اور (اس کی طرف سے) منہ موڑنا تیرے لئے دشوار ہو.

(۲) تحقیق لغات :- أکفاء : بفتح ہمزہ. مفرد: کُفْو : ہمسر، ہم پایہ، برابر، نظیر، مش، موافق. [illegible] بضم میم و فتح غین : جائے پناہ، قلعہ، راستہ. عریض : صفت مشبہ : چوڑا، وسیع، خوب چوڑا. اور عریض : کثیر کے معنی میں بھی مستعمل ہے. چنانچہ محاورہ ہے (أطال فی الکلام وأعرض فی الدعاء) طویل گفتگو کی اور خوب دعائیں کیں. مزحل : مصدر میمی وہ جگہ جہاں آدمی منتقل ہو جائے، پناہ پکڑے. بولا جاتا ہے (إذا لم یکن عن شفرۃ السیف مزحل) جب تلوار کی دھار سے کوئی مفر نہ ہو. (۲) ترجمہ :- جس شخص کو ذلت و رسوائی کا اندیشہ ہو اس کے لئے روئے زمین پر بہت سے ہمسر ہیں اور لمبی چوڑی پناہ گاہیں ہیں. (ان میں پناہ لیکر اپنی عزت و آبرو کی حفاظت کرے)

اسرار الادب

قَالَ الْأَصْمَعِيُّ مَاسَمِعْتُ الْحَسَنَ بْنَ سَهْلٍ مُذْ صَارَ
فِي مَرْتَبَةِ الْوَزَارَةِ يَتَمَثَّلُ إِلَّا بِهٰذَيْنِ الْبَيْتَيْنِ

(۱) وَمَابَقِيَتْ مِنَ اللَّذَّاتِ إِلَّا ... مُحَادَثَةُ الرِّجَالِ ذَوِي الْعُقُولِ
(۲) وَقَدْ كُنَّا نَعُدُّهُمْ قَلِيلًا ... فَقَدْ صَارُوْا أَقَلَّ مِنَ الْقَلِيلِ

(۱) اعراب :- (مابقیت) فعل (من اللذات) بقیت : سے متعلق (إلا) حرف استثنا لغو (محادثة) فاعل مضاف (الرجال) مضاف الیہ موصوف (ذوی العقول) صفت.

(۱) تحقیق لغات :- اللذات : مفردہا لذة : مزہ، ذائقہ، سواد، خوشی، شیرینی، شراب. لذّ (س) لذاذاً و لذاذة — الشیءُ : لذیذ اور خوش ذائقہ ہونا. محادثة : باہم بات چیت کرنا.

(۱) ترجمہ - دانشوروں کے ساتھ بات چیت اور گفت و شنید کے سوا اور کوئی لذت باقی نہیں رہ گئی ہے (یعنی زمانے میں اگر کوئی مزہ اور لطف ہے تو صرف صاحب عقل و فکر کی مجالست اور ان کی گفت و شنید میں ہے)

(۲) تحقیق لغات :- نعد : جمع متکلم مضارع : ہم شمار کرتے ہیں، سمجھتے ہیں. عدّ (ن) عدّاً و تعداداً — الشیء : شمار کرنا، گننا، سمجھنا. جب سمجھنے کا معنی ہو تو اس فعل کا تعدیہ دو مفعول کی طرف ہوتا ہے جیسے (عددت زیداً صادقاً) زید کو میں نے سچا سمجھا.

(۲) ترجمہ :- اور ہم سمجھتے تھے کہ وہ (صاحب دانش) لوگ تھوڑی تعداد میں ہیں مگر اب وہ قلیل سے قلیل تر ہو گئے ہیں.

وقال الحمیدی

(۱) لِقَاءُ النَّاسِ لَيْسَ يُفِيْدُ شَيْئًا ... سِوَى الْهَذَيَانِ مِنْ قِيْلٍ وَقَالٍ
(۲) فَأَقْلِلْ مِنْ لِقَاءِ النَّاسِ إِلَّا ... لِأَخْذِ الْعِلْمِ أَوْ إِصْلَاحِ حَالٍ

(۱) اعراب :- (لقاء الناس) مضاف مضاف الیہ ہو کر مبتدا (لیس) خبر ضمیر اس میں اسم (یفید) لیس کی خبر (یفید) فعل ھو کی ضمیر مستتر فاعل (شیئا) مفعول مطلق (سوی الہذیان) مضاف اپنے مضاف الیہ سے ملکر یفید کا مفعول بہ. (من قیل وقال) بیان

(۱) تحقیق لغات :- لقاء : مصدر : ملنا، ملاقات کرنا. یفید : واحد مذکر غائب مضارع : فائدہ دیتا ہے. أفاد ہٗ إفادةً : نفع دینا، فائدہ پہونچانا. أفاد فلان المال : مال جمع کرنا، کمائی کرنا، و — فلانا علماً أو مالاً : مال یا علم عطا کرنا و — منه علماً : کسی سے علم حاصل کرنا. الہذیان : بفتح ھاء و ذال : بکواس، اول فول، بہکی بہکی باتیں کرنا. قیل و قال : چون و چرا، بحث و مباحثہ.

(۱) ترجمہ :- لوگوں کی ملاقات سوائے بحث و مباحثہ اور ٹھک ٹھک بک بک کے کچھ نفع بخش نہیں ہے —

(۲) تحقیق لغات :- اقلل : واحد مذکر امر : از (افعال) اخذ العلم : علم حاصل کرنا. أخذ (ن) أخذاً : حاصل کرنا. و — ہ : گرفت کرنا، سزا دینا. و — علی نفسه ذمہ داری لینا. و — علی عادته : عادی بن جانا. و — الرأی : مشورہ لینا. إصلاح : درست کرنا، اصلاح کرنا، مرمت کرنا، سیدھا کرنا، ٹھیک کرنا.

(۲) ترجمہ :- لوگوں سے ملنا جلنا کم کر دو، مگر علم حاصل کرنے یا اپنی حالت درست کرنے کے لئے (ضرور اہل علم و تقوی سے ملنے جلنے کا سلسلہ رکھنا چاہئے)

وقال آخر

(١) مَنْ لَمْ يُرِدْكَ فَلَا تُرِدْهُ ۔۔۔ لِيَكُنْ كَمَنْ لَمْ تَسْتَفِدْهُ
(٢) بَاعِدْ أَخَاكَ بِبُعْدِهِ ۔۔۔ فَإِذَا نَأَى شِبْرًا فَزِدْهُ

(١) اعراب :- (من) شرطیہ مبتدا، (لم یردك) فعل شرط (فلا تردہ) فعل جواب (لیکن) فعل ھو کی ضمیر مستتر اسم (کمن) کاف تشلیہ مضاف (من) اسم موصول مضاف الیہ (لم تستفدہ) صلہ۔ مضاف اپنے مضاف الیہ سے ملکر خبر.

(١) تحقیق لغات: لم یرد : واحد مذکر غائب مضارع مجزوم بلَمْ : ارادہ نہیں کیا، نہیں چاہا، توجہ نہ دی . اَرَادَهٗ إِرَادَةً : ارادہ کرنا، چاہنا، رغبت کرنا، توجہ دینا
لم تستفد : واحد مذکر غائب مضارع مجزوم بلَمْ : تونے فائدہ نہیں اٹھایا، نفع حاصل نہیں کیا. از (استفعال)

(١) ترجمہ :- جو تمہارا ارادہ نہ کرے تم بھی اس کا ارادہ نہ کرو (اس کے آستانہ پر نہ جاؤ) تاکہ وہ اس شخص کی طرح ہوجائے کہ گویا تمھیں اس سے کوئی فائدہ اٹھانا نہیں ہے. (یعنی بے نیازی کا اظہار کرو اس طرح کہ گویا اس سے تمہاری کوئی ضرورت اٹکی نہیں ہے)

(٢) تحقیق لغات:- باعد، واحد مذکر امر حاضر: تو دور ہوجا، از (مفاعلة) بَاعَدَهٗ مُبَاعَدَةً دور ہونا، بُعْد : بضم بار : دوری، فاصلہ، موت، نَأَىٰ : واحد مذکر غائب ماضی: وہ دور ہوا. نَأَىٰ (ف) نَأْيًا ۔۔۔ فلانا وعنه : دور ہونا. شبرا : بالشت. ج : أشبار. شبر (ن) شبرًا : بالشت سے ناپنا. فزد : واحد مذکر امر حاضر: تو زیادہ کردے. از (ضرب)

(٢) ترجمہ :- اپنے دوست کے دور ہونے سے تو بھی اس سے دور ہوجا. لہذا اگر وہ ایک بالشت دور ہو تو، تو اور زیادہ کردے (یعنی بڑھاکر ایک ہاتھ کردے)

وقال بشار بن برد العقیلی

(١) تَوَدُّ عَدُوِّي ثُمَّ تَزْعُمُ أَنَّنِي ۔۔۔ صَدِيقُكَ، إِنَّ الرَّأْيَ عَنْكَ لَعَازِبُ
(٢) وَلَيْسَ أَخِي مَنْ وَدَّنِي رَأْيَ عَيْنِهِ ۔۔۔ وَلٰكِنْ أَخِي مَنْ وَدَّنِي وَهُوَ غَائِبُ

(١) اعراب :- (تود) فعل بافاعل (عدوی) مفعول بہ (ثم) حرف عطف (تزعم) فعل بافاعل (إن) حرف تاکید. نون : وقایہ کا. یار : ضمیر واحد متکلم کی اسم (صدیقك) إنّ کی خبر. إنّ اپنے اسم وخبر سے ملکر تزعم : کے دونوں مفعول کے قائم مقام، بقیہ کا اعراب ظاہر ہے.

(١) تحقیق لغات :- تود : واحد مذکر حاضر مضارع : تو محبت کرتا ہے، چاہتا ہے، تمنا کرتا ہے ودّ (س) مودةً : آرزو کرنا، خواہش کرنا، پسند کرنا. تزعم : واحد مذکر حاضر مضارع تو خیال کرتا ہے، دعویٰ کرتا ہے، بے حقیقت دعویٰ کرتا ہے. زعم : کا استعمال زیادہ تر دعوی باطل اور ایسے قول کے بیان کرنے کے لئے ہوتا ہے جو مشکوک اور غیر متحقق ہو. از (ن)
عازب : اسم فاعل : دور ہونے والا، چھپنے والا، غائب ہونے والا. عزب (ن ض). عزوبًا : دور ہونا، چھپنا، غائب ہونا. و۔۔ الارض : زمین کا ویران ہونا. و۔۔ الرّایُ عنك : تدبر و بصیرت کا دور ہونا، چھپنا.

(١) ترجمہ :- تو میرے دشمن سے محبت رکھتا ہے پھر یہ دعویٰ بھی کرتا ہے کہ میں تیرا دوست ہوں، واقعی بصیرت تجھ سے بہت دور ہے (یعنی میرے دشمن سے ساز باز رکھتے ہوا اور میری دوستی کا دم بھرتے ہو یہ بڑی بے عقلی کی بات ہے)

(٢) اعراب :- (لیس) فعل ناقص (أخی) لیس کا اسم (مَنْ) اسم موصول خبر (ودّنی) صلہ (رأی عینه) ظرف . (٢) تحقیق لغات :- رأیٌ : منظر. رأی العین : نگاہوں کے سامنے.

(٢) ترجمہ :- جو اپنی نگاہوں کے سامنے مجھ سے اظہار محبت کرے وہ میرا دوست نہیں ہے ہاں جو پیٹھ پیچھے رہکر مجھ سے محبت کرتا ہے وہی میرا دوست ہے.

وقال آخر

تَكَثَّرْ مِنَ الْإِخْوَانِ مَا اسْطَعْتَ إِنَّهُمْ عِمَادٌ إِذَا اسْتَنْجَدْتَهُمْ وَظَهِيرُ
وَمَا بِكَثِيرٍ أَلْفُ خِلٍّ وَصَاحِبٍ وَإِنَّ عَدُوًّا وَاحِدًا لَكَثِيرُ

(۱) تحقیق لغات:- تکثر: واحد مذکر امر حاضر: تو زیادہ کر، اضافہ کر، بڑھا. از (تفعّل)۔ تکثّر تکثّراً من الشیٔ: کسی چیز سے بہت لینا. د— بالکلام: بہت گفتگو کرنا ما اسطعت: اصل میں إستطعت ہے، تخفیف کے لئے تاء حذف کر دیگئی ہے: واحد مذکر حاضر ماضی: جتنا تم سے ہوسکے، تمہیں جہانتک ممکن ہو. إستطاع إستطاعةً از (استفعال) سکنا، کسی کام کرنے کی سکت پانا. عماد: کھمبا، ستون، وہ چیز جس پر ٹیک لگائی جائے، جس کا سہارا لیا جائے. ج عَمَدٌ و عُمُدٌ. استنجدت: واحد مذکر حاضر ماضی: تونے مدد مانگی. استنجد إستنجاداً: از (استفعال) مادّہ (نجدۃ) ہے بمعنی امداد. ظهیر: یاور، پشتیبان، مددگار. صیغہ صفت ہے فَعیلٌ کے وزن پر بمعنی فاعل. اس کا استعمال واحد وجمع دونوں کے لئے ہوتا ہے جیسے (والملٰئکۃ بعد ذالك ظهیر) اور (و کان الکافر علٰی ربه ظهیرا)

(۱) ترجمہ:- جہانتک تجھے ممکن ہو اپنے دوستوں کی تعداد بڑھا، کیونکہ جب تو ان سے مدد مانگے گا تو وہ تمہارے یاور ومددگار ہوں گے۔

(۲) اعراب:- (ما) بمعنی لیس. باء: زائدہ. (کثیر): خبر مقدم. ألف: ممیز (خل) تمیز معطوف علیہ ممیز اپنے تمیز سے ملکر اسم مؤخر (واد) حرف عطف. (صاحب) معطوف. مصرعہ ثانیہ کا اعراب ظاہر ہے. (۲) تحقیق لغات:- خلّ: بکسر خاء وتشدید لام: دوست، یار، حبیب ج أخلاء. صاحب: ساتھی، دوست، مالک ج صحاب، صَحب، صحابه. (۲) ترجمہ:- ہزاروں دوست زیادہ نہیں ہیں اور یقیناً ایک دشمن بہت کافی ہے (لہذا کسی کو دشمن نہیں بنانا چاہیئے)

(۱) يَفِرُّ جَبَانُ الْقَوْمِ عَنْ أُمِّ رَأْسِهِ وَيَحْمِي شُجَاعُ الْقَوْمِ مَنْ لَا يُنَاسِبُهُ
(۲) وَيُرْزَقُ مَعْرُوفُ الْجَوَادِ عَدُوَّهُ وَيُحْرَمُ مَعْرُوفُ الْبَخِيلِ أَقَارِبُهُ

(۱) اعراب:- (یفر) فعل (جبان القوم) مضاف ومضاف الیہ ملکر فاعل (عن أم راسه) یفرّ سے متعلق (واو) حرف عطف (یحمی) فعل (شجاع القوم) فاعل (من) مفعول بہ اسم موصول (لاینا سبه) صلہ.

(۱) تحقیق لغات:- یفرّ: واحد مذکر غائب مضارع: وہ بھاگتا ہے، فرار اختیار کرتا ہے فرّ (ض) فراراً: خوف سے بھاگنا. جبان: بزدل، ڈرپوک، نامرد. أم الرأس: دماغ کی جھلی. کنایۃً قریب اور رشتہ دار مراد ہیں. یحمی: واحد مذکر غائب مضارع: حمایت کرتا ہے، حفاظت کرتا ہے. حمی (ض) حمیاً وحِمْیَةً وحمایةً: حفاظت کرنا، بچانا. یناسب: واحد مذکر غائب مضارع: نسب میں شرکت رکھتا ہے، وہ مناسبت رکھتا ہے. ناسبه مناسبةً: نسب میں شریک ہونا، رشتہ دار ہونا، مشابہت وموافقت کرنا

(۱) ترجمہ:- قوم کا بزدل آدمی اپنے رشتہ دار کی (مدد) سے بھاگتا ہے، اور قوم کا بہادر ان لوگوں کی بھی حفاظت کرتا ہے جو اس کے رشتہ دار نہیں ہیں

(۲) اعراب:- (یرزق): فعل مجہول (معروف الجواد) مضاف ومضاف الیہ ملکر مفعول اوّل (عدوّہ) مفعول ثانی. (۲) تحقیق لغات:- یرزق: واحد مذکر غائب مضارع مجہول: دیا جاتا ہے، عنایت کیا جاتا ہے، پاتا ہے، حاصل ہوتا ہے، معروف: نیکی، اچھا بھلا کام، مال. (۲) ترجمہ:- سخی آدمی کا مال اسکے دشمن کو بھی حاصل ہوجاتا ہے، اور بخیل کے مال سے اس کے رشتہ دار بھی محروم رہتے ہیں۔

(۱) وَمَنْ لَّایَکُفُّ الْجَهْلَ عَمَّنْ یَوَدُّهٗ   فَسَوْفَ یَکُفُّ الْجَهْلَ عَمَّنْ یُّوَاثِبُهٗ

وقال سالم بن وَابصة الاسدی

(۲) أُحِبُّ الْفَتٰی یَنْفِی الْفَوَاحِشَ سَمْعُهٗ   کَأَنَّ بِهٖ عَنْ کُلِّ فَاحِشَةٍ وَقْرًا

(۱) اعراب :- (من) شرطیہ مبتدا، (لایکف) فعل (الجہل) مفعول بہ (عن) حرف جار (من) اسم موصول مجرور (یودہ) صلہ. جملہ فعل شرط. (فسوف الخ) جواب شرط.

(۱) تحقیق لغات :- یکف : واحد مذکر غائب مضارع : روکتا ہے، باز رکھتا ہے. کفہٗ (ن) کفًّا عن الامر : روکنا، باز رکھنا. یودّ : واحد مذکر غائب مضارع : وہ محبت کرتا ہے، رغبت رکھتا ہے، آرزو رکھتا ہے، توجہ دیتا ہے. ودّ (س) ودًّا و مودّةً : محبت رکھنا آرزو رکھنا. یواثب : واحد مذکر غائب مضارع : حملہ کرتا ہے، ٹوٹ پڑتا ہے، چھلانگ لگاتا ہے. از (مفاعلة) واثبه مواثبةً : حملہ کرنا، ہجوم کرنا، ٹوٹ پڑنا.

(۱) ترجمہ :- جو اس شخص سے اپنی نادانی کو نہیں روکتا جس سے محبت رکھتا ہے، تو جلد ہی اس شخص سے اپنی نادانی روک لیگا جو اس پر حملہ آور ہوگا.

(۲) اعراب :- (أحب) فعل با فاعل (الفتیٰ) مفعول بہ موصوف (ینفی الفواحش سمعہٗ) صفت (کأن) حرف مشبہ بالفعل. (بہ) جار مجرور، خبر محذوف کائن سے متعلق (عن کل فاحشة) وقرًا سے متعلق. (وقرا) اسم مؤخر. جملہ صفت ثانی ہے.

(۲) تحقیق لغات :- ینفی : واحد مذکر غائب مضارع : نفی کرتا ہے، دور کرتا ہے، انکار کرتا ہے. نفی (ض) نفیا: عنہ : دور کرنا. الفواحش : مفرد ہا فاحشة : حد سے بڑھی ہوئی بدی، ایسی بے حیائی جس کا اثر دوسروں پر پڑے، برا قول یا عمل، زنا. وقر: کان کی گرانی، گران گوش، بہرا پن، قوت سماعت جاتی رہنا.

(۲) ترجمہ :- میں اس نوجوان کو پسند کرتا ہوں جس کا کان بیحیائی کی باتوں کو جھٹک دیتا ہے، گویا کہ ہر بُری بات سے اس کے کان میں کوئی بندلگا ہے.

سَلِیْمِ دَوَاعِی الصَّبْرِ لَا بَاسِطًا أَذًی   وَلَا مَانِعًا خَیْرًا، وَلَا نَاطِقًا هُجْرًا

اعراب :- (سلیم دواعی الصبر) صفت ثالث. (لا) عاطفہ (باسطًا اذیً) صفت رابع (ولا مانعًا خیرا) صفت خامس. (ولا ناطقًا هجرا) واو: حرف عطف (لا ناطقًا هجرا) صفت سادس.

تحقیق لغات :- سلیم : سادہ، بھولا بھالا، درست، سادی طبیعت کا، احمق، سادہ لوح، آفت و مصیبت سے محفوظ، بے عیب، تندرست. ج سُلَمَاء. دواعی: مفرد ہا: داعیة : خواہشات، ارادے، مقتضیات، اسباب. دواعی الصبر: ایسے ناگوار حالات جن پر صبر کی ضرورت ہو، صبر آزما مصائب. لیکن ایک روایت میں الصبر کے بجائے الصدر نقل ہوا ہے اور یہاں مضمون کی مناسبت سے وہی زیادہ بہتر معلوم ہو رہا ہے. لہٰذا اسی روایت کی بنیاد پر مفہوم بیان کیا جائیگا. دواعی الصدر: دل کے ارادے، خیالات، افکار و ہموم. سلیم دواعی الصدر: صاف ستھرے ارادوں والا، پاکیزہ خیال. باسطًا: پھیلانے والا. صیغہ اسم فاعل از (ن) أذی: تکلیف ہر تکلیف دہ چیز، بڑی آفت. خیرا : بھلائی، نیکی، اچھائی. ناطقًا: اسم فاعل: بولنے والا. نطق (ض) نطقًا و منطقةً : بولنا، گفتگو کرنا. هجر: بضم ہاء: بیہودہ بات، فحش، اول فول، الجھی ہوئی باتیں کرنا، نیند میں بڑبڑانا.

ترجمہ :- (اور اس نوجوان کو پسند کرتا ہوں) جو پاکیزہ خیال ہو، اور ایذا رسانی کرنیوالا، بھلائی کے کاموں میں رکاوٹ ڈالنے والا اور بیہودہ گوئی کرنیوالا نہ ہو.

(۱) إِذَا مَا أَنْتَ مِنْ صَاحِبٍ لَكَ زَلَّةٌ ۔۔۔ فَكُنْ أَنْتَ مُحْتَالًا لِزَلَّتِهِ عُذْرًا

(۲) غِنَى النَّفْسِ مَا يَكْفِيهِ مِنْ سَدِّ خَلَّةٍ ۔۔۔ وَإِنْ زَادَ شَيْئًا عَادَ ذَاكَ الْغِنَى فَقْرًا

(۱) اعراب :- (إذا) حرف شرط. (ما) زائدہ. (أنت) فعل شرط. (من) حرف جار. (صاحب) مجرور موصوف (لك) لام: حرف جار. کاف: ضمیر مجرور. جار اپنے مجرور سے ملکر صفت. (زلة) فاعل. فاء برائے جواب (فكن) فعل ناقص أنت کی ضمیر مستتر اسم (أنت) تاکید (محتالا) خبر (لزلته) محتالا سے متعلق (عذرا) مفعول۔

(۱) تحقیق لغات :- أتت : واحد مؤنث غائب ماضی : وہ آگئی، سرزد ہوگئی. از (ض) مصدر أتياً و إتياناً و إتيانةً ومأتاةً ہے زلّة : لغزش، تقصیر، ناپسندیدہ کام محتالاً : اسم فاعل : حیلہ ڈھونڈھنے والا، تدبیر کرنیوالا ۔ از (افتعال)

(۱) ترجمہ :- جب تیرے دوست سے کوئی غلطی سرزد ہوجائے تو خود ہی اس کی غلطی کی معذرت کیلئے کوئی حیلہ تلاش کرے (تاکہ دوست کو شرمندگی نہ ہو)

(۲) تحقیق لغات :- غنیٰ : بکسر غین : مالداری، تونگری، بے نیازی، بے فکری. یکفی : واحد مذکر غائب مضارع : کفایت کرتا ہے، دفع کرتا ہے، کافی ہوجاتا ہے، بچاتا ہے۔ سدّ : روک، آڑ، عیب. اصل میں یہ سَدَّ يَسُدُّ : کا مصدر ہے. جسکے معنی رخنہ کو استوار کرنے اور خلل کو بند کرنے کے ہیں. خلة : حاجت، ضرورت، درویشی مفلسی. ج خلال. زاد : واحد مذکر غائب ماضی : زیادہ ہوا، بڑھ گیا و ــ الشیٔ : بڑھانا. عاد : واحد مذکر غائب ماضی بمعنی صار : ہوگیا.

(۲) ترجمہ :- نفس کی تونگری وہ ہے جو اسکے مفلسی کے عیب سے بچائے اور اگر کچھ زیادہ کردے (یعنی ضرورت سے زیادہ کی تمنا کرے) تو وہ تونگری فقیری ہوجائے گی۔

ومن لطائف شعر النابغة الذبیانی

وَلَسْتَ بِمُسْتَبْقٍ أَخًا لَا تَلُمُّهُ ۔۔۔ عَلَى شَعَثٍ، أَيُّ الرِّجَالِ الْمُهَذَّبُ

اعراب :- (لست) فعل ناقص أنت : کی ضمیر اسم. (بمستبق) باء : زائدہ. مستبق : اسم فاعل. (اخا) مفعول بہ موصوف. (لا تلمه) صفت. (على شعث) لا تلمه سے متعلق. (أي الرجال) مضاف مضاف الیہ ہوکر مبتدا. (المهذب) خبر

تحقیق لغات :- مستبق : اسم فاعل، باقی رکھنے والا، بقاء چاہنے والا، سبقت لیجانے والا، آگے بڑھ جانے والا. استباق : مصدر ہے از (استفعال) مادہ (سبق) ہے قرآن میں ہے (نحن نستبق) ہم دوڑ میں ایک دوسرے سے سبقت لیجانے میں لگ گئے. واستبقا الباب : دونوں نے دروازے کیطرف سبقت لیجانے کی کوشش کی (لا تلمّ) واحد مذکر حاضر مضارع : تم اصلاح نہیں کرتے ہو، درست نہیں کرتے ہو. لمّ (ن) لمّاً ــ الشیٔ : جمع کرنا، ملانا. لمّ اللهُ شعثَ فلان : اس کے حالات کی پراگندگی کو اللہ نے درست فرمادیا. شعث : بفتح عین وسکونہا، پراگندگی، بدحالی، بالوں کا غبار آلود ہونا. شعث (س) شعثاً ــ الامرُ : حال خراب ہونا، پراگندہ ہونا. صفت شَعِثٌ و أشعثُ مؤنث شعثاء. المهذب شائستہ، آراستہ، لائق، هذّبه تهذيباً : پاکیزہ اخلاق والا بنانا.

ترجمہ :- تم اس دوست کی بقاء محبت کے خواہاں نہیں ہو جس کی بدحالی کو تم درست نہیں کرتے ہو ۔ لوگوں میں کون مہذب اور لائق ہے (کہ تمھاری بے توجہی اور لا اعتنائی کے باوجود رشتۂ دوستی کو باقی رکھ سکے)

دوست آں باشد کہ گیرد دست دوست ۔۔۔ در پریشاں حالی و درماندگی

وقال آخر

(۱) عَلَيَّ لِكُلِّ ذِي كَرَمٍ ذِمَامٌ   وَلِي بِمَدَارِكِ الْمَجْدِ اهْتِمَامٌ

(۲) وأَحْسَنُ مَالَدَيَّ لِقَاءُ حُرٍّ   وَصُحْبَةُ مَعْشَرٍ بِالْمَجْدِ هَامُوا

(۱) اعراب :- (علیّ) خبر مقدم اور آنیوالے ذمام سے متعلق. (لکل ذی کرم) کائن سے متعلق (ذمام) مبتدا مؤخر. مصرعہ ثانیہ کا اعراب ظاہر ہے

(۱) تحقیق لغات :- ذی کرم : صاحب شرف وعزت. ذمام : بکسر ذال : عزت وآبرو واجبی حق، حرمت. ج أَذِمَّة : از (انفعال) أذمّ إذمام — علیه : ذمہ داری لینا امان وحفاظت میں لینا. مدارك : مفردہا : مَدْرَكٌ : پانے کی جگہیں. منازل مدارك المجد : بزرگی کا مقام، منزلیں. اهتمام : مصدر فکر کرنا، توجہ دینا، إهتمّ بالامر إهتماماً : اپنے کام میں بہت محنت کرنا.

(۱) ترجمہ :- ہر شریف آدمی کا احترام میرے لئے واجب ہے، اور بزرگی کے مقامات حاصل کرنے کے لئے میں بے پناہ کوشش کرتا ہوں.

(۲) اعراب :- (وأحسن) واو : استینافیہ (أحسن) مبتدا مضاف (ما) اسم موصول (لدی) مضاف یا ضمیر مضاف الیہ، مضاف اپنے مضاف الیہ سے ملکر ظرف اور فعل محذوف ثبت سے متعلق ثبت اپنے فاعل اور ظرف سے ملکر صلہ (لقاء حر) خبر. مصرع ثانیہ کا اعراب ظاہر ہے.

(۲) تحقیق لغات :- أحسن : اسم تفضیل : سب سے بہتر. لدیّ : لدی کی اضافت یا متکلم کیطرف ہے : میرے نزدیک، میرے پاس، میرے خیال میں. معشر : بڑا گروہ، پورا گروہ، دوستوں کی جماعت، رشتہ دار لوگ، دس دس آدمی کا کنبہ. ج معاشر. هاموا جمع مذکر غائب ماضی : لوگوں نے دیوانہ وار محبت کیا، ٹوٹ کر چاہا. (۲) ترجمہ :- میرے نزدیک سب سے بہتر چیز شریف اور خوددار لوگوں سے ملنا جلنا اور ایسے لوگوں کی صحبت اختیار کرنا ہے جو بزرگی

(۱) وإِنِّي حِينَ أُنْسَبُ مِنْ أُنَاسٍ   عَلَى قِمَمِ النُّجُومِ لَهُمْ مَقَامٌ

(۲) يَمِيلُ بِهِمْ إِلَى الْمَجْدِ ارْتِيَاحٌ   كَمَا مَالَتْ بِشَارِبِهَا الْمُدَامُ

(۱) اعراب (إنّ) حرف تاکید یا ضمیر متکلم کی اسم. (حین) مضاف (أنسب) فعل أنا کی ضمیر مستتر نائب فاعل، فعل اپنے نائب فاعل سے ملکر مضاف الیہ. (من أناس) جار مجرور إنّ کی خبر محذوف سے متعلق یعنی إنّی کائنٌ مِنْ أناسٍ. (علی قمم النجوم) مقام : سے متعلق. (لهم) خبر مقدم (مقام) مبتدا مؤخر. جملہ علی قمم النجوم الخ من أناس کی صفت.

تحقیق لغات :- أنسب : واحد متکلم مضارع مجہول : میرا نسب بیان کیا جائے. نسب (ن ـ ض) نسباً : نسب بیان کرنا، نسب دریافت کرنا. ونسبه إلیٰ فلان : کسی کی طرف منسوب کرنا. قمم : مفردہا : قِمَّةٌ : بکسر قاف : چوٹی، ہر چیز کا سب سے بلند حصہ کلس (مقام) منزل، جائے قیام.

(۱) ترجمہ :- جب میرا نسب بیان کیا جائے تو میں ان لوگوں میں سے ہوتا ہوں جنکی منزل ستاروں کی چوٹیاں ہیں.

(۲) اعراب :- (یمیل) فعل. (بهم) فعل سے متعلق. (الی المجد) آنے والے ارتیاح سے متعلق (إرتیاح) فاعل (کاف) مثلیہ (ما) مصدریہ. (مالت) فعل (بشاربها) فعل سے متعلق. (المدام) فاعل، فعل اپنے فاعل اور متعلق سے ملکر تاویل میں مصدر کے ہوکر مضاف الیہ، مضاف اپنے مضاف الیہ سے ملکر صفت ہوئی مصدر محذوف کی. تقدیر عبارت : یمیل بهم میلاً مثل مَيْلِ المدام بشاربها. یمیل بهم الخ أناس کی صفت ثانی. (۲) تحقیق لغات :- یمیل : واحد مذکر غائب مضارع : مائل ہوتا ہے، جھکتا ہے، ڈولتا ہے، جھومتا ہے، بل کھاتا ہے. یمیل بهم : ان کو جھوماتا ہے. ارتیاح : مصدر : خوشی، مسرت قلب. مادّہ (روح) بمعنی خوشی ومسرت. المدام : بضم میم. انگوری شراب، ہمیشہ، متواتر. (۲) ترجمہ :- بزرگی کا شوق انھیں اسطرح